بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلد خامس المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الجہاد والسیر جہاد اور سفر کا بیان

عن ابن عون قال كتبت الى نافع اسئله عن الدعاء قبل القتال قال فكتب الى انما كان ذلك في اول الاسلام قد اغار رسول الله صلى الله عليه وسلم على بني المصطلق وهم غارون وانعامهم تسقى على الماء فقتل مقاتلتهم وسبا سبيهم واصاب يومئذ قال يحيى احسبه قال جويرية او البتة بنت الحارث قال وحدثني هذا الحديث عبد الله بن عمر وكان في ذلك الجيش **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہے مین نے نافع کو لکھا لڑائی سے پہلے کافرون کو دین کی دعوت دینا ضرور ہے انہون نے جواب مین لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام مین تہا جب کافرونکو دین کی دعوت نہین پہنچی تہی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تہے اُنکو جانور پانی پی رہے تہے آپنے قتل کیا اُن مین سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اُسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجہسے عبداللہ بن عمر نے بیان کی وہ اُس لشکر مین شریک تہے **فائدہ** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافرون کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اُنپر یکایک حملہ کرنا غفلت کیحالت مین درست ہے اور اس مسئلہ مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ اطلاع دینا مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہین یہ اُسسے بہی زیادہ ضعیف ہے یا باطل تیسرے یہ کہ اگر اُنکو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اسحدیث سے یہ بہی نکلا کہ عربون کو غلام لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہین خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام لونڈی نہین ہوسکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا عن ابن عون بهذا الاسناد مثله وقال جويرية

بُنْتِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** تامیر الامام الامراء عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ اِيَّاهُمْ بِاٰدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور انکو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيٰى يَعْنِيْ اَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُهٗ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ **ترجمہ**

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا
سریہ پر (سریہ کہتی ہین چہوٹے ٹکڑے کو اور بعضون نے کہا سریہ مین چار سو سوار ہوتے ہین جو رات
کو چہپکر جاتے ہین) تو خاص اوسکو حکم کرتے اللہ تعالی سی ڈرنے کا اور اون کے ساتہہ والے مسلمانون
کو حکم کرتے بہلائی کرنے کا پہر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالی کا نام لیکر اللہ کی راہ مین لڑو اُس سے جس نے
نہ مانا اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال مین اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتہہ
پاون ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچون کو (جو نابالغ ہون اور لڑائی کے لائق نہ ہون) اور جب
اپنے دشمن سی ملے مشرکون مین سے تو بلا اون کو تین باتون کیطرف پہر اون تین باتون مین سے جو مان
لین تو بہی قبول کر اور باز رہ اون سے پہر بلا اون کو اسلام کیطرف (یہ ایک بات ہی ان تین باتون
مین سی) اگر وہ مان لین تو قبول کر اور باز رہ اون سی (یعنے اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پہر بلا ازکو
اپنے ملک سی نکلکر مہاجرین مسلمانون کے ملک مین آنے کے لیے اور کہدے اون سے اگر وہ ایسا کرین
گے تو جو مہاجرین کے لیے ہی وہ اون کے لیے بہی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بہی ہوگا (یعنے
نفع اور نقصان دونو مین مہاجرین کی مثل ہون گے) اگر وہ اپنے ملک سی نکلنا منظور نہ کرین تو کہدے
اون سی وہ جنگلی مسلمانون کیطرح رہین اور جو اللہ کا حکم مسلمانون پر چلتاہے وہ اُن پر بہی چلیگا اور
اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچہ حصہ نہ ملیگا مگر جس صورت مین وہ مسلمانون کے ساتہہ لڑین کافرو
سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب وہ اسلام لاوین تو
اُن کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کرلین تو مہاجرین کے برابر ہوجاوین گے
غنیمت اور صلح کے حصہ مین نہین تو وہ مثل عام مسلمانون کی جو جنگل اور دیہات مین رہتے ہین بغیر
جو نہ جہاد کرتے ہین نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہون گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ
نہ پاوین گے البتہ زکوۃ کے مال سی اگر وہ مستحق ہون تو حصہ پاوین گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا
ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات مین سی حصہ ملیگا جنکو صلح کے مال مین سے حصہ نہین اور صلح کا مال لشکر
والون کے واسطے ہے اور اُن کو صدقات مین سی نہ ملیگا اور اُن کی دلیل یہی حدیث ہی لیکن مالک اور
ابو حنیفہ کے نزدیک دونون مال برابر ہین اور ہر ایک دونون قسمون مین صرف ہوسکتے ہین اور ابو عبید
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام مین تہا پر اس کی کوئی دلیل نہین

انتہی مختصراً **ف** اگر وہ اسلام لانے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ (محصول ٹکس) مانگ اگر وہ جزیہ
دینا قبول کرین تو مان لے اور باز رہ اون سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے
اور جب تو کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھہ سے خدا یا اوس کے رسول کی پناہ مانگین تو تو خدا اور
رسول کی پناہ ندی لیکن اپنے اور اپنے یارون کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے
یارون کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو
کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھہ سے یہ چاہین کہ خدا تعالے کے حکم پر تو اون کو باہر نکالے
تو مت نکال اونکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہین اللہ تعالے کا
حکم تجھہ سے ادا ہوتا ہے یا نہین **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک
اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافرون سے جزیہ قبول کیا جاوے
گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس
سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار مین امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک
کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر مین مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھیر جاوے اور مالک کے نزدیک
سونے والون پر چار دینار ہین اور چاندی والون پر چالیس درم ہین ہر سال مین اور امام ابو حنیفہ
اور احمد رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہین اور متوسط پر چوبیس اور
فقیر پر بارہ انتہی **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا
اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا
ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب
مین سے کوئی کام دیکر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو **ف** تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط
وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگون کو ڈرانا خوب نہین بلکہ اوس کے ساتھہ اللہ تعالی کی رحمت اور

اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے اسیطرح نابالغ لڑکون اور نومسلمون اور گنہگارون پر آسانی
کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہون کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہون کو محو کر
دیتا ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ
وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا **ترجمہ**
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور
معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کیطرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو
اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ وَتَطَاوَعَا
وَلَا تَخْتَلِفَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت
دلاؤ **بَابُ** تَحْرِیْمِ الْغَدْرِ عہد شکنی حرام ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ
جمع کرے گا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا
کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے **فائدہ** امام نووی رحمۃ
اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازارین جھنڈا کھڑا کرتے اور دغاباز وہی ہے
جو وعدہ کرے پھر اوسکو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاصکر اوس شخص کے
لیے جو حاکم ہو کیونکہ اوس کی دغابازی سے ہزارون خلق اللہ کو نقصان پہونچتا ہے قاضی عیاض نے
کہا دونون دغاباز یہان مراد ہوسکتے ہین ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا
اور کافرون سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اوسکو دی ہے اوس کے حق کو ادا نہ کرے یعنے عدل اور

انصاف نکرے خلق اللہ کو آسایش و راحت نہ دیوے اونکی جان اور مال اور حق پر ناحق ستم کرے دوسرے
رعیت کی امام کے ساتھہ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اوس کی مخالفت کریں عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهٗ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اَلَا هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر دغاباز کے لیے ایک جہنڈا ہوگا
قیامت کے دن عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ
هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کا ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاویگا کہا جاویگا
یہ دغابازی ہے فلانے کی عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کا ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اوسکی شناخت ہوگی عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ
اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر دغاباز کے سرین پر ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ
اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کے لیے ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاویگا
اوس کی دغابازی کے موافق اور کوئی دغاباز اس سے بڑہکر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہوکر دغابازی کرے

فائدہ کیونکہ اوسکی دغابازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغابازی کے اسر
سے ایک یا دو شخصون کو نقصان ہوتا ہے باب جواز الخداع فی الحرب ترجمہ لڑائی مین مکر
اور حیلہ درست ہے عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الحرب خدعۃ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لڑائی مکر اور حیلہ ہے ف یعنی جنگ مین عقلمندی اور مکر ضرور ہے اور یہ دغابازی نہین ہے
کیونکہ دغا اوس کو کہتے ہین جو قول دیکر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافرون کے ساتھ درست ہے
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقامون مین درست ہے ایک لڑائی مین اور مراد
اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقۃ جھوٹ بھی درست ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری باب کراھۃ تمنی لقاء العدو
والامر بالصبر عند اللقاء جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنوا لقاء
العدو واذا لقیتموھم فاصبروا ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو ف اور استقلال
سے لڑو اور میدان سے نہ بہاگو عن ابی النضر عن کتاب رجل من اسلم من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ فکتب الی
عمر بن عبید اللہ حین سار الی الحروریۃ یخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان فی بعض ایامہ التی لقی فیھا العدو ینتظر حتی اذا مالت الشمس قام فیھم فقال
یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا
ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اللھم منزل الکتاب
ومجری السحاب وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم ترجمہ ابو النضر سے روایت ہے
اونے کتاب پڑھی عبد اللہ بن ابی اوفے کی جو قبیلہ اسلم سے تہے اور صحابی تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونہون نے لکہا عمر بن عبید اللہ کو جب وہ گئے خارجیون پاس جو حرورا مین رہتے تہے

رادان سے لڑنے کی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنون مین دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہان تک کہ جب آفتاب ڈہل گیا تو آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالی سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجہ لو کہ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے ہے پہر آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے اوتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتہون کو بہگا دینے والے بہگا دے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے **باب** اسْتِحْبَابُ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ دشمن سے بہڑنے وقت فتح کی دعا مانگنا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی احزاب پر (جتہون کافرون کی کئی جماعتین آپ سے لڑنے آئین تہین ۵ھ ہجری مین اور آپ خندق مین تہے) تو فرمایا یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بہگا دے اُن جتہون کو یا اللہ بہگا دے ان کو ہلا دے اون کو **عن** ابْنِ اَبِي اَوْفَى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ خَالِدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ **عن** اسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ مُجْرِيَ السَّحَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہیگا زمین مین **ف** اس مین تسلیم ہے تقدیر الہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہین شر کا خالق اللہ تعالے نہین ہے نہ اوسکی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بدر کے دن آپنے یہ فرمایا اور شاید دونون دن فرمایا ہو **باب** تَحْرِيْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ لڑائی مین عورت اور بچون کے مارنے کی ممانعت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پائی گئی جس کو مار ڈالا تھا آپ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ عورتوں اور بچوں کو مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کیے جاویں اسیطرح ضعیف بوڑھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کیے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاوینگے اور امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک کیے جاوینگے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال وجدت امرأۃ مقتولۃ فی بعض تلک المغازی فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد رات کو اگر چھاپہ ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمدا نہو **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الذراری من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائھم وذراریھم فقال ھم منھم ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کو چھاپے میں مارے جاویں اسیطرح عورتیں اون کی آپ نے کہا وہ اون میں داخل ہیں **ف** یعنی دنیا کے حکم میں اور اون کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں ہے اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین قال ھم منھم ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من ابناء المشرکین قال ھم من آبائھم ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ

کرین اور مشرکون کے بچے مارین جاوین آپنے فرمایا وہ بھی اونکے باپون مین سے ہین (یعنی مشرکون ہیز سے) **باب** جواز قطع اشجار الکفار وتحریقھا کافرون کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے **عن** عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ زاد قتیبۃ وابن رمح فی حدیثھما فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفسقین **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درخت جلوا دیے اور کٹوا ڈالے جسکو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالی نے یہ آیۃ اتاری جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا اون کو کھڑا ہوا اپنی جڑون پر وہ اللہ تعالی کے حکم سے تھا اسلیے کہ رسوا کرے گنہگارون کو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافرون کے درخت کاٹنا یا جلانا اسیطرح اون کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو بکر صدیق اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست نہین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع نخل بنی النضیر وحرق ولھا یقول حسان وھان علی سراۃ بنی لوی حریق بالبویرۃ مستطیر **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ شعر اسی باب مین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے سہل ہوا بنی لوی کے شریفون اور سردارون پر جلانا بویرہ کا جس کے انگار اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہین) **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیے **باب** تحلیل الغنائم لھذہ الامۃ خاصۃ اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک

بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سَقْفَهَا وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَاَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهُ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لی ہوں اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اوس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اوس گاؤں کے پاس پہونچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اسکو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجاوے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا یہانتک کہ اللہ تعالے نے فتح دی انکو پھر لوگوں نے اکھٹا کیا جو لوٹا تھا اور انگار (آسمان سے) آئے اوس کے کھانے کو لیکن اوس نے نہ کھایا پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہیں ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجھسے پھر بیعت کی سب نے ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھسے بیعت کرے پھر اوس قبیلہ نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انہوں نے

بیل کے سر کے برابر سونا نکالکر وہ بہی اُس مال مین رکہا گیا (جو جلانے کے لیے رکہا تہا) زمین پر اور
انگار آئے اوسکی کہانے کو اور کہا گئے اوسکو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہین ہوئی
اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکہی تو حلال کر دیا ہمارے لیے
لوٹ کو **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ شام
کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تہی جمعہ کے دن خدا تعالیٰ نے اون کی دعا سے آفتاب کو روک
رکہا یہانتک کہ فتح ہوگئی۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تہا کہ آفتاب پہیر دیا گیا اپنی
اگلے مقام پر یا ٹہر گیا اوسی جگہہ جہان تہا یا اوسکی حرکت دیر مین ہونے لگی اور یہ سب باتین معجزہ
ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہی دو بار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز
جب عصر کی نماز قضا ہوگئی تہی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پہیر دیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہی ذکر
کیا اسکو طحاوی نے اور کہا کہ اسکے راوی ثقہ ہین دوسرے معراج کی صبح کو جب آپنے قافلہ آنے
کی خبر دی تہی آفتاب نکلتے ہی اسکو یونس بن بکیر نے سیرۃ بن اسحاق کی زیادت مین نقل کیا ہے اور
حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگون کو اور جانور اور مکان والون کو جہاد مین نہ لیا کیونکہ انکا
دل لگا رہیگا اور اون سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگون سے خوب
ہوتا ہے اور اگلی امتون مین معمول تہا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی
نشانی تہی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا اُن کو حلال نہ تہا امت محمدی کو حلال ہو گیا مترجم کہتا
ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیمون
کا بہی یہی خیال تہا اور مسلمانون کے ریاضی مین جو اونہون نے یونانیون سے حاصل کی یہی ثابت
ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے
اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہوگیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا
کیونکہ شمس ظاہر مین چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام جہاڑ اور مکان چلتے معلوم
ہوتے ہین اب یہ حبس تہم جانے سے ہو یا پچہلی جگہہ چلے جانے سے یا دیر مین حرکت کرنے
سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچہ صرف حدیث مین نہین بلکہ کتاب آسمانی یعنے توراۃ
شریف مین موجود ہے پہر جو امر ممکن ہے اور سپر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت

کی بات ہے کہ خدا تعالی کو ان سب چیزون کی حرکت دینی کی اور ایک مقرری راہ پر چلانے کی اور ترتیب
کے گولے سے کسی حصے زیادہ تیز پہرانے کی قدرت تہا ہو پہر ٹہرانے یا روکنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال
وہ لوگ کرتے ہین جنکی عقلین ضعیف ہین یا جو بخوبی غور نہین کرتے ورنہ جب پروردگار نے اتنی بڑے
بڑے عالم جو زمین سے ہزارون لاکہون حصے بڑے ہین پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقرر راہون مین گہوم
رہے ہین اور ممکن نہین کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادہر یا اودہر ہٹے یا دوسرے سے لڑجاوے
کیا اوس سے یہ نہین ہوسکتا کہ اون کو تہام دیوے یا اونکی حرکت خفیف کردیوے افسوس ان لوگون
نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہین کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کبہی نہ کرتے اور شیطان
کے اس دہوکے مین نہ پڑتے **باب** الانفال لوٹ کے بیان مین **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَخَذَ اَبِیْ مِنَ الْخُمُسِ سَیْفًا فَاَتٰی بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَبْ لِیْ هٰذَا فَاَبٰی قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ
ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ مین نے خمس مین سے ایک تلوار
لی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجہکو بخشد یجیے آپنے انکار کیا تب اللہ
تعالی نے یہ آیت اوتاری یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ یعنے پوچہتے ہین تجہسے لوٹ کے مال کو
تو کہہ لوٹ اللہ تعالے کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَتْ فِیَّ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ اَصَبْتُ سَیْفًا فَاَتٰی بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفِّلْنِیْہِ فَقَالَ ضَعْہُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفِّلْنِیْہِ
اُجْعَلُ کَمَنْ لَا غَنَاءَ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعْہُ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہٗ
قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِہِ الْاٰیَۃُ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ **ترجمہ** مصعب
بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میری باب مین چار
آیتین اترین ایک بار ایک تلوار مجہے ملی لوٹ مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی مین
نے کہا یا رسول اللہ وہ مجہے عنایت فرمایئے آپنے فرمایا اسکو رکہدے پہر مین کہڑا ہوا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکہدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ یہ
تلوار مجہے دیدیجیے کیا مین اوس شخص کیطرح رہونگا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نے فرمایا رکھدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اتری یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ
لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ **ف** سعد نے یہان ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت مین اختلاف ہی بعضون
نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ اخیر تک اور پہلی آیت
کا مضمون یہ تہا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پہر دوسری آیت سے ایک خمس اوس کا
اللہ اور رسول کے لیے ٹہیرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت
کا اور بعضون نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم مین سے جسکو جس قدر چاہے انعام دیدے
اور بعضون نے کہا یہ آیت خاص بدر ایک لوٹ مین ہے دوسری روایت مین ہے کہ پہر آپ نے وہ
تلوار سعد کو دیدی اور فرمایا اللہ نے مجہکو دی اور مین نے تجہکو دی (نووی) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً وَاَنَا فِیْھِمْ
قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا کَثِیْرًا فَکَانَتْ سُھْمَانُھُمْ اِثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ
بَعِیْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِیْرًا بَعِیْرًا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایک سریہ بہیجا مین بہی اوس مین تہا نجد کیطرف وہان بہت سے اونٹ لوٹ مین آئے تو ہر
ایک کے حصے مین بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملا **ف**
نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا لیکن اختلاف ہی کہ یہ نفل کہان سے دیا جاوے گا
آیا اصل لوٹ سے یا اوسکی چار خمس مین سے یا خمس کے خمس مین سے اور شافعی کے تینون قول ہین اور
صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس مین سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہی ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہ
کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک اصل لوٹ میں سے دیا جاویگا۔ اور نفل
امام کی رای پر منحصر ہے جن لوگون کو مناسب سمجہے دیوے چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام مین ایک
ایک اونٹ ملا اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تہے انکو ملا نہ سب لوگون کو سریہ
کے (نووی مختصرا) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ سَرِیَّۃً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِیْھِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُھْمَانَھُمْ بَلَغَتْ اِثْنَیْ عَشَرَ
بَعِیْرًا وَنُفِّلُوْا سِوٰی ذٰلِکَ بَعِیْرًا فَلَمْ یُغَیِّرْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً اِلٰی نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِیْھَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُھْمَانُنَا

اثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا و نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا
عن نافع بھذا الاسناد نحو حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی
نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن الکبیر ترجمہ حضرت عبداسد
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ہمارے حصہ کے
خمس مین سے زیادہ دیا تو میرے حصہ مین ایک شارف آیا شارف کہتے ہین بڑے سن اونٹ کو۔
عن ابن شھاب قال بلغنی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال نفل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ بنحو حدیث ابن رجاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان
ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسھم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش
والخمس فی ذلک واجب کلہ ترجمہ حضرت عبداسد بن عمر رضی اسد تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والون کو زیادہ دیتے بسبعبہ اور تمام لشکر والون کی
اور خمس ان سب مالون سے واجب تہا باب استحقاق القاتل سلب القتیل قاتل کو مقتول کا
سامان دلانا عن ابی محمد الانصاری وکان جلیسا لابی قتادۃ قال قال ابو قتادۃ
واقتص الحدیث ترجمہ ابو محمد انصاری رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ
کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے) ف یہان امام
مسلم رحمۃ اسد تعالی علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اوس کے متابعات
کو ذکر کیا عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال
وساق الحدیث ترجمہ ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے عن ابی قتادۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما
التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرأیت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من
المسلمین فاستدرت الیہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ علی حبل عاتقہ
واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منھا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی

فلحقت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ما للناس فقلت امر اللہ ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال فقمت فقلت من یشھد لی ثم جلست ثم قال مثل ذلک قال فقمت فقلت من یشھد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثۃ فقال فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ابا قتادۃ فقصصت علیہ القصۃ فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ سلب ذلک القتیل عندی فارضہ من حقہ فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاھا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ و عن رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ ایاہ فاعطانی قال فبعت الدرع فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ فانہ لاول مال تأثلتہ فی الاسلام وفی حدیث اللیث کلا لا یعطیہ اضیبع من قریش ویدع اسدا من اسد اللہ وفی حدیث اللیث لاول مال **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنے کچھ مسلمان بھاگ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں جمے رہے) پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اوس کے مارنے کو) میں گھوم کر اوسکی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں اوس نے مجھکو ایسا دابا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اوس کے وہ خود مر گیا اور اوس نے مجھکو چھوڑ دیا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اونھوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے) میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اوسکا وہی لیوے **ف** یعنے مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں نووی علیہ الرحمہ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنے میں تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اُس میں سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم ایسا دیدیوے
تو قاتل ہی کو ملیگا ت ابو قتادہ نے کہا یہ سنکر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرا گواہ کون ہے بعد
اُسکے میں بیٹھ گیا پھر آپنے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون گواہی
دیگا میں بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپنے ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابو قتادہ
یا رسول اللہ اُس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجیے اُنکو کہ اپنا حق مجھے دیدیں یہ سنکر حضرت
ابو بکر صدیق نے کہا نہیں قسم خدا کی ایسا کبھی نہیں ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قصد کریں
اللہ تعالی کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالی اور اُس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھے
دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق
کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتوی دیا اور آپ نے اُن
کے فتوی کو سچ کہا) تو دیدی ابو قتادہ کو وہ سامان پھر اُس نے وہ سامان مجھکو دے دیا ابو قتادہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا میں نے اُس سامان میں سے زرہ کو بیچا اور اُسکے بدل ایک باغ خریدا بنو سلمہ
کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جسکو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں لیث کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کبھی نہ دیں گے
قریش کی ایک لومڑی کو اور کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے ف نووی
علیہ الرحمہ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے بخلاف قیاس
ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جبر
کے معنے بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اُس شخص کی بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ
عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ
لَوْ كُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ

الاعجل منا قال فتعجبت لذلك فغمزني الآخر فقال مثلها قال فلم انشب ان نظرت الى ابي جهل يزول في الناس فقلت الا تريان هذا صاحبكما الذي تسألان عنه قال فابتدراه فضرباه بسيفيهما حتى قتلاه ثم انصرفا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبراه فقال ايكما قتله فقال كل واحد منهما انا قتلته فقال هل مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر في السيفين فقال كلاكما قتله وقضى بسلبه لمعاذ بن عمرو بن جموح والرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء ترجمہ

عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر میں نے آرزو کی کاش میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنے آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں اون میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا اے چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے اوس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابوجہل کو پاؤن تو اوس سے جدا نہ ہون جب تک ایک نہ مر لے جس کی موت پہلی آئی ہو عبدالرحمن نے کہا مجھکو تعجب ہوا اوسکی ایسا کہنے سے (کہ بچہ ہوکر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھکو دبایا اور ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہین گذری تھی کہ مین نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگون مین مین نے اون دونون لڑکون سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی وہ دونون دوڑے اور تلوارون سے اوسی مارا یہانتک کہ مار ڈالا پھر دونون لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم مین سے کس نے اوس کو مارا ہر ایک بولنے لگا مین نے مارا آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلوارین صاف کرلین وہ بولے نہین تب آپنے دونون کی تلوارین دیکھین اور فرمایا تم دونون نے اوسکو مارا ہے پھر اوسکا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونون لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفرا

ف نووی نے کہا اگرچہ دونون شخص ابوجہل کے مارنے مین شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابوجہل اوس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ نے اوسکا سامان معاذ بن عمرو ہی

کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تہا گو دوسرے نے بہی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونون نے مارا
تو دونون کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے
مقتول کا سامان دیوے اور امام بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل کے قاتل عفراء کے دونون بیٹے
تہے اور ایک روایت مین ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو مارا اور شاید سب قتل
مین شریک ہون عن عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ
رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهٗ فَمَنَعَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتٰى رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهٗ سَلَبَهٗ
قَالَ اسْتَكْثَرْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ
قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ
تَارِكُوْ لِيْ أُمَرَائِيْ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا
فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهٗ وَتَرَكَتْ
كَدَرَهٗ فَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَكَدَرُهٗ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر
(ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنون مین سے ایک شخص کو مارا اور اُسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد
بن الولید نے (جو سردار تہے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تہے
تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان
کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اوسکو سامان کیون نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تہا یا رسول
اللہ (تو مین نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپ نے فرمایا دیدے اوسکو پہر خالد عوف کے سامنے سے
نکلے اور اُن کی چادر کہینچی اور کہا جو مین نے بیان کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا (یعنی
اپنے خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور
فرمایا اے خالد مت دے اُسکو اے خالد مت دے اُس کو کیا تم چہوڑنے والے ہو میرے سردارون کو تمہاری
اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریان چرانے کو لین پہر چرایا اُن کو اور اون کی پیاس کا وقت
دیکہکر حوض پر لایا انہون نے پینا شروع کیا پہر صاف صاف پی گئین اور تلچھٹ چہوڑ دیا تو صاف

نقصان (یعنی اچھی باتین) تو تمہارے لیے ہین اور بری باتین سرداروں پہ ہین (یعنی بدنامی اور مواخذہ اونکے ہو) **ف** یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو شہ ہجری مین ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کرکے شام کے ملک مین بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوا تو جعفر طیار سردار ہین اور اگر جعفر بھی شہید ہون تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہین چنانچہ موتہ مین جو شام مین ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینون سردار شہید ہوئے آخر خالد بن الولید مسلمانون کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلوارین اون کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین خوب لڑے جب خدا تعالے نے مسلمانون کو فتح دی حالانکہ نصاری کا لشکر شمار مین ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عوف کے طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفع کیا اور اونکی بات رکھ لی تاکہ مسلمان سردارون کی اطاعت کرین اور سردارون کا رعب باقی رہے نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیحق کے حق کو کیسے روکا اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید آپ نے بعد کو دیدیا ہو لیکن اوسوقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ آپنے اسکا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اوس سامان کے چھوڑنے پہ راضی ہو گیا ہو اور اسمین مصلحت یہی تھی انتہے **عن** عوف ابن مالك الاشجعي قال خرجت مع من خرج مع زيد بن حارثة في غزوة موتة ورافقني مددي من اليمن وساق الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه غير انه قال في الحديث قال عوف فقلت يا خالد اما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالسلب للقاتل قال بلى ولكني استكثرته **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھ گئے اون کے ساتھ گیا غزوہ موتہ مین اور میری مددی مین سے بھی آپہنچا پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بیشک مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے **عن** سلمة بن الاكوع قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هوازن فبينا نحن نتضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل على جمل احمر فاناخه ثم انتزع طلقا من حقبه فقيد به الجمل ثم تقدم يتغدى مع القوم وجعل ينظر وفينا ضعفة ورقة من الظهر وبعضنا مشاة اذ خرج يشتد فاتى

فاتى جملہ فاطلق قیدہ ثم اناخہ فقعد علیہ فاثارہ فاشتد بہ الجمل فاتبعہ رجل علی ناقۃ ورقاء قال سلمۃ وخرجت اشتد فکنت عند ورک الناقۃ ثم تقدمت حتی کنت عند ورک الجمل ثم تقدمت حتی اخذت بخطام الجمل فانختہ فلما وضع رکبتہ فی الارض اخترطت سیفی فضربت راس الرجل فندر ثم جئت بالجمل اقودہ علیہ رحلہ وسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاکوع رضی اللہ عنہ قال لہ سلبہ اجمع ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہمنے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہوازن کا (جو شہر حجری مین ہوا) ایکدن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اتنے مین ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اُسکو بٹھایا پھر ایک تسمہ اُسکی کمر سے نکالا اور اُس سے باندہ دیا بعد اوسکے آیا اور لوگون کے ساتھہ کھانا کھانے لگا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس کو بندہ تھا کافرون کا) اور ہم لوگ ان دنون ناتوان تھے اور بعضے پیدل بھی تھے (جن کے پاس سواری نہ تھی) اتنے مین ایکبارگی دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اوسکا تسمہ کھولا اوسکو بٹھایا پھر آپ اوسپر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اوسکو لیکر بھاگا (اب چلا کافرون کو خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اُسکا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر سلمہ نے کہا مین پیدل دوڑتا چلا پہلے مین اونٹنی کے سرین پاس تھا (جو اوسکے تعاقب مین جارہی تھی) مین اور آگے بڑہا یہانتک کہ اونٹ کی سرین پاس آگیا اور آگے بڑہا یہانتک کہ اونٹ کی نکیل مین نے پکڑ لی اوسکو بٹھایا جونہین اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار سونتی اور اُس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر مین اونٹ کو کھینچتا ہوا اوسکے سامان اور ہتیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھہ جو آگے تشریف لائے تھے (میری انتظار مین) مجھسے ملے اور پوچھا کس نے مارا اُس مرد کو لوگون نے کہا اکوع کے بیٹے نے تب آپ نے فرمایا اسکا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اسپر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے کس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹیگا۔ اور جاسوس مسلمان کو سزا دینگے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اُسکو قتل کرینگے انووی مختصرا

عن سلمة بن الاكوع قال غزونا فزارة وعلينا ابو بكر رضي الله تعالى عنه
امّره رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين الماء ساعة
امرنا ابو بكر رضي الله تعالى عنه فعرّسنا ثم شنّ الغارة فورد الماء فقتل من
قتل عليه وسبا وانظر الى عنق من الناس فيهم الذراري فخشيت ان يسبقوني
الى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما راوا السهم وقفوا فجئت بهم اسوقهم
وفيهم امراة من بني فزارة عليها قشع من ادم قال القشع النطع معها ابنة لها
من احسن العرب فسقتهم حتى اتيت بهم ابا بكر فنفلني ابو بكر ابنتها فقدمنا
المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم في السوق فقال
يا سلمة هب لي المراة فقلت يا رسول الله لقد اعجبتني وما كشفت لها ثوبا ثم
لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد في السوق فقال يا سلمة هب لي
المراة لله ابوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث
بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدا بها ناسا من المسلمين كانوا
اسروا بمكة ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (وہ ایک قبیلہ ہے
مشہور عرب مین) اور ہماری سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو امیر بنایا تہا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ مین ایک گہڑی کا فاصلہ رہا یعنی
اوس پانی سے جہان فزارہ رہتی تہی حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پچہلی رات کو اتر پڑے پہر ہر طرف
سے حکم کیا حملہ کا اور پانی پر پہونچے وہان جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور مین ایک ٹھٹھہ کو
تاک رہا تہا جس مین بچے اور عورتین تہین (کافرون کی) مین ڈرا کہین وہ مجھسے پہلے پہاڑ تک
نہ پہونچ جاوین مین نے ایک تیر مارا اون کے اور پہاڑ کے بیچ مین تیر کو دیکھکر وہ ٹہیر گئے مین اون
سب کو ہنکاتا ہوا لایا اون مین ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنی تہی اوس کے ساتھ ایک لڑکی تہی
نہایت خوبصورت مین اون سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس لایا اونہون نے وہ
لڑکی انعام کے طور پر مجھکو دیدی جب ہم مدینہ مین پہونچے اور ابہی مین نے اوس لڑکی کا کپڑا تک نہین
کہولا تہا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی

مجھکو دیدے مین نے کہا یا رسول اللہ قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مجھکو بھلی لگی ہے اور مین نے اوسکا کپڑا تک نہین کھولا پھر دوسرے دن مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو دیدے تیرا باپ بہت اچھا تھا مین نے کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی مین نے تو اوس کا کپڑا تک نہین کھولا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والون کو بھیجدی اور اوس کے بدلے کئی مسلمانون کو چھڑایا جو مکہ مین قید ہو گئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو بدلے مردون کا چھڑانا جائز ہے اور مان اور بیٹی مین جدائی کرنا درست ہی جب بیٹی جوان ہو انتہی مختصرا

باب حکم الفیء جو مال کافرون کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے اسکا بیان

عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما قرية اتيتموها واقمتم فيها فسهمكم فيها وايما قرية عصت الله ورسوله فان خمسها لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم ثم هي لكم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹہیرے تو تمہارا حصہ اسمین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو پانچوان حصہ اسکا اللہ اور رسول کا ہی اور باقی چار حصے تمہارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہی فی کا اور غنیمت کا یعنے جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کردیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اوسکو فی کہتے ہین اوسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر وہ وہان جاکر ٹہیرین تو بطور عطا کے حصہ پاوین گے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اسمین پانچوان حصہ بیت المال کا ہی اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فی مین بھی خمس واجب ہی جیسے غنیمت مین واجب ہی اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فی مین خمس نہین ہے ابن منذر نے کہا سوا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فی مین خمس کا قائل نہین ہوا

عن عمر رضي الله تعالى عنه قال كانت اموال بني النضير مما افاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم مما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة فكان ينفق على اهله نفقة سنة وما بقي يجعله في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی اونہون نے کہا بنی نضیر

کے مال اون مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانوں نے اُن پر چڑھائی نہیں
کی گھوڑوں اور اونٹوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آپ اُس میں سے اپنے
گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورے ہونے سے پہلے وہ
صرف ہوجاتا اور نیک کاموں میں اسی وجہ سے جب آپ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور
تین دن آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ فَجِئْتُهُ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِهِ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرِهِ مُفْضِيًا
إِلٰى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِيْ يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ
وَقَدْ أَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ
قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَعَمْ
فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَجَلْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ
وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ
لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ تَعْلَمُوْنَ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ
الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ
قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا أَفَاءَ
اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ مَا أَدْرِيْ هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُوْنَكُمْ
حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ

ثم يجعل ما بقي اسوة المال ثم قال انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض
اتعلمون ذلك قالوا نعم ثم نشد عباسا وعليا رضي الله تعالى عنهما بمثل ما نشد
به القوم اتعلمان ذلك قالا نعم قال فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ابوبكر رضي الله تعالى عنه انا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئتما تطلب
ميراثك من ابن اخيك ويطلب هذا ميراث امرأته من ابيها فقال ابوبكر رضي الله
تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة فرأيتماه
كاذبا اثما غادرا خائنا والله يعلم انه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفي
ابوبكر رضي الله تعالى عنه وانا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وولي ابي بكر
رضي الله تعالى عنه فرأيتماني كاذبا اثما غادرا خائنا والله يعلم اني لصادق
بار راشد تابع للحق فوليتها ثم جئتني انت وهذا وانتما جميع وامركما
واحد فقلتما ادفعها الينا فقلت ان شئتم دفعتها اليكم على ان عليكما عهد
الله ان تعملا فيها بالذي كان يعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذتماها
بذلك قال اكذلك قالا نعم قال ثم جئتماني لاقضي بينكما ولا والله لا اقضي
بينكما بغير ذلك حتى تقوم الساعة فان عجزتما عنها فرداها الي ترجمہ زہری
سے روایت ہے مالک کے بیٹے نے حدیث بیان کی اون سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بلا بھیجا میز
اون کے پاس دن چڑہے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اوس پر نہ تھا اور
تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے
دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے انکو کچھ تھوڑا دلادیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے میں نے کہا کاش یہ
کام آپ اور کسی سے لیویں انہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفا (اون کا غلام تھا
اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف اور
زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا اون کو آنے دے وہ آئے
پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اچھا
اون کو بھی اجازت دی عباس نے کہا اے امیر المومنین میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغاباز چور

کا فیصلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چارون لفظ یعنے جہوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت عباس نے حضرت
علی کو کہے اور اسکی تاویل یون کی ہے کہ یہ شرط کے طور پر ہین اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علی
رضی اللہ تعالے عنہ انصاف نکرین اور حق پر راضی نہو ن تو وہ ایسی ہون گے یا لطف پیار کے کہی جیسے باپ
بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباس چچا تہے اور مثل باپ کے تہے امام مازری نے کہا کہ حضرت علی کی شان
بہت بڑی ہے اور ان مین ان چارون اوصاف مین سے کوئی وصف نہ تہا بلکہ وہ سچے پرہیزگار نیک
امانت دار تہے گو ہم یہ نہین کہتے کہ وہ معصوم تہے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے یا جس
کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتہہ نیک گمان کرنیکا اور ہر ایک بری بات سے اون
کو پاک سمجہنے کا اور اگر تاویل نہو سکے تو یہ کہین گے کہ راویون نے جہوٹ کہا اور یہ تاویل بہی ہو سکتی ہے
کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کی نزدیک نہین ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص
الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجہیگا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس حضرت علی کی کارروائی
کو غلط سمجہتے ہون لیکن حضرت علی اوسکو ٹہیک سمجہتے ہون انتہے مختصراً **ت** لوگون نے کہا ہان
اے امیر المومنین فیصلہ انکا کر دیجیے اور اُن کو اس جہگڑے سے راحت دیجیے مالک بن اوس نے کہا مین
جانتا ہون کہ ان دونون نے (یعنے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبدالرحمن
اور زبیر اور سعد کو اسیلیے آگے بہیجا تہا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہکر فیصلہ کرا دین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹہیرو مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم
ہین کیا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کے مال مین وارثون کو کچہ
نہین ملتا اور جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے سب نے کہا ہان ہم کو معلوم ہے پہر حضرت عباس اور حضرت
علی رضی اللہ تعالے عنہما کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا مین تم دونون کو قسم دیتا ہون اللہ تعالی کی جس کے
حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون
کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اون دونون نے کہا بیشک ہم جانتے
ہین **فائدہ** حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تہی تو پہر اونہون نے کیون جہگڑا
کیا علما نے اسکا جواب دیا ہے کہ اون دونون کا جہگڑا تقسیم کے لیے تہا وہ یہ چاہتے تہے کہ جائداد
دونون مین بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ مین وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے

کرتے تھے پر حضرت عمر نے اوس کی تقسیم جائز نہ کہی اسوجہ سے کہ جب بہت زمانہ گذر جاوے تو لوگ اسکو میراث
نہ سمجھنے لگین خاصکر ایسی حالت مین کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھہ آدہون آدہ ہوتا ہے تو کوئی خیال کریگا
کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تہی اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت ہوئی تو انہون نے
بہی اوسکو تقسیم نہین کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکہا اور سفاح نے اوس شخص کو جسنے حضرت ابوبکر
اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کے باب مین بیان کیا تہا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بہی
تجہپر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہوگیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سست کہا ف حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک بات خاص کی تہی جو اور کسی کے
ساتھہ خاص نہین کی فرمایا اللہ تعالے نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون کے مال مین سے وہ اللہ
اور رسول ہی کا ہے (مجہے معلوم نہین کہ اس سے پہلے کی آیت بہی اونہون نے پڑہی یا نہین) پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کو بنی النضیر کے مال بانٹ دیے
اور قسم خدا کی آپنے مال کو تمسے زیادہ نہین سمجہا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تمکو نہ دیا ہو یہانتک کہ یہہ
مال رہگیا اس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ
بیت المال مین شریک ہوتا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس اللہ تعالے
کی جسکے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم یہ جانتے ہو یا نہین اونہون نے کہا ہان جانتے ہین
پہر قسم دی عباس اور علی کو ایسی ہی اونہون نے بہی کہا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین ولی
ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونون اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بہتیجے کا
ترکہ مانگتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بہائی کے بیٹے تہے) اور حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اون کے باپ کے مال سے چاہتے تہے (یعنے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
تعالے عنہا کا جو بی بی تہین حضرت علی کی اور بیٹی تہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
ابوبکر نے یہہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا
جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے تم اونکو جہوٹا گنہگار دغاباز چور سمجہے اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ
سچے نیک ہدایت پر تہے حق کے تابع تہے ف یہان بہی وہی تاویل ہے جو اور حضرت

عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کی گذری جو انہون نے حضرت علی کے لیے کہا تہا ف
پہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ہوئی اور مین ولی ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
ابوبکر کا تہا تمنے مجھکو بہی جہوٹا گنہگار دغا باز چور سمجہا اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ مین سچا ہون نیک
ہون ہدایت پر ہون حق کا تابع ہون مین اُس مال کا بہی ولی رہا پہر تم دونون میرے پاس آئے اور
تم دونون ایک ہو اور تمہارا حکم بہی ایک ہے (یعنے اگرچہ تم ظاہر مین دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے
کہ قرابت رسول دونون مین موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کردو
مین نے کہا اچہا اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو دیے دیتا ہون اس شرط پر کہ تم اس مال مین وہی کرتے
رہوگے جو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے تم نے اسی شرط سے یہ مال مجہسے لیا پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کیون ایسا ہی ہے اونہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پہر تم دونون
(اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالی کی مین سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا
نہین قیامت تک البتہ اگر تم سے اوس مال کا بندوبست نہین ہوتا تو مجہکو پہیر دیدو ف مین
وہی انتظام کرتا ہون گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے اب دیکہنا چاہیے کہ شیعہ
جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر طعن کرتے ہین کہ انہون نے
باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا حق نہ دیا اور اسکو دبا رکہا یہ طعنہ کسقدر
نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی تہی اوس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تہے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اس
مال کو خود کہا جاتے یا اپنے تصرف مین لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر بار صرف نکرتے تو بہی
طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفون کو نہین آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تہے جو لاکہون کروڑون روپیہ
محاصل کا مالک تہا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور اُس مین رتی برابر بے ایمانی نکرے اور
سب مسلمانون کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کہجور کے لیے کیسی بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت مین وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس
رضی اللہ تعالی عنہما کے سپرد کر دیے اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت معاذ اللہ اوس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اسلیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
برابر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر چلتے ہے عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ
الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ فَكَانَ
يُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوْتَ اَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ
يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ تَعَالٰی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظون کا فرق ہے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَيَسْاَلْنَهٗ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا لَهُنَّ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
تو آپکی بی بیون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث
نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ
وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ

الله تعالى عنها أن يدفع إلى فاطمة رضوان الله عليها شيئا فوجدت فاطمة رضي الله تعالى عنها على أبي بكر رضي الله تعالى عنه في ذلك قال فهجرته فلم تكلمه حتى توفيت وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة أشهر فلما توفيت دفنها زوجها علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه ليلا ولم يؤذن بها أبا بكر رضي الله تعالى عنه وصلى عليها علي وكان لعلي من الناس جهة حياة فاطمة رضي الله تعالى عنها فلما توفيت استنكر علي وجوه الناس فالتمس مصالحة أبي بكر رضي الله تعالى عنه ومبايعته ولم يكن بايع تلك الأشهر فأرسل إلى أبي بكر رضي الله تعالى عنه أن ائتنا ولا يأتنا معك أحد كراهية محضر عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فقال عمر رضي الله تعالى عنه لأبي بكر رضي الله عنه والله لا تدخل عليهم وحدك فقال أبو بكر رضي الله تعالى عنه ما عسيتهم أن يفعلوا بي إني والله لآتينهم فدخل عليهم أبو بكر رضي الله تعالى عنه فتشهد علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه ثم قال إنا قد عرفنا يا أبا بكر فضيلتك وما أعطاك الله ولم ننفس عليك خيرا ساقه الله إليك ولكنك استبددت علينا بالأمر وكنا نحن نرى لنا حقا لقرابتنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يزل يكلم أبا بكر رضي الله تعالى عنه حتى فاضت عينا أبي بكر رضي الله تعالى عنه فلما تكلم أبو بكر رضي الله تعالى عنه قال والذي نفسي بيده لقرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب إلي أن أصل من قرابتي وأما الذي شجر بيني وبينكم من هذه الأموال فإني لم آل فيها عن الحق ولم أترك أمرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه فيها إلا صنعته فقال علي رضي الله تعالى عنه لأبي بكر رضي الله تعالى عنه موعدك العشية للبيعة فلما صلى أبو بكر رضي الله عنه صلاة الظهر رقي على المنبر فتشهد وذكر شأن علي رضي الله تعالى عنه وتخلفه عن البيعة وعذره بالذي اعتذر إليه ثم استغفر وتشهد علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه فعظم حق أبي بكر رضي الله تعالى عنه وأنه لم يحمله

عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَا إِنْكَارَ الَّذِي فَضَّلَهُ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ بِهِ عَلَيْنَا فَوَجَدُوا فِي
أَنْفُسِهِمْ فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ
الْمَعْرُوفَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے پاس کسیکو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مالون میں سے جو اللہ تعالیٰ نے
دیے آپکو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھہ بچتا تہا خیبر کے خمس میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسی مال میں سے کہا ویگی اور میں تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صدقہ کو کچھہ بھی نہیں بدلونگا اوس حال سے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک
میں تہا اور میں اس میں وہی کام کرونگا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے غرض کہ
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھہ دینے سے اور حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غصہ آیا اونہوں نے حضرت ابوبکر سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نکی یہانتک
تک کہ وفات ہوئی اون کی نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام
ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کیوقت سلام نکرے یا سلام کا جواب نہ دے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے بعد صرف چھہ مہینے زندہ رہیں اور بعضوں نے کہا آٹھہ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر
حال تیسری تاریخ رمضان مبارک ۱۱ھ ہجری مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا جب اون کا انتقال ہوا
تو اون کے خاوند حضرت علی جو اپنے طالب نے آپکو رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو خبر نکی اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو اور
نماز پڑہی اونپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جبتک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ تہیں جب تک
لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف مائل تہے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئیں
تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکہا لوگ میری طرف سے پہر گئے اونہوں نے حضرت ابوبکر سے صلح کر لینا چاہا اور
اون سے بیعت کر لینا مناسب سمجہا اور ابھی تک کئی مہینے گذرے تہے اونہوں نے بیعت نہیں کی تہی حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت
مین دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت مین بیان کر دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت مین دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی بیعت مین کچھ خلل نہین ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگون کا بیعت کرنا ضرور نہین بلکہ
جسقدر لوگ علما اور رؤسا اور معتبر آدمیون مین سے بیعت کرلین آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ
دوسرے معتبر لوگ خلاف نکرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق کا خلاف نہین کیا تھا
مگر عذر کیوجہ سے صرف اونہون نے دیر کی اور وہ عذر یہہ تھا کہ باوجود اُن کی جلالت قدر اور عظمت
شان کے اُن کو مشورہ مین شریک نہین کیا اسوجہ سے اُن کو رنج ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما
کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے مین ڈر تھا کہ کہین
اور کوئی فتنہ اوٹھہ نہ کھڑا ہو اور اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بہی اُسکو مقدم کیا تھا
مختصراً **ف** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو بلا بہیجا
اور یہہ کہلا بہیجا کہ آپ اکیلے آیئے آپ کے ساتھہ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا
آنا ناپسند کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے
اُن کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ میرے ساتھہ کیا کرین گے قسم
خدا کی مین تو جاؤن گا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا آنا اُن کو ناپسند تھا کس لیے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی مزاج مبارک مین سختی اور صفائی تہی وہ ڈرے کہین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھین اور بنی ہاشم کے دلون کو جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج مین سے تہے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے
کیونکہ حضرت علی نے اُنکو ابوبکر صدیق کے ساتھہ بیعت کر لینے پر راضی کیا تہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم
دل ہین اور صابر تو بنی ہاشم اُن کو اکیلا پا کر کچہہ سخت نہ کہہ بیٹھین اور شاید اوسکی وجہ سے ابوبکر کا دل
پہر جاوے اور دوسرا فساد اوٹھہ کھڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے دونو طرف
والون پر رعب رہتا تہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اُس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو
آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اون کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے
تشہد پڑہا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑہتے ہین) پھر کہا ہم نے پہچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو اور
جو اللہ تعالے نے تمکو دیا اور ہم رشک نہین کرتے اُس نعمت پر جو اللہ تعالی نے تمکو دی (یعنے خلافت
اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تہے کہ ہمارا بہی حق ہے اوس مین کیونکہ
ہم قرابت رکہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے
باتین کرتے رہے پہر یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی آنکہین بہر آئین جب حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجہکو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو
مجہ مین اور تم مین ان مالون کی بابت (یعنے فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو مین نے
حق کو نہین چہوڑا اور مین نے کوئی کام نہین چہوڑا جسکو مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کرتے ہوئے بلکہ اوس کو مین نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اچہا
آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کرین گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو
منبر پر چڑہے اور تشہد پڑہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور اُن کے دیر کرنے کا بیعت
سے اور جو عذر اُنہون نے بیان کیا تہا وہ بہی کہا پہر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
تشہد پڑہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں
اسوجہ سے نہ تہا کہ مجہکو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پر رشک ہے یا اون کی بزرگی اور فضیلت
کا مجہکو انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجہتے تہے کہ اس خلافت مین ہمارا بہی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے
بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا یہ سنکر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے
حضرت علی سے کہا تم نے ٹہیک کام کیا اُس روز سے مسلمان حضرت علی کیطرف پہر مائل ہو گئے
جب اونہون نے اچہی امر کو اختیار کیا **فائدہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نہایت
نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تہے اونکو ذرہ سی بات مین رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی
قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تہی

بیان کی اون کی آنکھیں بھر آئیں اور اسیوقت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی ابوبکر سے تجدید
بیعت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا یہی حال تھا اللہ تعالی اُن کے شان مین فرماتا ہے اشداء
علے الکفار رحماء بینہم سخت ہین کافرون پر اور ملائم ہین آپس مین رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالی عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا ناراض ہوگئین تو حضرت ابوبکر کا اس مین کچھ قصور نہ تھا بلکہ اُنہون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اوسی طرح قائم رکھا جس طرح سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ نہین کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا
اپنے صرف مین لاتے اپنے بی بیون اور رشتہ دارون کو دیتے اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپکے زندگی مین کیون نثار کرتے
اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیون منظور کرتے باینہمہ حضرت ابوبکر حضرت علی کے بلانے پر اکیلے
اُنکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان
حضرات کے دلون مین عداوت یا دشمنی ہوتی تو اسطرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے یہ سب رافضیون کا
طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان مین ایسے بے ادبی کے الفاظ لگا لیتے ہین اور اس کا بدلہ بہت
قریب ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا اَتَیَا اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَلْتَمِسَانِ مِیْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِیْنَئِذٍ یَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَیْبَرَ
فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِیْثِ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ
عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَذَکَرَ
فَضِیْلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضٰی اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَبَایَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالُوْا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَکَانَ النَّاسُ قَرِیْبًا اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ حِیْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ ترجمہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس دونون حضرت ابوبکر صدیق کے
پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مین سے اور وہ اوس وقت مین طلب

طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بڑائی بیان کی اور اُن کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پہر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور اُن سے بیعت کی اوسوقت لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپنے ٹہیک کیا اور اچہا کیا اور اسوقت سے لوگ اُن کے طرفدار ہو گئے جب اونہوں نے وجہی بات کو مان لیا عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے سے جو اللہ تعالی نے آپکو دیا تہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور

جو کچھ چھوڑا دین وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہین اور وہ اپنا حصہ مانگتی تہین خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ مین سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ مین کوئی کام جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے چھوڑنے والا نہین مین ڈرتا ہون کہین گمراہ نہ ہو جاؤن پہر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے زمانے مین حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ مین رکہا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے قبضہ مین رکہا اور یہ کہا کہ وہ دونو صدقہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف ہوتے آپ کے حقوق اور کامون مین جو پیش آتے آپکو اور یہ دونون اوسکے اختیار مین رہین گے جو حاکم ہو مسلمانون کا پہر آجتک ایسا ہی رہا (یعنے خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ مین رہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بہی اپنے خلافت مین انکو تقسیم نہین کیا پس شیعون کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہو گیا) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بہی بانٹ نہین سکتے جو کچھ چہوڑ جاؤن اپنی عورتون کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد تو وہ صدقہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی اون کا وارث نہین ہوتا اور حسن بصری سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی یرثنی ویرث من آل یعقوب اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ اگلی آیت وانی خفت الموالی من ورائی صحیح نہین ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہین ہو سکتا اور فرمایا اللہ تعالی نے وورث سلیمان داؤد اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونون آیتون سے مراد وراثت نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالون کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام کرے قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال یہ تہے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپکے ملک مین آ گئے تہے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری وہ زمین جو انصار نے آپکو دی تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر

لڑے بہڑے وہ ہاتہہ آیا جو تہے آدہا حصہ فدک کا جو صلح کے رو سے ٹہیرا تہا خیبر کی فتح کے بعد پانچوین تہائی
وادی القری کی چہٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلام جو صلح سے لیے گئے ساتوین خیبر کے خمس مین
سے حصہ یہ سب آپ کے املاک تہی کسی اور کا حق اوس مین نہ تہا آپ ان مالون کو صرف کرتے اپنے اور
اہل وعیال پر اور مسلمانون کی ضرورتون مین اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو انکی
ملک حرام ہے **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی
وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے **بَابُ** کَیْفِیَّۃِ قِسْمَۃِ الْغَنِیْمَۃِ بَیْنَ
الْحَاضِرِیْنَ غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِی النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَھْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ
سَھْمًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال مین سے
دو حصے گہوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک
حصہ اور یہی قول ہی ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور
اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابو عبید اور
ابن جریر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصے ہین اور پیدل کا ایک
حصہ ہی اور جو کوئی اپنے ساتہہ کئی گہوڑے لاوے تو ایک ہی گہوڑے کا حصہ پاویگا جمہور کا یہی قول
ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملیگا نووی ملخصا **عَنْ**
عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی النَّفَلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اور اس مین
غنیمت کا ذکر نہین **بَابُ** الْاِمْدَادِ بِالْمَلٰٓئِکَۃِ فِیْ غَزْوَۃِ بَدْرٍ وَاِبَاحَۃِ الْغَنَائِمِ
فرشتون کی مدد بدر کی لڑائی مین اور مباح ہونا لوٹ کا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ
وَھُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُہٗ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَتِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یَھْتِفُ بِرَبِّہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ

آت ما وعدتني اللهم انك ان تهلك هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد في
الارض فما زال يهتف بربه مادا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيه
فاتاه ابو بكر رضي الله تعالى عنه فاخذ رداءه فالقاه على منكبيه ثم التزمه
من ورائه وقال يا نبي الله كفاك مناشدتك ربك فانه سينجز لك ما وعدك فانزل
الله عز وجل اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم اني ممدكم بالف من الملائكة مردفين
فامده الله بالملائكة قال ابو زميل فحدثني ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال بينما
رجل من المسلمين يومئذ يشتد في اثر رجل من المشركين امامه اذ سمع ضربة
بالسوط فوقه وصوت الفارس فوقه يقول اقدم حيزوم فنظر الى المشرك امامه فخر
مستلقيا فنظر اليه فاذا هو قد خطم انفه وشق وجهه كضربة السوط فاخضر
ذلك اجمع فجاء الانصاري فحدث بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقت
ذلك من مدد السماء الثالثة فقتلوا يومئذ سبعين واسروا سبعين قال ابو
زميل قال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فلما اسروا الاسارى قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لابي بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما ما ترون في هؤلاء الاسارى
فقال ابو بكر رضي الله تعالى عنه يا نبي الله هم بنو العم والعشيرة ارى ان تاخذ
منهم فدية فتكون لنا قوة على الكفار فعسى الله ان يهديهم للاسلام فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما ترى يا ابن الخطاب قال قلت لا والله يا رسول الله ما ارى
الذي راى ابو بكر ولكني ارى ان تمكنا فنضرب اعناقهم فتمكن عليا من
عقيل فيضرب عنقه وتمكني من فلان نسيبا لعمر رضي الله تعالى عنه فاضرب
عنقه فان هؤلاء ائمة الكفر وصناديدها فهوي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما قال ابو بكر ولم يهو ما قلت فلما كان من الغد جئت فاذا رسول الله صلى الله عليه
وسلم وابو بكر رضي الله تعالى عنه قاعدين وهما يبكيان قلت يا رسول الله اخبرني
من اي شيء تبكي انت وصاحبك فان وجدت بكاء بكيت وان لم اجد بكاء تباكيت
لبكائكما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابكي للذي عرض على اصحابك من اخذهم

اَلْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ
فِي الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ ترجمہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب دن بدر کی لڑائی ہوئی **ف** بدر کی لڑائی سب سے پہلی
لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤن ہے چار منزل پر مدینہ سے
ابن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بدر کنواں تھا کسیکا اور اوس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنوے کا
نام ہوگیا ابو الیقظان نے کہا وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن ستر ہوین
رمضان المبارک کو ہوئی ۲ سنہ ہجری مقدس میں اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق میں
روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی
ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیون
کا دن تھا (نووی) **ف** تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کو دیکھا وہ ایک ہزار
تھے اور آپ کے اصحاب تین سو اونیس تھے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف مونہہ کیا
پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا
مین قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے یا اللہ پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھکو
جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانوں کے تو پھر نہ پوجا جاوے
گا تو زمین میں (بلکہ جھاڑ پہاڑ بت پوجے جاوین گے) **ف** اس حدیث سے رد ہوگیا وحدۃ الوجود کا جو
سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ بت سب خدا ہین اون کے نزدیک بت کا پوجنا بھی خدا تعالیٰ کا
پوجنا ہے **ف** پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہانتک کہ آپ کی
چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈھے پر ڈالدی
پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ
پورا کرے گا جو وعدہ کیا آپ سے **ف** اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزون
مین سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ
کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی **ف** تب اللہ تعالیٰ

سنہ یہ آیت اتاری اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اخیر تک یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس
نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے سے لگاتار **ف**
ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کے تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اسکو
یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاویں اپنی تعداد بڑہنے سے کیونکہ اب مسلمان
فرشتوں سمیت ایکہزار تین سو انیس ہو گئے ۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں
اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے **ف** پہر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپکی فرشتوں سے ابو زمیل
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر
کے پیچھے دوڑ رہا تہا جو اوسکے آگے تہا اتنے میں کوڑے کی آواز اوسکے کان میں آئی اوپر سے اور
ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تہا بڑھ اے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گھوڑے
کا نام تہا) پہر جو دیکہا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اوسکو دیکہا تو اس
کی ناک پر نشان تہا اور اسکا مونہہ پہٹ گیا تہا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب سبز ہو گیا تہا ۔
(کوڑے کی زہر سے) **ف** ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے اون سے کہا میں اور میرا ایک چچازاد بہائی دونوں
مشرک تہے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑہ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم
لوٹنے والوں کے ساتھہ شریک ہوں ہم پہاڑ پر ہی تہے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس میں
گھوڑوں کی آواز آرہی تہی میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تہا بڑھ حیزوم یہ حال دیکھکر میرے
بہائی کا دل دہل گیا اور وہ اوسی جگہ مر گیا میں بہی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبہالا
ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے اونہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے
انہوں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تہے اون کی آنکھہ جاتی رہی
تہی وہ کہتے تہے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو میں تم کو وہ گہاٹی بتلا دیتا جس میں سے
فرشتے نکلے تہے مجہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں ابن اسحاق نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحاق
بن یسار نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں سے سنا اونہوں نے ابو داؤد مازنی سے
وہ بدر کی لڑائی میں موجود تہے انہوں نے کہا میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچہا کر رہا تہا اوسکے مارنے

کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اوسکا سر گر پڑا حب مین نے جانا کہ اُس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جس پر مین تہمت نہین کرتا (یعنے وہ ثقہ تہا) اوس نے سنا مقسم
سے اوس نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اونہون نے کہا فرشتون کے سر پر بدر کے دن
سفید عمامے تہے جو لٹکے ہوئے تہے پیٹہہ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تہے ابن ہشام نے کہا مجھسے بعض
اہلعلم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا عمامے تاج ہین عرب کے اور بدر کے دن
فرشتون کے سر پر بہی سفید عمامے تہے پیٹہہ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سر پر زرد
عمامہ تہا انتہے لت پہر وہ سلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا
آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تہی آخر مسلمانون نے اوس دن ستر کافرون کو مارا اور
ستر کو قید کیا ابو زمیل نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر سے کہا تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیون کے باب مین ابو بکر نے
کہا اے نبی اللہ کے یہ ہماری برادری کے لوگ ہین اور کنبے والے ہین مین یہ سمجہتا ہون کہ آپ اُن
سے کچہ مال لیکر چہوڑ دیجیے جس سے مسلمانون کو طاقت ہو کافرون سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان
لوگون کو اللہ تعالی ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے
اے خطاب کے بیٹے اونہون نے کہا نہین قسم اللہ تعالے کی یا رسول اللہ میری وہ رائے نہین ہے جو ابو بکر
صدیق کی رائے ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ اون کو میرے حوالے کیجیے ہم اون کی گردنین مارین تو عقیل
کو حضرت علی کے حوالے کیجیے وہ اون کی گردن مارین اور مجھے میرا فلان عزیز دیجیے مین اوس کی گردن
مارون کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہین آئی جب دوسرا دن ہوا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا آپ اور ابو بکر دونون بیٹہے رو رہے تہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اور آپ کے ساتھی کیون
روتے ہین فرمایئے اگر مجھے بہی رونا آوے گا تو روؤن گا ورنہ رونے کی صورت بناؤن گا آپ دونون
کے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین روتا ہون اُس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے
ساتہیون کو فدیہ لینے سے میرے سامنے اُنکا عذاب لایا گیا اس درخت سے بہی زیادہ نزدیک ایک درخت
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی

خیبر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک خوب زور نہ توڑ دیوے کافروں کا زمین میں **ف** اس
حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے
درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر
آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے
آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے

باب رَبْطِ الْاَسِيْرِ وَحَبْسِهٖ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اوس کو
مفت چھوڑ دینا جائز ہے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ
اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِیْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ
فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ
يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ
كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ
وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰی
نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَی الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ
مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ
فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ
اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ

حَبْلَهُ حَنْظَلَةٍ حَتّٰی یَأْذَنَ فِیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک
شخص کو پکڑ لائے جو بنی حنیفہ میں سے تہا اور اسکا نام ثمامہ بن اثال تہا وہ سردار تہا یمامہ والوں کا
پہر لوگوں نے اوسکو باندہ دیا مسجد کے ایک ستون سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ
نکلا کہ قیدی کو باندہنا اور اوسکو بند کرنا درست ہی اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ
اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہی خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک
اور عمر بن عبد العزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی
کو درست ہی مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہی اور یہ جو اللہ تعالی
نے فرمایا مشرک نجس ہیں سو وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست
نہیں انتہی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے
پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچہ ہے اگر آپ مجہکو مار ڈالینگے تو ایسے شخص کو مارینگے جو خون
والا ہے **ف** یعنی اس کا بدلا اور لوگ لینگے غرض یہ ہی کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو
میری جان کی کوئی پرواہ نکرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ مارینگے تو میرا بدلا اور لوگ نکالینگے اور
بعضوں نے کہا اسکا معنے یہ ہے کہ اگر آپ مارینگے تو اوسکو مارینگے جسکا مارنا درست ہوگیا یعنے
آپ کو اوسکا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذا ذم ہے یعنے صاحب حرمت اور عزت کو مارینگے
مگر یہ روایت ضعیف ہے (نووی) **ف** اور اگر آپ احسان کرینگے تو ایسے شخص پر احسان کرینگے
جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیے جو آپ چاہینگے ملیگا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رہنے دیا پہر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچہا کیا ہے تیرے
پاس اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کروگے تو احسان ماننے
والے پر کروگے اگر مار ڈالوگے تو اچہی عزت والے کو مار ڈالوگے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملیگا
پہر آپ نے اوس کو رہنے دیا اوسیطرح دوسرے دن پہر تشریف لائے اور پوچہا تیرے پاس کیا ہی اے
ثمامہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گذار رہونگا مارتے ہو
تو مارو لیکن میرا خون جانیوالا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کیطرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں
آیا اور کہنے لگا اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان محمد اعبده ورسوله اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ کسیکا مونہہ میرے نزدیک برا نہ تہا اور اب تمہارے مونہہ سے زیادہ کسیکا
مونہہ مجہے محبوب نہیں ہے قسم خدا تعالے کی آپکے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تہا اور
آپکا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجہے محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپکے شہر سے زیادہ مجہے برا نہ معلوم
ہوتا تہا اب آپکا شہر سب شہروں سے زیادہ مجہے پسند ہے آپکے سواروں نے مجہکو پکڑ لیا میں عمرہ
کو جاتا تہا اب کیا کروں فرمایے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے
کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو بے دین ہو گیا اوس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچیگا جب تک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیوین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول
ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو
درست نہیں ہے کہ اوسکو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جاوے پھر غسل کرے
اور غسل واجب ہے اگر کفر کیحالت میں وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل بہی کر چکا ہو اور بعضوں کے نزدیک
اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور
اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اسپر اعتراض یہ
ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت
میں جنب ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اسکے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ خوب غور کر لیوے
اور عمرہ کا حکم اوس کے لیے استحباباً دیا نہ وجوباً انتہے مختصراً **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ
بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ
حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِيْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
باب اِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا **عن**

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا
قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا
تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ
أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ
وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی ہم مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور
فرمایا یہودیون کے پاس چلو پھر ہم آپ کے ساتھ گئے یہانتک کہ یہود کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور اُنکو پکارا اور فرمایا اے لوگو یہود کے مسلمان ہوجاؤ اُنہون نے کہا آپ نے
پیام پہنچا دیا (اللہ تعالی کا) اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہوجاؤ وہ کہنے لگے آپنے پہنچا دیا اے
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہونچ
جانے کا) پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اوس کے رسول کی ہے اور
مین چاہتا ہون کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالون تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہین تو
یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اُسکے رسول کی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ يَهُودَ
بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ
رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ فَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ
وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ بنی نضیر

اور قریظہ کے یہودی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے آپ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور
قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا پھر قریظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دغا بازی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا
اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مل گئے تھے آپ نے انکو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو
جو مدینہ میں تھا عن موسیٰ بھذا الاسناد ھذا الحدیث وحدیث ابن جریج
اکثر واتم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیہود والنصاری من
جزیرۃ العرب حتی لا ادع الا مسلما ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاری کو عرب کے جزیرہ
سے ف جزیرہ اسکو کہتے ہیں جسکے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر
ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے ف یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمان کو
ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور
امام کو اختیار ہے ان میں سے جسکو چاہے قید کرے اور جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوٹنے
کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا انتہی عن ابی الزبیر بھذا الاسناد ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا باب جواز قتال من نقض العہد وجواز انزال اہل الحصن
علی حکم حاکم عدل اہل للحکم جو عہد توڑ ڈالے اسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں
کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے عن ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال نزل اہل قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ فارسل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی سعد فاتاہ علی حمار فلما دنا قریبا من المسجد قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم او خیرکم ثم قال ان ھؤلاء نزلوا علی
حکمک قال تقتل مقاتلتہم وتسبی ذریتہم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قضیت بحکم اللہ وربما قال قضیت بحکم الملک ولم یذکر ابن مثنی وربما قال قضیت بحکم الملک ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے ف قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تہا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ تھے جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ کے ختم ہو جانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے جب انکو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے پنچایت کا ثبوت نکلتا ہے جسکو تحکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سوا خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کر دیوے تو اس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اوسکو حکم کیا اوس کے فیصلہ سے پہرنا درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پہر سکتے ہیں انتہے ف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بہیجا وہ ایک گدہے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کیطرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کیطرف ف اسلیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر امداد کے انکا گدہے پر سے اترنا دشوار تہا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کہڑے ہوا کرتے ہیں نووی نے کہا کہ جمہور علماء نے اسکو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلا کی تعظیم کے لیے کہڑے ہونا جب وہ آویں مستحب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹہا ہوا ور لوگ اوسکے سامنے کہڑے رہیں جب تک وہ بیٹہا رہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اوسکے لیے کہڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اسکی ممانعت میں کوئی صریح حدیث صحیح نہیں ہوئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے انتہے مختصرا ف پہر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں (قلعہ سے) سعد نے کہا ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں اون کو تو قتل کیجیے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالی کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

یا فرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کیطرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا **عن** شعبۃ
بھذا الاسناد وقال فی حدیثہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد حکمت فیھم بحکم
اللہ وقال مرۃ حکمت بحکم الملک ترجمہ شعبہ سے اسیکی مثل مروی ہے اور اسنے اپنی حدیث مین کہا کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یون فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا **عن** عائشۃ قالت
اُصیب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم الخندق رماہ رجل من قریش ابن العرقۃ
رماہ فی الاکحل فضرب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد یعودہ
من قریب فلما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق وضع السلاح فاغتسل
فاتاہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام وھو ینفض رأسہ من الغبار فقال وضعت السلاح
واللہ ما وضعناہ اخرج الیھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی
بنی قریظۃ فقاتلھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلوا علی حکم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحکم فیھم الی سعد قال فانی
احکم فیھم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ والنساء وتقسم اموالھم ترجمہ
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش
مین سے تھا عرقہ (اوس کی مان کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا اونکی اکحل (شریان) مین لگا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد مین ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد مین سونا اور بیمار
کا رہنا درست ہے) وہین نزدیک سے اون کو پوچھ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتیار رکھ دیے
اور غسل کیا پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوے غبار سے
اور کہا آپ نے ہتیار اتار ڈالے اور ہمنے تو قسم خدا کی ہتیار نہین رکھے چلو اون کیطرف آپنے فرمایا
کدہر اونہون نے اشارہ کیا بنی قریظہ کیطرف پھر لڑے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ
قلعہ سے اترے آپکے فیصلہ پر راضی ہو کر آپنے اون کا فیصلہ سعد پر رکھا (کیونکہ وہ حلیف تہے سعد
کے) سعد نے کہا مین یہ حکم کرتا ہون کہ اون مین جو لڑنے والے ہین وہ تو مار دیے جاوین اور بچے اور
عورتین قیدی بنین اور اون کے مال تقسیم ہو جاوین **عن** ھشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
قال ابی فاخبرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد حکمت فیھم بحکم اللہ تعالیٰ

وجلّ

ترجمہ ہشام رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا اونہون نے کہا مجھے خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب مین وہ حکم دیا جو اللہ عز وجل کا حکم تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِي اُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَاْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا اونہون نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ مین جہاد کرنے سے اون لوگون کے ساتھ جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہین ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ مین اون سے جہاد کرون گا یا اللہ مین سمجھتا ہون کہ ہماری اون کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھولدے اور میری موت اوسی مین کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہین ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اوسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث مین من لیلتہ ہو قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہین ڈرے مگر مسجد مین اون کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والون یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے آخر اوسی زخم مین مرے (اور اللہ تعالی نے شہادت دی) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَذٰلِكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ ؎

اَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ

لَعَمْرُكَ اِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ

تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ

وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ اَبُو حُبَابٍ اَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا

وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ زخم اوسی رات کو جاری ہوگیا اور جاری رہا یہانتک
کہ وہ مرگئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ شعر کہے ہیں اونکا ترجمہ یہ ہے ای سعد بیٹے
معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اوٹھا رہے ہو خاموش رہے
سے اوس جو صفا رہے قریظہ کے (تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑدی اور قوم کی ہانڈی (یعنے خزرج دوسرے
قبیلہ کی) گرم ہے اوبل رہی ہے نیک نفس ابو حباب یعنے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جسنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اوسکی سفارش قبول کی) کہدیا
ہے ٹھیرے رہو قینقاع والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ
کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور
اونکو بچاویں

باب الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ جہاد میں
جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ
أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ
آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ
فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے
جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپکے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے جب تک بنی
قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے اونہوں نے وہاں پہونچنے سے
پہلے پڑھ لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں مگر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے
اگرچہ نماز قضا ہو جاوے پھر آپ دونوں گروہوں میں کسی گروہ پر خفا نہیں ہوئے **ف** نووی نے
کہا ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا اسوقت
بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے نہیں پڑھا تھا اون کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں
پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے اون کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہونچکر پڑھو انتہی مختصرا

باب رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ انصار
نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ انکو واپس ہونا جب اللہ تعالے نے غنی کردیا مہاجرین کو **عَنْ** أَنَسٍ

أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال لما قدم المهاجرون من مكة المدينة قدموا وليس بأيديهم
شيء وكان الأنصار أهل الأرض والعقار فقاسمهم الأنصار على أن أعطوهم أنصاف ثمار
أموالهم كل عام ويكفونهم العمل والمؤنة وكانت أم أنس بن مالك رضي الله تعالى عنها وهي تدعى
أم سليم وكانت أم عبد الله بن أبي طلحة كان أخا لأنس لأمه وكانت أعطت أم أنس رسول
الله صلى الله عليه وسلم عذاقا لها فأعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أيمن مولاته
أم أسامة بن زيد قال ابن شهاب فأخبرني أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم لما فرغ من قتال أهل خيبر وانصرف إلى المدينة رد المهاجرون إلى
الأنصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم قال فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم
إلى أمي عذاقها وأعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أيمن مكانهن من حائطه قال
ابن شهاب وكان من شأن أم أيمن أم أسامة بن زيد أنها كانت وصيفة لعبد الله بن عبد المطلب
وكانت من الحبشة فلما ولدت آمنة رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما توفي أبوه فكانت
أم أيمن تحضنه حتى كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعتقها ثم أنكحها زيد بن حارثة
ثم توفيت بعد ما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمسة أشهر ترجمہ انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس
زمین تھی اور درخت تھے (یعنے کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس
طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال انکو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے ف یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعضوں
نے بغیر محنت کے یوں ہی قبول کر لیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں
کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ انکی شان میں فرماتا ہے والذين تبوؤا الدار والإيمان من قبلهم
يحبون من هاجر إليهم اخیر تک ف انس بن مالک کی ماں جنکا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن
ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت
دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں
اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کیا تھا اور جو صرف میوہ کھانے کو
دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور بنو قریظہ تو ہوا جب ان نے انصار کو اون کی دی ہوئی چیزیں پہیر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی
میری ماں کو اون کا درخت پہیر دیا ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تہیں وہ لونڈی تہیں
حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تہیں
جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ
کو کہلاتی یہانتک کے آپ بڑے ہوئے تب آپ نے انکو آزاد کر دیا پہر اُن کا نکاح زید بن حارثہ سے پڑہا دیا اور
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد پانچ مہینے مرگئیں عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
رَجُلًا قَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ
مِنْ اَرْضِہٖ حَتّٰی فُتِحَتْ عَلَیْہِ قُرَیْظَۃُ وَالنَّضِیْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِکَ یَرُدُّ عَلَیْہِ مَا کَانَ اَعْطَاہُ قَالَ
اَنَسٌ وَاِنَّ اَھْلِیْ اَمَرُوْنِیْ اَنْ اٰتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ مَا کَانَ اَھْلُہٗ اَعْطَوْہُ
اَوْبَعْضَہٗ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاہُ اُمَّ اَیْمَنَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْھِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِیْ عُنُقِیْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا یُعْطِیْکَھُنَّ
وَقَدْ اَعْطَانِیْھِنَّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ اَیْمَنَ اُتْرُکِیْہِ وَلَکِ کَذَا وَکَذَا
وَتَقُوْلُ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ کَذَا حَتّٰی اَعْطَاھَا عَشْرَۃَ اَمْثَالِہٖ
اَوْ قَرِیْبًا مِنْ عَشْرَۃِ اَمْثَالِہٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح
کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پہیرنا سر ایک کو جو دیا تہا اور میں نے انس سے کہا میرے لوگوں نے مجہے
بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تہا سب یا تہوڑا اُس
میں سے اور رسول اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیدیا تہا میں آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجہے دیدیا اتنے میں
ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگی قسم اللہ تعالیٰ کی ہم تو وہ تجہے نہ دیں گے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ام ایمن دیدے اوسکو اور میں تجہے یہ یہ دوں گا وہ یہی کہتی تہی ہرگز نہ
دوں گی قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ فرماتے تہے چہوڑدے میں تجہے یہ دوں گا
یہ دونگا یہانتک کہ آپ نے ام ایمن کو اُس مال کا دس گنا یا دس گنے کے قریب دیا **باب** جَوَازِ
الْاَکْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِیْمَۃِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ غنیمت کے مال میں اگر کہانا ہو تو

اُسکا کہانا درست ہے دارالحرب مین **عن** عبد اللہ بن مُغفّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصبت جرابًا
من شحم یوم خیبر قال فالتزمتہ فقلت لا اُعطی الیوم احدًا من ھذا شیئًا قال فالتفت
فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسّمًا **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے مین ایک
تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن مین نے اُسکو دبالیا اور کہنے لگا اس مین سے تو مین اج کسی کو نہ دونگا پہر
مرکر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) تبسم فرما رہے تھے **ف** یعنی اس کہنے پر قاضی
عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کہانا لینا درست ہے جبتک مسلمان دارالحرب
مین ہون بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضرور ہے مگر
بیچنا کسی کے نزدیک درست نہین اگر بیچے تو اوسکی قیمت غنیمت کے مال مین شریک ہوگی اسیطرح جانور پر
سواری کرنا کپڑے پہننا ہتیار سے کام لینا لڑائی مین درست ہے اس حدیث سے یہی نکلا کہ اہل کتاب
جس جانور کو کاٹین اوسکی چربی کہانا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تہی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ
اور شافعی اور جمہور علما کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بہی نکلا کہ
اہل کتاب کے ذبیحے درست ہین اور اسپر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر
طرح اون کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہین یا نہ کہین اور بعضون کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضرور ہے
لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹین یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا
(نووی) **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رُمِیَ الینا جرابٌ فیہ طعامٌ
وشحمٌ یوم خیبر فوثبتُ لاٰخذہ قال فالتفتُّ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستحییت
منہ **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک تہیلی جس مین کہانا تہا اور چربی بہی تہی خیبر کے روز
ہماری طرف پہینکی مین دوڑا اوس کے لینے کو پہر جو دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہین
مین شرم کی آپ سے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد غیر انّہ قال جرابٌ من شحمٍ ولم یذکر
الطعام **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** کُتُب النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ ھرقل
ملک الشام یدعوہ الی الاسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام کے بادشاہ
ہرقل کو لکہا تہا اسلام لانے کے لیے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ابا سفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ من فیہ الیٰ فیہ قال انطلقتُ فی المدّۃ التی کانت بینی و

وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا انا بالشام اذ جيء بكتاب من رسول الله صلى
الله عليه وسلم الى هرقل قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه الى عظيم بصرى فدفعه
عظيم بصرى الى هرقل فقال هرقل هل ههنا احد من قوم هذا الرجل الذي يزعم
انه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على هرقل فاجلسنا بين يديه
فقال ايكم اقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم انه نبي قال ابو سفيان فقلت انا
فاجلسوني بين يديه واجلسوا اصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال له قل لهم اني سائل
هذا عن هذا الرجل الذي يزعم انه نبي فان كذبني فكذبوه قال فقال ابو سفيان و
ايم الله لولا ان يؤثروا علي الكذب لكذبت ثم قال لترجمانه سله كيف
حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من آبائه ملك قلت لا قال فهل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه اشراف الناس
ام ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال يزيدون ام ينقصون قال قلت لا بل يزيدون
قال هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال
فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم اياه قال قلت تكون الحرب بيننا و
بينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في مدة
لا ندري ما هو صانع فيها قال فوالله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير
هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قال قلت لا قال لترجمانه قل له اني
سألتك عن حسبه فزعمت انه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في احساب
قومها وسألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان في آبائه ملك
قلت رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت
بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان
يقول ما قال فزعمت ان لا فقد عرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب
فيكذب على الله وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخله سخطة
له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب وسألتك هل يزيدون

أم ينقصون فزعمت أنهم يزيدون وكذلك الإيمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه
فزعمت أنكم قد قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم
تكون لها العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت أنه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال هذا القول أحد
قبله فزعمت أن لا فقلت لو كان قال هذا القول أحد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله
قال ثم قال بم يأمركم قلت يأمرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال إن يك
ما تقول فيه حقا فإنه نبي وقد كنت أعلم أنه خارج ولم أكن أظنه أنه منكم ولو أني
أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن
ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فإذا فيه
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله صلى الله عليه
وسلم إلى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية
الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين وإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين
ويا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله ولا نشرك به
شيئا إلى قوله اشهدوا بأنا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الأصوات
عنده وكثر اللغط وأمر بنا فأخرجنا قال فقلت لأصحابي حين خرجنا لقد أمر أمر ابن
أبي كبشة أنه ليخافه ملك بني الأصفر قال فما زلت موقنا بأمر رسول الله صلى الله عليه
وسلم أنه سيظهر حتى أدخل الله علي الإسلام **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے اون سے منہ در منہ بیان کیا کہ میں اوس مدت میں جو بیچ میرے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میں ٹہیری تھی (یعنے صلح حدیبیہ کی مدت جو سنہ ۶ ہجری میں ہوئی)
روانہ ہوا میں شام کے ملک میں تہا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنے
روم کے بادشاہ کو **ف** ہرقل بکسر ہا و فتح را و سکون قاف نام تہا بادشاہ روم کا اور خطاب اوس کا
قیصر ہے اور بعضوں نے ہرقل بکسر ہا و سکون را و کسر قاف پڑہا ہے اور جوہری نے صحاح میں یہی نقل
کیا ہے **ف** اور دحیہ کلبی وہ کتاب لیکر آئے تہے اونہوں نے بصرے کے رئیس کو دی اور بصری
کے رئیس نے ہرقل کو دی **ف** بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے **ف**

ہرقل نے کہا بیان کرو مجھے اُس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے لوگون نے کہا ہان ابوسفیان نے
کہا تو مین بلایا گیا اور بہی چند آدمی تہے قریش کے ہم ہرقل کے پاس پہنچے اوسنے ہمکو اپنے سامنے بہلایا اور
پوچہا تم مین سے کون رشتہ مین زیادہ نزدیک ہے اُس شخص سے جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے ابوسفیان نے کہا
مین رہ پہر ہرقل نے اسواسطے دریافت کیا کہ جو نسب مین زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسرون کے آپکا حال
زیادہ جانتا ہوگا) پہر مجہے ہرقل کے سامنے بہلایا اور میری ساتہیون کو میرے پیچہے بہلایا بعد اوسکے اپنے ترجمان
کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کی لوگون کی بادشاہ کو سمجہاتا ہے) اور اُس سے کہا ان لوگون سے کہہ کہ مین اس
شخص سے (یعنے ابوسفیان سے) اُس شخص کا حال پوچہونگا جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے پہر اگر وہ جہوٹ
بولے تو تم اُسکا جہوٹ بیان کردینا ابوسفیان نے کہا قسم اللہ تعالے کی اگر مجہے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جہوٹ
بیان کرینگے (اور میری ذلت ہوگی) تو مین جہوٹ بولتا (کیونکہ مجہے آپ سے عداوت تہی) پہر ہرقل نے اپنے
ترجمان سے کہا اس سے پوچہہ کہ اُس شخص کا (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حسب کیسا ہے (یعنے خاندان)
ابوسفیان نے کہا مین نے کہا اون کا حسب تو ہم مین بہت عمدہ ہے ہرقل نے کہا اون کے باپ دادا مین کوئی
بادشاہ ہوا ہے مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا کبہی تم نے اون کو جہوٹ بولتے سُنا اس دعوی سے پہلے
(یعنے نبوت کے دعوی سے) مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا اچہا اُنکی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے
ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا اون کے تابعدار بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین مین نے کہا بڑہتے جاتے ہین ہرقل نے کہا اون کے تابعدارون مین سے کوئی اون کے دین سے
اگر پہر اس دین کو برا جانکر پہر جاتا ہے یا نہین مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا تم نے اون سے لڑائی بہی
کی ہے مین نے کہا ہان ہرقل نے کہا اون سے تم سے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب رہتا
ہے) مین نے کہا ہماری اون کی لڑائی ڈولون کیطرح کبہی ادہر کبہی ادہر ہوتی ہے (جیسے کنوے
سے ڈول پانی کہینچنے مین ایک ادہر آتا ہے اور ایک ادہر اور اسیطرح لڑائی مین کبہی ہماری فتح
ہوتی ہے کبہی اون کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہین ہم اون کا نقصان کرتے ہین
ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہین مین نے کہا نہین پہر اب ایک مدت کیلیے ہمارے اون کے اقرار ہوا
ہے دیکہیے وہ اس مین کیا کرتے ہین (یعنے آیندہ شاید عہد شکنی کرین) ابوسفیان نے کہا قسم
خدا کی مجہے اور کسی بات مین اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہین ملا سوا اس بات کی (تو اس مین ہم

مین عداوت کی راہ سے اتنا ٹرہا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھیری ہے شاید اس مین وہ دغا کرین) ہرقل نے
کہا اون سے پہلی بہی (اون کے قوم یا ملک مین) کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تہا مین نے کہا نہین تب ہرقل
نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنے ابوسفیان سے کہو مین نے تجہسے اون کا حسب اور نسب پوچہا تو تو نے
کہا کہ اونکا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان مین پیدا ہوتے
ہین پہر مین نے تجہہ سے پوچہا کہ اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہین یہ اسلیے مین نے
پوچہا کہ اگر اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہوسکتا کہ وہ اپنی بزرگون کی سلطنت
چاہتے ہین اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ اون کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہین یا غریب لوگ تو تو نے کہا
غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبرون کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہین (کیونکہ بڑے آدمیون کو کسی
کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبون کو نہین آتی) اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ نبوت کے دعوے
سے پہلے تم نے کبہی اون کا جہوٹ دیکہا ہے تو نے کہا نہین اس سے مین نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگون پر طوفان
نہین باندہتے تو اللہ جل جلالہ پر کیون طوفان جوڑنے لگے (جہوٹا دعوی کرکے) اور مین نے تجہہ سے پوچہا
کوئی اون کے دین مین آنے کے بعد پہر اوسکو برا سمجہ کر پہر جاتا ہے تو نے کہا نہین اور ایمان کا یہی حال ہے
جب دل مین آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور مین نے تجہہ سے پوچہا اون کے پیرو بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین تو نے کہا وہ بڑہتے جاتے ہین اور یہی ایمان کا حال ہے اوس وقت تک کہ پورا ہو (پہر کمال کے بعد اگر گہٹے
تو قباحت نہین) اور مین نے تجہہ سے پوچہا تم اون سے لڑے ہو تو نے کہا ہم لڑے ہین اور ہمارے اون کی
لڑائی برابر کی ہے ڈول کی طرح کبہی ادہر کبہی ادہر تم اونکا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہین
اور اسیطرح آزمایش ہوتی ہے پیغمبرون کی (تاکہ اون کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اون کے پیروکارون کے درجے
بڑہین) پہر اخیر مین وہی غالب آتے ہین اور مین نے تجہہ سے پوچہا وہ دغا کرتے ہین تو نے کہا وہ دغا نہین
کرتے اور یہی حال ہے پیغمبرون کا وہ دغا نہین کرتے (یعنے عہد شکنی) اور مین نے تجہہ سے پوچہا اون سے پہلے
بہی کسی نے نبوت کا دعوی کیا ہے تو نے کہا نہین یہ مین نے اس لیے پوچہا کہ اگر اون سے پہلے کسی نے یہ دعوے
کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اوس شخص نے بہی اوسکی پیروی کی ہے پہر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتون کا حکم
کرتے ہین مین نے کہا وہ حکم کرتے ہین .... نماز پڑہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور ناتے
دارون سے سلوک کرنے کا اور بری باتون سے بچنے کا ہرقل نے کہا اگر اون کا یہی حال ہے جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہیں اور میں جانتا تھا اگلی کتابوں کو پڑھکر کہ یہ پیغمبر پیدا ہونگے لیکن مجھکو یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے **ف** بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے اگلے پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک میں پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم میں اس زمانہ میں عرب کے قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھتی تھیں اون کو سوا لوٹنے آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسے قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی **ف** اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں اون تک پہنچ جاؤں گا تو میں اون سے ملنا پسند کرتا بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسیطرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر **ف** یعنی لوگ مجھکو جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اسکا درست نہ تھا بلکہ اوس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ف** اور جو میں اون کے پاس ہوتا تو اون کے پاؤں دھوتا اور البتہ اون کی حکومت یہانتک آجاویگی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں پھر ہرقل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اوسکو پڑھا اوس میں یہ لکھا تھا شروع اللہ تعالے کے نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کیطرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو رئیس ہے روم کا ۔ **ف** نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کیطرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اور جو پہونچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اسپر اجماع ہے تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الہی سے بھی ذکر الہی مراد ہے چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط میں پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا اور لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الی فلان اور القاب میں افراط تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اوسکی تعریف میں نہیں کیا ۔ انتہے مختصرا **ف** سلام اوس شخص پر جو پیروی کرے

ہدایت کی ف یہ آپنے طریقہ سکھلایا اپنی امت کو کہ کافرون پر اسطور سی سلام کرین تاکہ درحقیقت انپر
سلام نہ ہو اور انکو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس مین کفار اور مسلمان دونون موجود ہون اور دونون کو کوئی
مسلمان آدمی تو یون ہی کہے سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ف بدعاس کے مین تجھکو دعوت دیتا ہون
اسلام کی دعوت مسلمان ہو تو سلامت رہیگا یعنے تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ
رہیگی ، مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا ثواب دیگا اگر تو نہ مانے تو تجھ پر وبال ہوگا اریسیین کا ف
بخاری کی روایت مین یریسیین ہے اور اس کے معنے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین مراد ان سے کاشتکار
اور رعایا ہین یعنے اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری رعیہ یعنی رعایا بہی نہ ہون گے اور ان سب کا گناہ بہی تیرے
اوپر پڑیگا اور بیہقی کی روایت مین صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہین مزارعین سے اور
بعضون نے کہا مراد یہود اور نصاری ہین جو پیرو ہین عبد اللہ بن اریس کے اور اروسیہ (یروسیہ) اوسیطرف
منسوب ہین بعض کہتے ہین اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہین جو لوگون کو غلط مذہب کیطرف بلاتے ہین
بعض کہتے ہین اریسیین بنی اسرائیل مین وہ لوگ تہے جنہون نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تہا واللہ اعلم ۔
(نووی مع زیادۃ) ف اے کتاب والو مان لو ایک بات کو جو سیدہی اور صاف ہے ہمارے اور
تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کرین سوا اللہ تعالی کے کسی اور کی اور شریک نہ ٹہیراوین اسکے کسیکو اخیر تک
تک جب ہرقل اس خط کے پڑہنے سے فارغ ہوا تو لوگون کی آوازین بلند ہوئین اور بک بک بہت ہوئی اور
ہم باہر کیے گئے ابوسفیان نے کہا مین نے اپنے ساتہیون سے کہا ابوکبشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑہ گیا ۔
ف یہ ابوسفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تہا عرب مین جسکا مذہب
اور عربون کے خلاف تہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ کا مذہب بہی
اون کے خلاف تہا اور بعضون نے کہا ابوکبشہ آپکے نانا تہے اور بعضون نے کہا آپکے دودہ باپ تہے یعنے
حارث بن عبد العزی اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی اصلی نسب مین اون کو طعن کرنے کا کوئی
موقع نہ تہا (نووی) ف اون سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے ف بنو اصفر روم کے
نصاری ہین اصفر کہتے ہین زرد کو ایک بار حبشی رومیون پر غالب ہوگئے اور اون سے اولاد ہوئی تو
حبشیون کی سیاہی اور روم کی سفیدی ملکر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر
نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا اونکی اولاد ہین روم مین اور بنیہ الزرقا بہی انکو

اپنے ہین کیونکہ اون کی آنکھین الٹ پلٹ ہوتی ہین **ف** ابوسفیان نے کہا اور مین برابر یقین رکھتا رہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہون گے اور غالب ہونگے یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجہ کو بہی مسلمان کیا
عن ابن شہاب بہذا الاسناد وزاد فی الحدیث وکان قیصر لما کشف اللہ عنہ جنود
فارس مشی من حمص الی ایلیاء شکرا لما ابلاہ اللہ تعالی وقال فی الحدیث من محمد عبد اللہ
ورسولہ وقال اثم الیریسیین وقال بداعیۃ الاسلام **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالی نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کیطرف گیا
اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط مین یہ ہے کہ محمد اللہ تعالے کے بندے اور اوس کے رسول کیطرف سے اور
اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیۃ ہے یعنی بلاتا ہون مین تجھکو داعیہ اسلام
کیطرف اور وہ کلمہ توحید ہے **باب** کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ملوک
الکفار یدعوھم الی الاسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا فرباد شاہون کیطرف اسلام
کی دعوت مین **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی
کسری والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار یدعوھم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی
صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسری اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکہا اللہ تعالی کیطرف بلاتے تہے انکو اور یہ نجاشی وہ نہین
ہتا جسپر آپ نے جنازہ کی نماز پڑہی **ف** نووی نے کہا کسری کہتے ہین ہر ایک فارس کے بادشاہ
کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط
کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار
روس کے بادشاہ کو اتنا زیادہ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمثلہ ولم یقل ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلعم **عن** انس رضی اللہ
تعالی عنہ ولم یذکر ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ان روایتون مین یہ نہین ہے کہ یہ نجاشی وہ نہین تہا جسپر آپ نے نماز
پڑہی **باب** غزوۃ حنین جنگ حنین کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فلزمت انا وابو سفیان

بن الحارث بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نفارقہ ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی بغلۃ لہ بیضاء اہداہا لہ فروۃ بن نفاثۃ الجذامی
فلما التقی المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یرکض بغلتہ قبل الکفار قال عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا آخذ بلجام بغلۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکفہا ارادۃ ان لا تسرع وابو سفیان آخذ برکاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای عباس ناد اصحاب
السمرۃ فقال عباس رضی اللہ عنہ وکان رجلا صیتا فقلت باعلی صوتی این اصحاب السمرۃ
قال فواللہ لکان عطفتہم حین سمعوا صوتی عطفۃ البقر علی اولادہا فقالوا
یا لبیک یا لبیک قال فاقتتلوا والکفار والدعوۃ فی الانصار یقولون یا معشر الانصار
یا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوۃ علی بنی الحارث بن الخزرج فنظر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی بغلتہ کالمتطاول علیہا الی قتالہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہذا حین حمی الوطیس قال ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حصیات
فرمی بہن وجوہ الکفار ثم قال انہزموا ورب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال فذہبت
انظر فاذا القتال علی ہیئتہ فیما اری قال فواللہ ما ہو الا ان رماہم بحصیاتہ فما
زلت اری حدہم کلیلا وامرہم مدبرا **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (آپ کے چچازاد
بھائی) دونوں آپ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ
جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہبا اور دلدل بھی کہتے تھے) **ف** اس سے یہ نکلا کہ مشرکین
کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں
ہے کہ آپ نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو یہ ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست
نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا
نووی نے کہا قاضی اور عامل اگر حرام ہدیہ لیوے تو وہ پھیر دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت

الماس میں داخل کر دیوی صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خچر آپ کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تھا جس کا نام یحنہ بن رویہ تھا **ف** جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایڑ دیکر رہے تھے اپنی خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپکی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اوسکو روکتا تھا تیز چلنے سے اور ابو سفیان آپ کی رکاب تھامے تھے آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکارو **ف** سمرہ وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑکر مر جاویں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے **ف** اور عباس کی آواز نہایت بلند تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباس نے کہا میں نے بہت بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نومسلم اور لشکر وغیرہ دفعتہً تیروں کی بارش کو لوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیے) پھر وہ لڑے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا ای انصار کے لوگو انصار کے لوگو پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا اونہوں نے اے بنی حارث بن خزرج ای بنی حارث بنی خزرج رسول اللہ اپنی خچر پر تھے گردن کو لمبا کیے ہوئے آپنے دیکھا اون کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی اسوقت میں لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپنے چند کنکریاں اوٹھائیں اور کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی **ف** نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہاں آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اُس سے کافروں کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہوگئی اور ایسا ہی ہونا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپنے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور اُن کا کام اولٹ گیا **عن** الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ

وَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهٖ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ يُوْنُسَ وَحَدِيْثَ مَعْمَرٍ اَكْثَرُ مِنْهُ وَاَتَمُّ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۔ ثُمَّ صَفَّهُمْ

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ تم حنین کے دن بھاگے اونہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپکے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتیار نہ تھے یا پورے ہتیار نہ تھے نکلے اون کا مقابلہ ایسے تیر اندازون سے ہوا جنکا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نضر کے تھے غرض اُنہون نے ایک بارگی تیرون کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اوترے اور مدد کی دعا مانگی آپنے فرمایا اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی مین نبی ہون یہ جھوٹ نہین ہے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون پہر آپ نے صف باندہی اپنے لوگون کی **ف** نووی نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر موزون کو شعر نہین کہتے جب تک اوس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعضی موزون فقرے قرآن مجید مین موجود ہین جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا اور نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ اور وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ حالانکہ شعر نہین ہین اور اپنے تئین عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبد المطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپکو انکا بیٹا کہتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی مین ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں اظہار فخار کے ممنوع ہے (انتہی مختصرا) عن ابی اسحاق
قال جاء رجل الی البراء رضی اللہ تعالی عنہ فقال اکنتم ولیتم یوم حنین یا ابا عمارۃ
قال اشھد علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولی ولکنہ انطلق اخفاء من الناس وحسر
الی ھذا الحی من ھوازن وھم قوم رماۃ فرموھم برشق من نبل کانھا رجل من جراد
فانکشفوا فاقبل القوم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو سفیان بن الحارث یقود بہ
بغلتہ فنزل ودعا واستنصر وھو یقول - انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب *
اللھم نزل نصرک قال البراء کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی
یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن
عازب پاس آیا اور کہنے لگا کیا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابو عمارہ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا
ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتیار ہوازن کے
قبیلہ کیطرف گئے وہ تیر انداز تھے انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیر کی جیسے ٹیڑی دل تو یہ لوگ سامنے سے
ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک آئے ابو سفیان بن حارث آپکی خچر کو کھینچتے تھے آپ خچر
پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبد المطلب
کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے
آپ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ وسالہ رجل من قیس افررتم عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر
وکانت ھوازن یومئذ رماۃ وانا لما حملنا علیھم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم
فاستقبلونا بالسھام ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء
وان ابا سفیان بن الحارث آخذ بلجامھا وھو یقول انا النبی لا کذب + انا ابن
عبد المطلب ترجمہ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے میں نے سنا براء سے اون سے پوچھا ایک شخص نے تم
کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حنین کے دن براء نے کہا پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیر انداز تھے اور ہمنے

جب اون پر حملہ کیا تو وہ بہاگ گئے اور ہم لوٹ کر مال پر جہکے تب اونہون نے تیر چلائے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اوسکی لگام پکڑے تہے آپ فرماتے تہے مین نبی
ہون کچہ جہوٹ نہین ہے مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لہ
رجل یا ابا عمارۃ فذکر الحدیث وھو اقل من حدیثہم وھؤلاء اتم حدیثا ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن ایاس بن سلمۃ قال حدثنی ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزونا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فلما واجھنا العدو تقدمت فاعلو ثنیۃ فاستقبلنی رجل
من العدو فارمیہ بسہم فتواری عنی فما دریت ما صنع ونظرت الی القوم فاذا ھم قد
طلعوا من ثنیۃ اخری فالتقوا ھم وصحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فولی صحابۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وارجع منھزما وعلی بردتان متزرا باحدھما مرتدیا بالاخری
فاستطلق ازاری فجمعتھما جمیعا ومررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھزما
وھو علی بغلتہ الشھباء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ابن الاکوع رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فزعا فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض
قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوھھم فقال شاھت الوجوہ فما خلق
اللہ منھم انسانا الا ملا عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین فھزمھم اللہ بذلک
وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائمھم بین المسلمین ترجمہ ایاس بن سلمہ سے
روایت ہی میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجہ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو مین آگے ہوا اور ایک گہاٹی پر چڑہا ایک شخص دشمنون مین کا میرے
سامنے آیا مین نے ایک تیر مارا وہ چہپ گیا معلوم نہین کیا ہوا مین نے لوگون کو دیکہا تو وہ دوسری گہاٹی
سے نمود ہوئے اور اون سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی
مین بہی شکست پا کر لوٹا اور مین دو چادرین پہنے تہا ایک باندہے ہوئے دوسری اوڑہے ہوئے میری تہبند کہل گئی
مین دونون چادرون کو اکہٹا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا شکست پا کر آپ نے
فرمایا اکوع کا بیٹا گہبرا کر لوٹا ہی پہر دشمنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گہیرا آپ خچر پر سے اوترے اور ایک
مٹہی خاک زمین سے اوٹہائی اور اون کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ پہر کوئی آدمی اون مین ایسا نہ

جس کے آنکھ مین خاک نہ بہر گئی ہو اوسی ایک مٹھی کیوجہ سے آخر وہ بہاگے اور اللہ تعالے نے اون کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے مال بانٹ دیے مسلمانون کو **ف** اسی کو اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللهَ رَمَى یعنے تو نے مٹھی نہین پہینکی بلکہ اللہ تعالی نے پہینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالی کا فعل ہے جو نبی کے ہاتہ پر ظاہر ہوتا ہے **باب** غَزْوَةِ الطَّائِفِ طائف کی لڑائی کا بیان **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو اور بعض نسخون مین عبد اللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھیر لیا طائف والون کو اور نہین حاصل کیا اون سے کچہ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلین گے اگر خدا نے چاہا آپکے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوے آپ نے فرمایا کل ہم لوٹ جاوینگے یہ اُن کو بھلا معلوم ہوا تو آپ ہنسے **ف** کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوے تو لوٹنے کو بہتر سمجھے اور اتنی جلدی رائے بدل گئی **باب** غَزْوَةِ بَدْرٍ بدر کی لڑائی کا بیان **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هَذَا أَبُو سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ

ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي فلما رأى ذلك انصرف وقال والذي
نفسي بيده لتضربوه إذا صدقكم وتتركوه إذا كذبكم قال فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم هذا مصرع فلان ويضع يده على الأرض ههنا وههنا قال فما ماط
أحدهم عن موضع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی جب
بھی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس تھے) اور انہوں نے کہا آپ ہم سے پوچھتے
ہیں یا رسول اللہ **ف** آپکا مطلب بھی یہی تھا کہ انصار کی رای دریافت کریں اسوجہ سے کہ مہاجرین
کی تعداد نہایت قلیل تھی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تھے بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسری یہ کہ انصار سے
لڑائی کا اقرار نہیں ہوا تھا بلکہ انصار نے آپ سے صرف یہ عہد کیا تھا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کریگا
تو اوس کو روکینگے اسوجہ سے آپ نے انکی رائے لینا چاہی **ف** قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان
ہے اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈالدیں تو ہم ضرور ڈالدیں اور اگر آپ حکم کریں کہ
ہم گھوڑوں کو بھگادیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگادیں
(یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کے تابع ہیں گو ہمنے آپسے یہ عہد نہ کیا ہو آفرین ہے انصار کی جان نثاری
پر) تب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہانتک کہ بدر میں اترے
دشمن قریش کے پانی پلانیوالے ملے اون میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا صحابہ نے اسکو پکڑا اور
اوس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھنے لگے وہ کہتا تھا میں ابوسفیان کا حال نہیں
جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں جب وہ یہ کہتا تو پھر اسکو مارتے جب
وہ کہتا اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اوسکو چھوڑ دیتے پھر اوس سے پوچھتے وہ یہی کہتا
میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود
ہیں پھر اوسکو مارتے اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب آپ نے دیکھا
تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے
تو تم اسکو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا) پھر آپ نے فرمایا

یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ اور اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی
جگہ ہے) راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی
جگہ گرا یہ دوسرا معجزہ ہوا) **باب فی فتح مکۃ** مکہ کے فتح ہونے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وفدت وفود الی معاویۃ وذلک فی رمضان فکان یصنع بعضنا لبعض
الطعام فکان ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مما یکثر ان یدعونا الی رحلہ فقلت الا اصنع
طعاما فادعوھم الی رحلی فامرت بطعام یصنع ثم لقیت ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ من العشی فقلت الدعوۃ عندی اللیلۃ فقال سبقتنی قلت نعم فدعوتھم فقال
ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اعلمکم بحدیث من حدیثکم یا معشر الانصار ثم
ذکر فتح مکۃ فقال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدم مکۃ فبعث الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی احدی المجنبتین وبعث خالدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المجنبۃ
الاخری وبعث ابا عبیدۃ علی الحسر فاخذوا بطن الوادی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فی کتیبۃ قال فنظر فرآنی فقال ابو ہریرۃ قلت لبیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا یاتینی الا انصاری زاد غیر شیبان فقال اھتف لی بالانصار قال
فاطافوا بہ ووبشت قریش اوباشا لھا واتباعا فقالوا نقدم ھؤلاء فان کان لھم شیء
کنا معھم وان اصیبوا اعطینا الذی سئلنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترون
الی اوباش قریش واتباعھم ثم قال بیدیہ احداھما علی الاخری ثم قال حتی توافونی بالصفا
قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان یقتل احدا الا قتلہ وما احد منھم یوجہ الینا شیئا
قال فجاء ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ ابیحت خضراء قریش لا قریش بعد
الیوم ثم قال من دخل دار ابی سفیان فھو آمن فقالت الانصار بعضھم لبعض اما الرجل
فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ ورافۃ بعشیرتہ قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وجاء الوحی وکان اذا جاء الوحی لا یخفی علینا فاذا جاء فلیس احد یرفع طرفہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ینقضی الوحی فلما انقضی الوحی قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا معشر الانصار قالوا لبیک رسول اللہ قال قلتم اما الرجل فادرکتہ رغبۃ

ذُرِّيَّتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَلِكَ . قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ
وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللهِ مَا قُلْنَا الَّذِي
قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ
أَبْوَابَهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ
بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُ
فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى
نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینے میں عبداللہ بن
رباح نے کہا جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو ہم میں ایک دوسرے کے لیے
کھانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ہم کو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا
طیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ سے ملا اور کہا
آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے مجھ سے آگے کہہ دیا
(یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا) میں نے کہا ہاں پھر میں نے اُن سب کو بلایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا اے انصار کے گروہ میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے
ذکر کیا مکہ کے فتح کا بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو
ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنے ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو
میسرہ پر) اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ
تھیں وہ گھاٹی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹکڑے میں تھے آپ نے مجھ کو دیکھا
تو فرمایا ابوہریرہ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور
فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے (کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور اُن کو مکہ والوں سے کوئی
غرض بھی نہ تھی آپ نے اُنکا پاس رکھنا مناسب جانا) پھر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی

اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم اُن کو آگے کرتے ہین اگر کچھ ملا تو ہم بھی اُنکے ساتھہ ہین اور جو آفت آئی تو دیدین گے جو ہم سے مانگا جاویگا آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتون اور تابعدارون کو پھر آپ اپنا ایک ہاتھہ دوسرے ہاتھہ پر بتلایا (یعنے مارو مکہ کے کافرون کو اور اون مین سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم ملو مجھہ سے صفا پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم مین کسی کو مارنا چاہتا (کافرون مین سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہین کرتا تھا تک کہ ابو سفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہوگیا اب آج سے قریش نہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابو سفیان کے گھر چلا جاوے اوس کو امن ہے (یہ آپ نے ابو سفیان کی مرحمت پر اسکو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبے والون پر ماتا ہوئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہمکو معلوم ہوجاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھہ آپ کیطرف نہ اٹھاتا یہانتک کہ وحی ختم ہوجاتی غرض جب وحی ہوچکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کے لوگو انھون نے کہا حاضر ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) تمنے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤن کی الفت آگئی انھون نے کہا بیشک یہ تو ہم نے کہا آپنے فرمایا ہرگز نہین مین اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول ہون (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھکو معلوم ہوگیا پس مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا نصاری نے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا) مین نے ہجرت کی اللہ تعالی کیطرف اور تمہاری طرف **ف** تاکہ وطن پاؤن مدینہ کو اب یہ سمجھنا کہ مین اس ہجرت کو فسخ کرونگا اور پھر مکہ مین رہنا اختیار کرونگا **ف** اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھہ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھہ یہ سنکر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالی کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کرکے اللہ اور اسکی رسول کی (یعنے ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارا ساتھہ نہ چھوڑین اور ہمارے شہر ہی مین رہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہین تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین پھر لوگ ابو سفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے) اور لوگون نے اپنے دروازے بند کرلیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اسکو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا اگر چہ آپ

احرام سے نتہی کیونکہ آپکے سر پر خود تہا پہر آپ ایک بت پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکہا تہا اوسکو لوگ پوجا کرتے
تہے آپکے ہاتہہ مین کمان تہی آپ اسکا کونا تہامے ہوئے تہے جب بت کے پاس آئے تو اسکی آنکہہ مین کوچنے
لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اوسپر چڑہے
یہانتک کہ کعبہ کو دیکہا اور دونون ہاتہہ اوٹہائے پہر اللہ تعالی کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے
جو دعا آپنے چاہی عن سليمان بن المغيرة بهذا الاسناد وزاد في الحديث ثم قال بيديه
احدهما على الاخرى احصدوهم حصدا وقال في الحديث قالوا قلنا ذاك يا رسول الله
قال فما اسمي اذا كلا اني عبد الله ورسوله ترجمه وہی جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتہہ دوسرے ہاتہہ پر رکہہ کے بتایا کاٹ ڈالو انکو بالکل ف
یعنی جو سامنے آوے اوسکو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابوسفیان کے گہر مین چلا جاوے یا ہتیار
ڈالدے اوسکو امن دیا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ
اور احمد اور جمہور علما اور اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا اور مازری نے کہا کہ یہ صرف
شافعی کا قول ہے (نووی) عن عبد الله بن رباح قال وفدنا الى معاوية بن ابي سفيان
رضي الله تعالى عنه وفينا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه فكان كل رجل منا يصنع طعاما
يوما لاصحابه فكانت نوبتي فقلت يا ابا هريرة اليوم نوبتي فجاؤا الى المنزل ولم يدرك
طعامنا فقلت يا ابا هريرة لو حدثتنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يدرك
طعامنا فقال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فجعل خالد بن الوليد رضي
الله تعالى عنه على المجنبة اليمنى وجعل الزبير رضي الله تعالى عنه على المجنبة اليسرى
وجعل ابا عبيدة رضي الله تعالى عنه على البياذقة وبطن الوادي فقال يا ابا هريرة ادع
الانصار فدعوتهم فجاؤا يهرولون فقال يا معشر الانصار هل ترون اوباش قريش قالوا
نعم قال انظروا اذا لقيتموهم غدا ان تحصدوهم حصدا واخفى بيده ووضع يمينه
على شماله قال موعدكم الصفا قال فما اشرف يومئذ لهم احد الا اناموه قال وصعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم الصفا وجاءت الانصار فطافوا بالصفا فجاء
ابو سفيان رضي الله تعالى عنه فقال يا رسول الله ابيدت خضراء قريش لا قريش

بعد الیوم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من دخل دار ابی سفیان فھو
امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن فقالت الانصار
اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ ونزل
الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلتم اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ
ورغبۃ فی قریتہ الا کما اسمی اذا ثلاث مرات انا محمد عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی
اللہ والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم ترجمہ عبد اللہ بن ابی رباح
سے روایت ہے ہم سفر کرکے معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر
شخص ایک ایک دن کھانا طیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے ایک دن میری باری آئی میں نے کہا اے
ابو ہریرہ آج میری باری ہے وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا طیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے
ابو ہریرہ کاش تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کھانا طیار ہو اونہوں نے
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور
زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادوں کا اور انکو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا ای
ابو ہریرہ انصار کو بلاؤ میں نے انکو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو تم دیکھتے
ہو قریش کی جماعتوں کو اونہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کل جب اون سے ملنا تو انکو صاف کر دینا اور
آپ نے ہاتھ سے صاف کرکے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا
پہاڑ پر ملنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو اس روز جو کوئی انصار کو دکھائی دیا انہوں نے
اوسکو سلا دیا (یعنے مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے
انہوں نے گھیر لیا صفا کو اتنے میں ابو سفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا جتھا مٹ گیا
اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں چلا جاوے
اوسکو امن ہے اور جو ہتھیار ڈالدے اوسکو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اوسکو بھی امن ہے
انصار نے کہا انکو اپنے عزیزوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اوتری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا تم نے کہا مجھکو کنبے والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا

ہو کہ تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا میں محمد ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اسکا رسول میں نے وطن
چھوڑا اللہ کیطرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھہ ہیں
اونہوں نے کہا قسم خدا کی ہمنے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اُس کے رسول کی آپنے فرمایا تو اللہ اور اُس
کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تمکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ
نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ ترجمہ عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد
تین سو ساٹھہ بت تھے آپ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھہ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت
میں ہے) اور فرماتے حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا
ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں) عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهِ زَهُوقًا
وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ الْأُخْرٰى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ
فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مطیع سے روایت
ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے اُنہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسدن
مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل کیا جاوے گا باندہکر قیامت تک (نووی نے
کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاوینگے اور اُن میں سے کوئی اسلام سے نہ پھریگا اور کفر کیوجہ
سے باندہکر نہ مارا جاویگا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش
پر ہوا وہ مشہور ہے) تحفة الاخبار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا
فتح مکہ کے دن کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپنے فرمایا اُسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی
مشکیں باندہکر لائے پھر وہ قتل ہوا تب آپنے یہ حدیث فرمائی) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ
زَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا

اتنا زیادہ ہے کہ اوس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی اون میں سے مسلمان نہیں ہوا سوا عاص بن اسود کے آپنے اوسکا نام بدلکر مطیع رکھدیا **ف** کیونکہ عاص کے لفظی معنے نافرمان ہیں اور یہ برا استعلوم ہوا آپ کو آپنے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بہی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی ان میں سے اوس روز مسلمان نہیں ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اوسکا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تہا **باب** صلح الحدیبیۃ حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اوسکا بیان **عن**

البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کتب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الصلح بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین المشرکین یوم الحدیبیۃ فکتب هذا ما کاتب علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا لا تکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلو نعلم انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم نقاتلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امحہ فقال ما انا بالذی امحاہ فمحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ قال وکان فیما اشترطوا ان یدخلوا مکۃ فیقیموا بھا ثلاثا ولا یدخلھا بسلاح الا جلبان السلاح قلت لابی اسحاق وما جلبان السلاح قال القراب وما فیہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس صلحنامہ کو لکہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اوس میں یہ عبارت تہی یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یوں ہی لکہنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکہیے اس لیے اگر ہمکو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا مٹا دے اس لفظ کو انہوں نے عرض کیا میں اسکو مٹانے والا نہیں (یہ اونہوں ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جانکر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اوسکی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتہ سے مٹا دیا (یہ آپ کا معجزہ تہا اس لیے کہ آپ پڑہے لکہے نہ تہے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتہ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد کا لفظ لکہدیا) اوس میں ایک شرط یہ بہی تہی کہ مکہ میں آویں اور تین دن تک رہیں اور ہتیار لیکر نہ آویں مگر غلاف کر اندر **عن** البراء ... اسحاق قال سمعت

البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقول لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل
الحدیبیة قال کتب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتابا بینهم قال فکتب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انه لم یذکر
فی الحدیث هذا ما کاتب علیه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا وعن البراء رضی اللہ تعالیٰ
عنه قال لما احصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیت صالحه اهل مکة علی ان
یدخلها فیقیم بها ثلاثا ولا یدخلها الا بجلبان السلاح السیف وقرابه ولا یخرج باحد
معه من اهلها ولا یمنع احدا ان یمکث بها ممن کان معه قال لعلی رضی اللہ تعالیٰ
عنه اکتب الشرط بیننا بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا ما
ما قاضی علیه محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم فقال له المشرکون لو
نعلم انک رسول اللہ تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فامر علیا رضی اللہ تعالیٰ
عنه ان یمحاها فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه لا واللہ لا امحاها فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم ارنی مکانها فاراه مکانها فمحاها وکتب ابن عبد اللہ فاقام
بها ثلاثة ایام فلما ان کان یوم الثالث قالوا لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنه هذا
اخر یوم من شرط صاحبک فامره فلیخرج فاخبره بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن
جناب فی روایته مکان تابعناک بایعناک ترجمہ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والون نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آوین
اور تین دن تک مکہ میں رہین اور ہتیارون کو غلاف مین رکھکر آوین اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے
جاوین اور اون کے ساتھ والون مین سے جو رہ جاوے (مشرکون کا ساتھ قبول کرے) تو اسکو منع نکرین
آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو
فیصلہ کیا اوس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول نے صلی اللہ علیہ وسلم مشرک بولے اگر ہم جانتے
کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہین تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یون لکھیے محمد
عبد اللہ کے بیٹے نے آپ نے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ میٹنے کے لیے اونہون نے
کہا قسم خدا کی مین تو نہ میٹون گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتا

حضرت علی نے بتادی آپ نے اسکو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ لکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھدیا جیسا کہ ظاہر معنے ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھ سے لکھوا دیا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھدیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالی نے آپ کو اسوقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالی نے آپ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہ جانتے تھے اور پڑھا یا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسیطرح لکھوایا جسکو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود نہیں لکھا کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا مَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اور اس حدیث میں لکھا کے معنے لکھوایا ہیں جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ انتہی مختصرا **ف** (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جائیں تو اونہوں نے کہا آپ سے فرمایا اچھا اور آپ نکلے

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان قریشا صالحوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہم سہیل بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ تعالی عنہ اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم قال سہیل اما بسم اللہ فما ندری ما بسم اللہ الرحمن الرحیم ولکن اکتب ما نعرف باسمک اللہم فقال اکتب من محمد رسول اللہ قالوا لو علمنا انک رسول اللہ لاتبعناک ولکن اکتب اسمک واسم ابیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب من محمد بن عبد اللہ فاشترطوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من جاء منکم لم نردہ علیکم ومن جاءکم منا رددتموہ علینا فقالوا یا رسول اللہ اکتب ہذا قال نعم انہ من ذہب منا الیہم فابعدہ اللہ ومن جاءنا منہم سیجعل اللہ لہ فرجا ومخرجا

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ

الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم نہین جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکہو جسکو ہم جانتے ہین باسمک اللہم آپنے فرمایا اچہا لکہو محمد کیطرف سے جو اللہ تعالے کے رسول ہین مشرکون نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے رسول ہین تو آپ کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہو آپنے فرمایا اچہا لکہو محمد بن عبد اللہ کیطرف سے پہر اونہون نے یہ شرط لگائی آپسے کہ اگر تم مین سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اوس کو واپس دینگے اور ہم مین سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اوسکو روانہ کردینا ہمارے پاس صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکہین آپنے فرمایا لکہو ہم مین سے جو کوئی اونکے پاس چلا جاوے تو اللہ تعالی اوسکو دور ہی رکہے اور ان مین سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالے اوس کے لیے بہی رستہ نکالدیگا اور اسکی مشکل کو آسان کردے گا **ف** پہر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکہنے سے مشرکون کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابو بصیر اور اون کے ساتہی مسلمان ہوکر آنے لگے وہ شرط کیوجہ سے آپ پاس نہ آسکے اور راہ مین ایک جتہا علیحدہ اونہون نے قائم کیا اور مشرکون کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ اُن کا ناک مین دم ہوگیا آخر اونہون نے تنگ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا کہ ہم اِس شرط سے درگذرے آپ اپنے لوگون کو پہر بلا لیجیے اور صلحنامہ لکہتے وقت آپنے ایسے جزئیات مین جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ مین تکرار نہ کی کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکون کی کیسے فائدہ سے تہی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی اس صلحنامہ سے آپ کی غرض اور تہی جسکو مشرک بیوقوف نہ سمجہے وہ یہ تہی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کیوجہ سے آپس مین ملنے جلنے لگین اور مسلمان اپنے عزیزون سے ملکر اونکو حق بات سمجہاوین آخر کہان تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجہ مین آجاویگا پہر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت مین ہزارون آدمی نئے مسلمان ہوگئے اور کافرونکا زور ٹوٹتا چلا یہانتک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور غیر قریش کی انتظار مین تہے کہ اور قبیلے تہے وہ بہی مسلمان ہوگئے اور اللہ تعالے کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اوتری اذا جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک۔ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ

المشركين فجاء عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله السنا على حق وهم على باطل قال بلى قال اليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال ففيم نعطي الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم فقال يا ابن الخطاب اني رسول الله ولن يضيعني الله ابدا قال فانطلق عمر فلم يصبر متغيظا فاتى ابا بكر رضي الله تعالى عنه فقال يا ابا بكر السنا على حق وهم على باطل قال بلى قال اليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال فعلام نعطي الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم فقال يا ابن الخطاب انه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولن يضيعه الله ابدا قال فنزل القران على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفتح فارسل الى عمر رضي الله تعالى عنه فاقراه اياه فقال يا رسول الله اوفتح هو قال نعم فطابت نفسه ورجع

ترجمہ سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی اور معاویہ میں جنگ تہی) کہڑے ہوئے اور کہا اے لوگو اپنا قصور سمجہو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اوس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں میں ہوئی ف سہل کا مطلب تہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہ ہی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جاویں گو ان کو ناگوار تہا پر سہل نے یہ سمجہایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اسکا نتیجہ اچہا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالی نے اس صلح کو اون کے حق میں بہتر کیا اور انجام اسکا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے ف حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جہوٹے دین پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں پہر انہوں نے کہا ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہ جاویں گے ......

...... اور ان میں جو مارے جاویں وہ جہنم میں نہ جاویں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں (مطلب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ تہا کہ پہر ہم دب کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر کیوں ہم اپنے دین پر دہبہ لگاویں اور لوٹ جاویں اور ابہی اللہ تعالی نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے میں اللہ کا رسول ہوں مجہکو

تباہ نہین کرے گا کبھی یہ سنکر حضرت عمر چلے اور غصہ کے مارے صبر نہو سکا وہ ابو بکر کے پاس گئے اور ان سے کہا اے ابو بکر کیا ہم حق پر نہین ہین اور وہ باطل پر نہین ہین ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا ہمارے مقتول جنت مین نہین جاوینگے اور ان کے مقتول جہنم مین نہین جاوینگے ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا پھر کیا ہم اپنے دین کا نقصان کرین اور لوٹ جاوین اور ابھی ہمارا انکا فیصلہ نہین کیا اللہ تعالی نے ابو بکر نے کہا اے خطاب کے بیٹے آپ اللہ کے رسول ہین اللہ انکو کبھی تباہ نہین کرے گا (یہان سے ابو بکر صدیق کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہیے کہ اونہون نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اوترا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس مین فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صلح فتح ہے ہماری آپ نے فرمایا ہان تب وہ خوش ہوگئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا) عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ بِصِفِّيْنَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا إِلٰى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلٰى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَكُنْ كَذَا إِلَّا مَا يُنَبِّئُنَا إِلٰى أَمْرٍ قَطُّ ترجمہ شقیق سے روایت ہے مین نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین مین اے لوگو اپنے عقلون کا قصور سمجھو قسم اسکی ہم دیکھتے تھے مجھکو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر مین طاقت رکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اور سکو اسی مبالغہ کے طور پر کہا یعنے صلح ہمکو ایسی ناگوار تھی (قسم خدا کی ہمنے کبھی اپنی تلوارین کاندھون پر نہین رکھین مگر وہ لے گئین ہمکو اوس بات کیطرف جسکو ہم جانتے ہین مگر اس لڑائی مین (جو شام والون سے تھی) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِلٰى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِصِفِّيْنَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری رای ایسی ہے کہ جب ایک کونا اوس مین سے ہم کھولین تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے ف

قاضی عیاض نے کہا صحیح نسخون مین ما فتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ما سدد نا ہی اور بخاری کی روایت میں
بھی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کونا ہم اسکا بند کرتے مین
تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثون سے کافرون کے ساتھ صلح کرنیکا جواز نکلتا ہے
جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس
سے زیادہ نہین ہو سکتی اس حالت مین جب مسلمان مغلوب ہون اور جو غالب ہون تو چار مہینے سے
زیادہ درست نہین اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی
کوئی حد نہین بلکہ جتنی حاکم کی راے مین مناسب معلوم ہو درست ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ اِلٰی قَوْلِهٖ فَوْزًا عَظِيْمًا
مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَاٰبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْیَ بِالْحُدَيْبِيَةِ
فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اٰيَةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے جب یہ سورت اتری انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک۔ تو آپ لوٹ کر آرہے تھے حدیبیہ سے اور
صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپنے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ مین (کیونکہ کافرون نے مکہ مین آنے
نہ دیا) تب آپنے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھکو پسند ہے عَنْ اَنَسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَاب**
الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ اقرار کو پورا کرنا عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا
مَنَعَنِیْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّیْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِیْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ
فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهٗ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ
فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَی الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهٗ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِیْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ
اللّٰهَ عَلَيْهِمْ ترجمہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے بدر مین آنے سے کسی
چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ مین نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضون نے
حسل کہا ہے) تو ہمکو قریش کے کافرون نے پکڑا اور کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جایا چاہتے
ہو ہمنے کہا ہم اون کے پاس نہین جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ مین جانا چاہتے مین پھر اونہون نے ہم سے اللہ کا

ہم سے عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاوین گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر نہین لڑین گے
جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو
ہم اونکا اقرار پورا کرین گے اور اللہ سے مدد چاہین گے اون پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی
مین جھوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تھے پر مصلحت سے اونہون نے جھوٹ کہا یا
کہ ہم مدینہ کو جاتے ہین اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی
فوت نہ ہو) اولی ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی مین درست ہے اسیطرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگون
مین صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اوس کے رضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح مین اس
کی تصریح آگئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے
اگر کافر کسی مسلمان کو قید کرین اور اوس سے اقرار لیوین نہ بھاگنے کا تو امام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل
کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہین بلکہ جب موقع پاوے بھاگ جاوے اور مالک کے نزدیک
اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافرون نے اسیر جبر کرکے قسم لی نہ بھاگنے کی تو بالاتفاق بھاگنا درست
ہے کس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہین ہوتی لیکن حذیفہ اور اون کے باپ کو آپنے اقرار پورا کرنے
کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی مین بدنام نہ ہون اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا (نووی)

بَابُ غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهٗ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ
رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ
جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ
فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ اَنْ اَقُوْمَ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَ
لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ

اَبَا سُفْیَانَ یَصْلِی ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِی کَبِدِ الْقَوْسِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْمِیَهُ فَذَکَرْتُ
قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَیَّ وَلَوْ رَمَیْتُهُ لَاَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَاَنَا اَمْشِیْ
فِیْ مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا اَتَیْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَاَلْبَسَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ کَانَتْ عَلَیْهِ یُصَلِّیْ فِیْهَا فَلَمْ اَزَلْ نَائِمًا حَتّٰی اَصْبَحْتُ
قَالَ قُمْ یَا نَوْمَانُ ترجمہ ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی)
سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں حذیفہ
نے کہا تو ایسا کرتا (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس
سے بڑھ کر نہ کرسکتا) ہم دیکھو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے
ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری میں ہوئی غزوہ احزاب کہتے ہیں کس لیے کہ کافروں کے بہت سے
گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی
بھی خوب چمک رہی تھی اس وقت آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لادے اللہ تعالیٰ اوسکو
قیامت کے دن میرے ساتھ رکھیگا یہ سنکر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا (کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں اتنا خوف
کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے حالانکہ صحابہ کی جان نثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس
لاوے اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھیگا کسی نے جواب نہ دیا سب چپکے ہو رہے آخر آپ نے فرمایا اے حذیفہ اوٹھ اور کافروں کی
خبر لا اب مجھے کچھ نہ بنا کیونکہ آپ نے میرا نام لیکر حکم دیا جانیکا آپ نے فرمایا جا اور خبر لے کر آ کافروں کی اور مت اوسکا نا انکو مجھ پر (یعنی ایسا
کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی
حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی اور ہوا بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی
اطاعت میں پہلے نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کردے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں
تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابوسفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنیکا پھر مجھ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کر جس سے انکو غصہ پیدا ہو اگر میں مار دیتا تو بیشک ابوسفیان
کو لگتا آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ نے مجھے ایک فاضل کمل اپنا اوڑھا دیا جس کو اوڑھکر آپ نماز پڑہا کرتے تھے مین اُسکو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اوٹھہ بہت سونے والے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ مین تو یہ بہت ضروری ہے اور امن مین بھی کافرون کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلون اور ایلچیون کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور اون کی قوت اور سازوسامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکہنا چاہیے کہ وہ ہتھیارون کی عمدگی یا تعداد فوج مین مسلمانون سے بڑہنے نہ پاوین - مین نے ایک بار تنہائی مین فکر کی کہ مسلمانون کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالی کا خوف چہوڑ دینا دنیا کی محبت مین غرق رہنا یہی اصلی وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو وجہین سمجھتے ہین کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط اور سوانگ ہے مسلمانون کے بڑہنے مین صرف یہی اٹکا ہے کہ قرآن اور حدیث کو چہوڑ بیٹہے ہین دنیا کے دہندون مین ایسے پہنسے ہین کہ دین کا خیال تک نہین آتا پہر اللہ تعالی نے بہی انکو اس عذاب مین گرفتار کیا ہے کہ دنیا بہی اون کو نہین ملتی باوجودیکہ اون کے فکر مین سرگردان ہین اور رات دن دنیاداری مین مصروف ہین پر روز بروز مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہین اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرینگے اسوقت تک یہ عذاب کبہی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑہین کیسا ہی علم حاصل کرین پہر مین نے خیال کیا کہ کافر بہی تو اللہ تعالی سے غافل ہین اور رات دن دنیا مین مصروف ہین انکو یہ حکومت اور دولت کیون دی رکہی ہے معلوم ہوا کہ کافرون کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور اُن کا کفر ہی ایک امر ان کو آخرت مین بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت نہین نہ انکو دنیا کا عذاب دیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن خدا تعالی اپنے مسلمان بندون کو گو وہ کتنے ہی گنہگار ہون تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم مین ہے -

صدقے اپنے پروردگار اور مالک حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقاے وحقی کے یا اللہ تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانون کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکہلا دے آمین یارب العلمین

باب غزوۂ احد

جنگ احد کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ مَنْ

يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن (جب کافرون کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافرون نے آپ پر ہجوم کیا آپنے فرمایا کون انکو پھیرتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت مین ایک انصاری آگے بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر اونہون نے ہجوم کیا آپنے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت مین اور ایک انصاری بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر یہی حال رہا یہانتک کہ ساتون آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جان نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہان سے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپنے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا (پہلی صورت مین یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنے قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہوگئے قریش کو بھی نکلنا تھا **دوسری** صورت مین یہ معنی ہون گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچاکر اونہون نے انصاف نہ کیا کہ اون کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئین بچانے کے فکر مین رہے) **عن** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ترجمہ عبد العزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا اونہون نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے اون سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن اونہون نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپکے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ کی صاحبزادی خون دہوتی تہین اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پھر

سے پانی ڈالتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو اونہوں نے ایک
بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا عن ابی حازم انہ سمع سہل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وھو یسئل عن جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما واللہ انی لاعرف
من کان یغسل جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان یسکب الماء وبما دووی
ثم ذکر نحو حدیث عبد العزیز غیر انہ زاد وجرح وجھہ وقال مکان ھشمت کسرت
ترجمہ سہل بن سعد سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا اونہوں نے کہا میں
جانتا ہوں قسم خدا کی اوس شخص کو جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی سو بیان کیا
اوسیطرح جیسے اوپر گذرا عن سہل بن سعد بھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی حدیث ابن ابی ھلال اصیب وجھہ وفی حدیث ابن مطرف جرح وجھہ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت
رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا
نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم وکسروا رباعیتہ وھو یدعوھم الی اللہ فانزل اللہ تعالیٰ لیس
لک من الامر شیء ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت
ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے فلاح ہوگی اوس قوم
کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اوسکا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا اونکو اللہ کیطرف اوسوقت یہ
آیت اوتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ چاہے انکو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ
وہ ظالم ہیں ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھکر اونکی تباہی کا یقین کیا
لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تمکو کارخانہ الٰہی میں کوئی اختیار نہیں ہے ابھی اللہ اگر چاہے
تو انکو معاف کر دیوے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ تعالیٰ نے انکو عذاب ہی کیا دنیا میں تباہ
اور برباد اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور خاک کی راہ نکلگیا اللہ تعالیٰ نے
اپنے پیغمبر کو غالب کیا ایک روایت میں ہے کہ آپ بد دعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری عن عبد اللہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا
من الانبیاء ضربہ قومہ وھو یمسح الدم عن وجھہ ویقول رب اغفر لقومی فانھم لا یعلمون

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا مین دیکھہ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیان کرتے تھے ایک پیغمبر کا حال اون کی قوم نے اون کو مارا تھا اور وہ اپنے موںہہ سے خون پونچھتے جاتے
تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخشدے وہ نادان ہین سبحان اللہ نبوت کو حلم کا کیا کہنا عن
الاعمش بھذا الاسناد غیر انہ قال فھو ینضح الدم عن جبینہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
اشتداد غضب اللہ علی من قتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خود قتل کرین اوسپر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا
ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا ھذا برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو حینئذ یشیر الی رباعیتہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد
غضب اللہ عز وجل علی رجل یقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ ترجمہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا اون لوگون
پر جنہون نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کے طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا
اُس شخص پر جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرین اللہ تعالیٰ کی راہ مین (یعنے جہاد مین جسکو مارین
کیونکہ اُس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہین ہین جنکو آپ حد یا قصاص مین
مارین) باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون اور منافقون کے ہاتھہ سے جو تکلیف پائی اُسکا بیان عن ابن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البیت وابو جھل واصحاب
لہ جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جھل ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان فیاخذہ
فیضعہ فی کتفی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فانبعث اشقی القوم فاخذہ فلما
سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بین کتفیہ قال فاستضحکوا وجعل بعضھم یمیل
علی بعض وانا قائم انظر لو کانت لی منعۃ طرحتہ عن ظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجد ما یرفع راسہ حتی انطلق انسان فاخبر فاطمۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنھا فجاءت وھی جویریۃ فطرحتہ عنہ ثم اقبلت علیھم تشتمھم فلما قضی

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاتَہٗ رَفَعَ صَوْتَہٗ ثُمَّ دَعَا عَلَیْھِمْ وَکَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَأَلَ سَأَلَ
ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَہٗ ذَھَبَ عَنْھُمُ الضِّحْکُ وَخَافُوْا
دَعْوَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ وَعُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ
وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَذَکَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْہُ وَالَّذِیْ
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَیْتُ الَّذِیْنَ سَمّٰی صَرْعٰی یَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَی
الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْوَلِیْدُ بْنُ عُقْبَۃَ غَلَطٌ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور
ابوجہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی ابوجہل نے کہا تم میں سے کون جاکر اسکا
بچہ دان لاتا ہے اور رکھدیتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جب وہ سجدے میں
جاویں یہ سنکر ان میں کا بدبخت شقی اوٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اسکو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھدیا **فائدہ** نووی نے
کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپکے پشت پر رکھدی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے قاضی عیاض
نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اسواسطے کہ مینگنی اور رطوبت اسکے بدن کی پاک
ہے اور اوجھڑی میں یہی چیزیں ہوتی ہیں نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر چلتا ہے کہ حلال
جانور کا گوہ پاک ہے اور ہمارا اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور
باطل ہے کس لیے کہ اوجھڑی یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ
نجس ہے اسیطرح اسکا گوشت اور سب اجزا نجس تھے عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر
کیا رکھا گیا اس لیے آپ سجدہ میں مصروف رہے انتہی **ف** پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے
ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنے میرے مددگار لوگ ہوتے)
تو میں پھینک دیتا اوسکو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے آپنے سر
نہیں اوٹھایا یہانتک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر کی وہ آئیں اوسوقت
لڑکی تھیں اور اسکو پھینکا آپ کی پیٹھ سے پھر ان لوگوں کیطرف آئیں انکو برا کہا جب آپ نماز پڑھ چکے
تو بلند آواز سے بددعا کی اور پھر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے[۵] پھر آپنے

۵ تو تین بار مانگتے

فرمایا یا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا اُن لوگون نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بد دعا سے ڈر گئے پھر آپ نے فرمایا یا اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتوین کا نام مجکو یاد نہین رہا بخاری کی روایت مین اسکا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے پھر قسم اوسکی جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین نے اُن سب لوگون کو جنکا آپ نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوے دیکھا انکی نعشین گھسیٹ کر گڈھے مین ڈالی گئین جو بدر مین تھا جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث مین **فائدہ** بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح مین ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اُسوقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جسدن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرنے کے لیے اوسوقت وہ قریب بلوغ کے (النووی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَ حَوْلَہٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِذْ جَاءَ عُقْبَۃُ بْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَہٗ عَلٰی ظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَہٗ فَجَاءَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَاَخَذَتْہُ عَنْ ظَہْرِہٖ وَدَعَتْ عَلٰی مَنْ صَنَعَ ذٰلِکَ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ عَلَیْکَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَیْشٍ اَبَا جَہْلِ بْنَ ہِشَامٍ وَ عُتْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَعُقْبَۃَ بْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَاُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَۃُ الشَّاکُّ قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہُمْ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَیْرَ اَنَّ اُمَیَّۃَ اَوْ اُبَیًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُہٗ فَلَمْ یُلْقَ فِی الْبِئْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین تھے اور آپکے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے مین عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لیکر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈالدی آپنے اپنا سر نہین اوٹھایا پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا آئین اور آپ کی پیٹھ پر سے اوسکو اوٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بد دعا کی پھر آپنے فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو شک ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا پھر مین نے ان سب لوگون کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنوے مین پھینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہوگئے تھے اسلیے وہ کنوے مین

نہین ڈالا گیا **ف** نووی نے کہا آپ کی دعا اون کے باب مین قبول ہوئی اور یہ گڑھے مین پھینکے گئے
ذلت سے دفن نہین کیے گئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہین ہے بلکہ جنگل مین پھینک دیا جاوے پر جس صورت مین
اوس کی بدبو سے لوگون کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دین قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ
عمارہ بن ولید بھی ان لوگون مین تھا اور وہ بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ حبش مین جا کر مرا اسکا جواب یہ ہے
کہ مراد ان مین کے اکثر لوگ ہین کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق
الظبیہ مین آنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قتل کرایا انتہے **عن** أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الإِسْنَادِ
نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلاَثًا يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلاَثًا
وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کرتے تھے چنانچہ آپ فرماتے تھے یا اللہ سمجھ لے
قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجای ولید
بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اوس مین شک نہین ابو اسحاق نے کہا ساتوین آدمی کا مین نام
بھول گیا **عن** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ
بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى
عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کیطرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھ آدمیون کے لیے ابو جہل اور امیہ
بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ مین نے
اون لوگون کو دیکھا بدر مین پڑے ہوے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا **عن**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ
قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ
ابْنِ عَبْدِ كُلاَلٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ
إِلاَّ بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِیْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِیْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِیْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے آپ نے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنے قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنے اس کو مسلمان ہونے کو کہا) اُس نے میرا کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی ایک سان رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں کہ نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہونچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اوس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اونہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو اونہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اوسکو حکم کرو پھر اُس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا ای محمد اللہ تعالی نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابو قبیس اور اوس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو پیس کر دوں) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی اون کی اولاد میں سے اون لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اوسی کو پوجیں اور اُس کے ساتھ کسیکو شریک کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور آپ انکی تکلیف گوارا کرتے) **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ **ترجمہ** جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک اونگلی

جس مین سے خون نکلا اور اللہ تعالی کی راہ مین تجھے یہ تکلیف ہوئی (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ مین اتنی سی تکلیف بحقیقت ہے) اور یہ شعر نہین ہے جیسے اوپر گذرا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهٗ ترجمہ اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار مین تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی اونگلی کو ٹھوکر لگی عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَبْطَاَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ترجمہ جندب سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آنے مین تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالی نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت یہ سورت اوتاری اللہ تعالی نے قسم ہے دن چڑہے کی اور رات کی جب ڈہانک لیوے نہین چھوڑا تجھکو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رہا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهٗ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ترجمہ اسود بن قیس سے روایت ہے مین نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دو یا تین رات تک نہین اوٹھے پھر ایک عورت آئی (عورا بنت حرب ابوسفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد مین سمجھتی ہون کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اوس شیطانی نے ہنسی سے کہا) مین دیکھتی ہون دو تین رات سے تمہارے پاس نہین آیا تب اللہ تعالی نے یہ سورت اوتارے والضحے اخیر تک اس کے معنی اوپر گذرے عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهٗ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَهٗ اُسَامَةَ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى

مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود فيهم عبد الله بن ابي
وفي المجلس عبد الله بن رواحة فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن
ابي انفه بردائه ثم قال لا تغبروا علينا فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم ثم
وقف فنزل فدعاهم الى الله وقرأ عليهم القران فقال عبد الله بن ابي ايها المرء
لا احسن من هذا ان كان ما تقول حقا فلا تؤذنا في مجالسنا وارجع الى رحلك فمن جاء
منا فاقصص عليه فقال عبد الله بن رواحة اغشنا في مجالسنا فانا نحب ذلك قال
فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى هموا ان يتواثبوا فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم
يخفضهم ثم ركب دابته حتى دخل على سعد بن عبادة رضي الله تعالى عنه فقال اي سعد
الم تسمع الى ما قال ابو حباب يريد عبد الله بن ابي قال كذا وكذا قال اعف عنه يا رسول
الله واصفح فوالله لقد اعطاك الله الذي اعطاك ولقد اصطلح اهل هذه البحيرة على ان
يتوجوه فيعصبوه بالعصابة فلما رد الله ذلك بالحق الذي اعطاكه شرق بذلك
فذلك فعل به ما رأيت فعفا عنه النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اوس پر ایک پالان تھا
اور نیچے اوسکے ایک چادر تھی فدک کی (فدک ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچھے اسی
گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے اونکی بیماری میں بنی
حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہانتک کہ آپ گذرے ایک مجلس پر
جسمیں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے اون لوگوں میں عبد اللہ بن
ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جب اس مجلس میں جانور کی گرد پہونچی تو
عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاو ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اوترے بعد اوسکے ان کو بلایا اللہ کیطرف اور قرآن
سنایا عبد اللہ بن ابی نے کہا اے شخص اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھا کرو
تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاو ہمکو ہمارے مجلسوں میں اور لوٹ جاو اپنے ٹھکانے کو
پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اوسکو یہ قصے سناو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہاں ضرور سنا

ہماری مجلسون مین کیونکہ ہم پسند کرتے ہین ان باتون کو اسامہ نے کہا پہر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوج کرنے لگے یہان تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جہگڑے کو دباتے تہے آخر آپ سوار ہوے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ پاس گئے آپ نے فرمایا اے سعد تمنے نہین سنین ابو حباب (یہ کنیت ہی عبداللہ بن ابی کی) کی باتین اوسنے ایسی ایسی باتین کہین سعد نے کہا آپ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ اور درگذر کیجیے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والون نے تو یہ ٹہیرایا تہا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہناوین اور عمامہ بندہواوین یعنے اوسکو بادشاہ کرین پہانکا حب اللہ تعالی نے یہ بات نہ ہونے دی اوس حق کی وجہ سی جو آپ کو دیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اوسی حسد نے اوس سے یہ کرایا جو آپنے دیکہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اوسکو

ف اور وہ موذی مرتے وقت تک منافق ہی رہا کبہی دل سے مسلمان نہوا پر آپنے اوسکو کبہی نہ ستایا بلکہ اوسکی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے مین اور جب وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے کی خاطر سے اپنا کرتہ دیا اوسکو پہنانے کو **عن** ابن شہاب فی ھذا الاسناد بمثلہ وزاد وذلک قبل ان یسلم عبد اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ اوسوقت تک عبداللہ بن ابی مسلمان نہین ہوا تہا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی قال فانطلق الیہ ورکب حمارا وانطلق المسلمون وھی ارض سبخۃ فلما اتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الیک عنی فواللہ لقد اذانی نتن حمارک قال فقال رجل من الانصار واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب ریحا منک قال فغضب لعبد اللہ رجل من قومہ قال فغضب لکل واحد منہما اصحابہ قال فکان بینہم ضرب بالجرید وبالایدی والنعال فبلغنا انہا نزلت فیہم وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے عرض کیا کاش آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف لیجاتے (اور اوسکو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اوس کے پاس اور ایک گدہے پر سوار ہوئے اور مسلمان بہی چلے وہ زمین شور تہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہو مجہ سے قسم خدا کی آپکے گدہے کی بو نے مجہے پریشان کر دیا ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپکے گدہے کی بو تیری بو سے بہتر ہے

یہ سنکر عبداللہ کے قوم میں کا ایک شخص غصے ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور مار کٹ مار ہوئی لکڑی اور ہاتھہ اور جوتوں سے انس نے کہا پہر ہمکو خبر پہونچی کہ یہ آیت وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا اون کے باب میں اوتری یعنے اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو اون میں میل کر دو اخیر تک **باب** قتل ابی جہل ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سنکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکہا تو عفراء کے بیٹوں نے اوسے ایسا مارا ہے کہ ٹہنڈا ہو گیا ہے (یعنے موت کے قریب ہے) ابن مسعود نے اوسکی داڑہی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے وہ بولا کیا تم زیادہ ہوا اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنے مجہہ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اوس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تمنے مجہے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابومجلز نے کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجہے مارتا **ف** مردود مرتے وقت بہی جہل اور بیوقوفی کے خیال میں تہا اوسکا مطلب تہا کہ عفراء کے بیٹے انصار تہے اور وہ کہیت اور باغ رکہتے تہے تو کاشتکار اور کسان ہوئے ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تہے تو وہ آرزو کرتا تہا کاش میں اون کے ہاتھہ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھہ سے مارا جاتا تو میری شان پر دہبہ نہ لگتا ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے پوچہا کس کی فتح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی پہر اوسکا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر ڈالدیا آپ نے شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تہا عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ أَبِي مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَاعِيلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** قتل كعب بن الأشرف طاغوت اليهود كعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل **ف** نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بہیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اوسکو قتل کیا اور اسکی وجہ یہہ تہی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تہا آپ کی اور برا

کہتا تہا آپ کو اور پہلی یہ اقرار کیا تہا کہ آپکے دشمن کو مدد نہ دونگا پہر دشمنون کے ساتہہ شریک
ہوا اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خلاف عہد نہ تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے
عنہ کی مجلس مین ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تہا اونہون نے اوس کی گردن
ماری کیونکہ غدر جب ہوتا کہ امان دیکر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ
چکی ہو اُسکا قتل فریب اور تدبیر سے بہی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہین عن جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکعب بن الاشرف
فانہ قد اذی اللہ تعالی ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد بن مسلمة یا رسول اللہ
اتحب ان اقتلہ قال نعم قال ائذن لی فلاقل قال قل فاتاہ فقال لہ وذکر ما بینہما
وقال ان ہذا الرجل قد اراد صدقة وقد عنانا فلما سمعہ قال وایضا واللہ لتملنہ قال
انا قد اتبعناہ الآن ونکرہ ان ندعہ حتی ننظر الی ای شیء یصیر امرہ قال وقد اردت
ان تسلفنی سلفا قال فما ترہننی قال ما ترید قال ترہننی نساءکم قال انت اجمل العرب انرہنک
نساءنا قال لہ ترہنونی اولادکم قال یسب ابن احدنا فیقال رہن فی وسقین من تمر
ولکن نرہنک اللأمة یعنی السلاح قال نعم وواعدہ ان یاتیہ بالحارث وابی عبس
بن جبر وعباد بن بشر قال فجاءوا فدعوہ لیلا فنزل الیہم قال سفیان قال غیر عمرو
قالت امرأتہ انی لاسمع صوتا کانہ صوت دم قال انما ہذا محمد ورضیعہ وابو نائلة
ان الکریم لو دعی الی طعنة لیلا لاجاب قال محمد انی اذا جاء فسوف امد یدی
الی راسہ فاذا استمکنت منہ فدونکم قال فلما نزل نزل وہو متوشح فقالوا نجد
منک ریح الطیب قال نعم تحتی فلانة ہی اعطر نساء العرب قال فتاذن ان اشم منہ
قال نعم فشم فتناول فشم ثم قال اتاذن لی ان اعود قال فاستمکن من راسہ ثم
قال دونکم قال فقتلوہ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اُس نے ستایا ہے اللہ کو اور اوس کے رسول
کو (سیرة ابن ہشام مین ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکون کو ترغیب دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے
کی پہر مدینہ مین آکر مسلمانون کی عورتون پر غزل لکہنا شروع کین اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین مار ڈالون اوسکو آپ نے فرمایا ہان محمد
بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجیے مجھکو کہنے کی (یعنے مین اُس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتین کرون
گو ظاہر مین آپ کی برائی بہی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پہر محمد بن مسلمہ نے
کعب سے باتین کین اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہمکو تکلیف مین ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جسکا
ظاہری معنی اور ہے اور در اصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہمپر جاری کیے اور ان کے بجا
لانے مین نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سُنا تو کہنے لگا ابہی اور قسم خدا کی تمکو تکلیف ہوگی
محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شریک ہو چکے اور اب اُسکا چہوڑ دینا بہی برا معلوم ہوتا ہے
جب تک ہم اُسکا انجام نہ دیکہہ لین کہ کیا ہوتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ تم مجھکو کچہ قرض دو
کعب نے کہا اچہا تم کیا چیز گرو کروگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو کرو محمد بن
مسلمہ نے کہا تم تو عرب مین سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتین تمہارے پاس کیونکر گرو کرین کعب نے کہا
اچہا اپنی اولاد گرو رکہو محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہینگے کہ کہجور کے دو وسق پر گرو ہوا تہا البتہ ہم اپنے
ہتیار تمہارے پاس گرو کرینگے (اس مین یہ مصلحت تہی کہ ہتیار لیکر اوس کے پاس جا سکین اور اُس کو
قتل کرین کعب نے کہا اچہا پہر محمد بن مسلمہ نے اُس سے وعدہ کیا کہ مین حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن
جبر عبد الرحمن اور عباد بن بشر کو لیکر آؤنگا (سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش
جو کعب کے رضاعی بہائی تہے وہ بہی گئے) پہر سب لوگ آئے اور اُسکو بلایا رات کو وہ اوترا (اپنے بالا
خانے پر سے) عمرو کے سوا اوروں کی روایت مین یہ ہے کہ اوسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خون کی آواز معلوم
ہوتی ہے کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہ مین اور اُن کے رضاعی بہائی اور ابو نائلہ ہین (امام نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یون ہے کہ محمد بن مسلمہ ہین اور اون کے رضاعی بہائی ابو نائلہ بخاری کی روایت
مین ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بہائی محمد بن مسلمہ ہین اور میرے دودہ بہائی ابو نائلہ ہین اور یہی
صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو برچہی مارنے
کے لیے بہی اوسکو بلا دین تو چلا آوے محمد نے (اپنے یارون سے) کہا جب کعب آویگا تو مین اپنا ہاتہ اُسکے
سر کیطرف بڑہاؤنگا اور جب مین اچہی طرح اوسکا سر تہام لون تو تم اپنا کام کرنا پہر کعب اوترا چادر

کو بغل کے تلے کیے ہوئے اون لوگون نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم مین سے آتی ہے کعب نے کہا ہان میرے پاس فلانی عورت ہی وہ عرب کی سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگہون کعب نے کہا اچہا محمد نے اوسکا سر سونگہا پہر پکڑا پہر سونگہا پہر کہا اگر اجازت دو تو پہر سونگہون اور زور سے اوسکا سر تہاما اور یارون سے کہا لیو انہون نے اوسکو تمام کیا **باب** غزوۂ خیبر یعنی خیبر کی لڑائی کا بیان **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا خيبر قال فصلينا عندها صلوة الغداة بغلس فركب نبي الله صلى الله عليه وسلم وركب ابو طلحة وانا رديف ابي طلحة فاجرى نبي الله صلى الله عليه وسلم في زقاق خيبر وان ركبتي لتمس فخذ نبي الله صلى الله عليه وسلم وانحسر الازار عن فخذ نبي الله صلى الله عليه وسلم فاني لارى بياض فخذ نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما دخل القرية قال الله اكبر خربت خيبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين قالها ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الى اعمالهم فقالوا محمد قال عبد العزيز وقال بعض اصحابنا والخميس قال واصبناها عنوة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑہی اندہیرے مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بہی سوار ہوئے مین اون کے ساتہہ سوار ہوا ایک ہی گہوڑے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیون مین گہوڑا دوڑایا اور میرا گہٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو چہو جاتا اور آپ کی ران سے تہبند ہٹ گئی تہی (گہوڑا دوڑانے مین) تو مین آپ کی ران کی سفیدی دیکہہ رہا تہا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہین ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت مین کئی حدیثین آئی ہین اور اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہان بلا اختیار ران کہل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور انس کی نظر یکایک اوس پر پڑی انتہی **ف** جب آپ بستی مین پہونچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کے میدان مین تو برا ہے دن اون لوگون کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ نے یہہ فرمایا اوس وقت یہودی لوگ اپنے اپنے کامون کو نکلے تہے وہ کہنے لگے محمد آن پہونچے لشکر کے ساتہہ انس نے کہا ہم نے خیبر کو زور شمشیر فتح کیا **عن** انس رضي الله تعالى عنه قال كنت ردف

اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ خَیْبَرَ وَقَدَمِیْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَیْنَاھُمْ حِیْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِیَھُمْ وَخَرَجُوْا بِفُؤُسِھِمْ
وَمَکَاتِلِھِمْ وَمُرُوْرِھِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ قَالَ فَھَزَمَھُمُ
اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ انس سے روایت ہے مین ابو طلحہ کے ساتھہ سوار تہا خیبر کے دن اور میرا پاؤن
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤن سے چہو رہا تہا پہر ہم اون کے پاس پہونچے آفتاب
نکلتے ہی اونہون نے اپنے جانورون کو باہر نکالا تہا اور کلہاڑیان اور زنبیلین اور کدالین زمین کہودنے
درخت چیرنے کی الیکر نکلے تہے وہ کہنے لگے محمد آپہونچے لشکر کے ساتھہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کی زمین مین تو بری ہی صبح اون لوگون کی جو
ڈرائے گئے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر اللہ تعالی نے شکست دی اُن کو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ قَالَ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین پہونچے تو یہ آیت پڑہی اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِیْنَ ف یعنی اس کے اوپر گذرے اور یہ استشہاد ہی قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے
آپ نے مکہ کی فتح مین بتون کو کوٹتے وقت فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ مگر وہ ہے روزمرہ کی باتون
مین یا مزاح اور دل لگی مین کیونکہ خلاف ہے عظمت کے عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَسِرْنَا لَیْلًا
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ ھُنَیْھَاتِکَ وَکَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا
فَنَزَلَ یَحْدُوْ بِالْقَوْمِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَکَ مَا اقْتَفَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا وَاَلْقِیَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا اِنَّا اِذَا
صِیْحَ بِنَا اَتَیْنَا وَبِالصِّیَاحِ عَوَّلُوْا عَلَیْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھٰذَا
السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرٌ قَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِہٖ
قَالَ فَاَتَیْنَا خَیْبَرَ فَحَاصَرْنَاھُمْ حَتّٰی اَصَابَتْنَا مَخْمَصَۃٌ شَدِیْدَۃٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَ

فتحها عليهم فلما امسى الناس مساء اليوم الذي فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء توقدون قالوا على لحم قال اي لحم قالوا لحم الحمر الانسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها فقال رجل او يهريقوها ويغسلوها قال او ذاك قال فلما تصاف القوم كان سيف عامر فيه قصر فتناول به ساق يهودي ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة عامر رضي الله تعالى عنه فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو آخذ بيدي قال فلما رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم ساكتا قال ما لك قلت له فداك ابي وامي زعموا ان عامرا رضي الله تعالى عنه حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان واسيد بن حضير الانصاري فقال كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربي مشى بها مثله وخالف قتيبة محمدا في الحديث في حرفين وفي رواية ابن عباد والق سكينة علينا ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر ہمیں سناتے (تاکہ رستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر سب بُرے نہیں ہوتے اوس میں اچھے اور بُرے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اُترے اور لگا کر پڑھنے لگے (نووی نے کہا سفر میں مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کے خوش کرنے کے لیے سا اونٹ اس کے گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اوسکو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی) شعر تو ہدایت گر نہ کرتا اسے خدا ٭ کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ٭ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا ٭ بخش دے کیسی ہی ہوں ہم سے خطا ٭ ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اُس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آسکے اور خدا تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کر دیں تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے ف کافروں سے جب ہووے سامنا ٭ ڈال دے ہمارے پاؤں کو وہاں پر جما ٭ اور تسلی اور تشفی دے خدا ٭ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا ٭ صبح تڑکے کافروں نے غل کیا ف یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت

یعنی تیرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخشدے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہون جبتک جیتے ہین اور آٹھوین مصرع کا یہ مضمون ہی کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین ف یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے لوگون نے عرض کیا عامر بن الاکوع آپنے فرمایا اللہ تعالی اوسپر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ آپنے ہم کو اوس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا ف صحابہ کو یہ امر معلوم تہا کہ جب آپ لڑائی کے موقع مین کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لیے اونہون نے ایسا کہا یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تہا ف سلمہ بن اکوع نے کہا پہر ہم خیبر مین پہنچے اور ہمنے خیبر والون کو گہیرا اور ہم کو بہت شدت کی بہوک لگی بعد اوس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتہون سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگون نے بہت انگار جلائے آپنے پوچھا یہ انگار کیسے ہین اور کیا پکاتے ہین انہون نے کہا گوشت پکاتے ہین آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت اونہون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا پہا دو اسکو اور توڑ کر پہینک دو ہانڈیون کو ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدہون کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح مین گذرا اور مالکیہ جو قائل ہین اوسکی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تہی گدہون کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے اونہون نے ایسا کیا تہا ف ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پہینک دین اور ہانڈیون کو دہو ڈالین آپنے فرمایا اچہا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پہر جب صف باندہی لوگون نے تو عامر کی تلوار چہوٹی تہی وہ ایک یہودی کے پاؤن مین مارنے لگے خود اون کے لوٹ کر لگی گہٹنے مین اور وہ مر گئے اوس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتہ پکڑے ہوئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوون لوگ کہتے ہین کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا) آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری آپ نے فرمایا اونہون نے غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو سلاح اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپنے اپنے دونون انگلیون کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنے کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت مین) اور مجاہد ہے (یعنے جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اوسکی مثل یا اسکو مشابہ کوئی

عرب کم ہوگا عن سلمة بن الاكوع رضي الله تعالى عنه قال لما كان يوم خيبر قاتل اخي رضي
الله تعالى عنه قتالا شديدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتد عليه سيفه فقتله
فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وشكوا فيه رجل مات في سلاحه
وشكوا في بعض امره قال سلمة فقفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر فقلت يا رسول
الله ائذن لي ان ارجز لك فاذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بن الخطاب
رضي الله تعالى عنه اعلم ما تقول قال فقلت والله لولا الله ما اهتدينا * ولا تصدقنا
ولا صلينا * فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقت * وانزلن سكينة علينا * وثبت
الاقدام ان لاقينا * والمشركون قد بغوا علينا * فلما قضيت رجزي قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من قال هذا قلت قاله اخي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحمه
الله قال فقلت والله يا رسول الله ان ناسا ليهابون الصلوة عليه يقولون رجل مات
بسلاحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مات جاهدا مجاهدا قال ابن شهاب
ثم سالت ابنا لسلمة بن الاكوع فحدثني عن ابيه رضي الله تعالى عنه مثل ذلك غير
انه قال حين قلت ان ناسا يهابون الصلوة عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كذبوا مات جاهدا مجاهدا فله اجره مرتين واشار باصبعيه ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر اسکی تلوار خود اسپر پلٹ گئی وہ مرگیا آپکے اصحاب نے اسکے باب میں گفتگو
کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتھیار سے آپ مرگیا اسیطرح کچھ شکایت کی اسکے باب میں سلمہ نے کہا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھے رجز پڑھنے کی (رجز
وہ موزون کلام ہے ایک بحر ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تجھی
معلوم ہے جو تم کہوگے پھر میں نے کہا ان شعروں کو جنکا ترجمہ یہ ہے قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ
کرتا ہمکو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے آپنے فرمایا سچ کہا تو نے پھر میں نے
کہا اتار اپنی رحمت ہمپر اور جمادے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں نے ظلم
کیا ہمپر جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسکا کلام ہے میں نے

عرض کیا میری بہالی کا آپنے فرمایا اللہ تعالی رحم کرے اور سیر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ تر اون کی نماز پڑہنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہین وہ اپنے ہتیار سے مرا آپنے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہوکر مرا ابن شہاب نے کہا مین نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچہا تو اونہنے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اوس نے یہ کہا کہ جب مین نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اوسپر نماز پڑہنے سے ڈرتے ہین تو آپ نے فرمایا وہ جہوٹے ہین وہ تو جاہد مجاہد ہوکر مرا اور اوسکو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپنے اپنی اونگلی سے **باب غزوۃ الاحزاب وہی الخندق** غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان **عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد واری التراب بیاض بطنہ وھو یقول واللہ لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن سکینۃ علینا + ان الاولی قد بغوا علینا + قال وربما قال - ان الملا قد ابوا علینا + اذا ارادوا فتنۃ ابینا + ویرفع بہا صوتہ** ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن ہمارے ساتہ مٹی ڈہوتے تہے (جب خندق کہودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپکے پیٹ کی سفیدی کو چہپا لیا تہا آپ یہ فرماتے تہے قسم اللہ تعالی کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے تو اوتار اپنی رحمت کو ہمپر اُن لوگو نے (یعنے مکہ والون نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنے ایمان نہ لائے) اور ایک روایت مین ہے ان جماعت نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہین (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہین شریک ہوتے اون کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کیوقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بہی نکلتا ہے کہ امام کو بہی ان کامون مین شریک ہونا چاہیے ضرورت کیوقت افسوس ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مٹی تک ڈہونے مین عار نہ کرین اور اس زمانہ کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر جنکو کوڑی برابر اختیار نہین ہے غریب کو ساتہ کہلانے مین یا غریب کو اپنے پاس بٹہانے مین عار کرین سلام علیک کرنیسے وہ خفا ہون سنت کیموافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہون پہر کیسے مسلمان ہین علانیہ کیون نہین کہتے کہ ہم کافر ہین مرتد ہین ملعون ہین معاذ اللہ من ذلک **عن ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ یذکر مثلہ الا انہ قال ان الاولی قد بغوا علینا** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ان لوگون نے ظلم کیا

ہماری کو اور سرکشی کی بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نحفر الخندق وننقل التراب علی
اکتافنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للمہاجرین
والانصار ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق
کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پہ ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش
اور بخشدے تو مہاجرین و انصار کو ف زہے قسمت ان مہاجرین اور انصار کی واللہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اللہ اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے مرید اور
اور نبی کو بھی جو جانتے ہیں عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اللہم
لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخشدے
انصار اور مہاجرین کو عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول اللہم ان العیش عیش الآخرۃ قال شعبۃ او قال اللہم لا
عیش الا عیش الآخرۃ فاکرم الانصار والمہاجرۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ عیش آخرۃ ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار
اور مہاجرین پر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانوا یرتجزون ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہم وہم یقولون اللہم لا خیر الا خیر الآخرۃ فانصر
الانصار والمہاجرۃ وفی حدیث شیبان بدل فانصر فاغفر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ
تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت
میں ہے بخشدے انصار اور مہاجرین کو عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقولون یوم الخندق نحن الذین بایعوا محمدا علی الاسلام
او قال علی الجہاد شک حماد ما بقینا ابدا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم
ان الخیر خیر الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی
تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو **باب** غزوۂ ذی قرد وغیرہا
ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان **عن** سلمة بن الاكوع رضي الله تعالى عنه خرجت قبل
ان يؤذن بالاولى وكانت لقاح رسول الله صلى الله عليه وسلم ترعى بذي قرد قال
فلقيني غلام لعبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه فقال اخذت لقاح رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت من اخذها قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات يا
صباحاه قال فاسمعت ما بين لابتي المدينة ثم اندفعت على وجهي حتى ادركتهم
وقد اخذوا بذي قرد يستقون من الماء فجعلت ارميهم بنبلي وكنت راميا واقول انا
ابن الاكوع واليوم يوم الرضع فارتجز حتى استنقذت اللقاح منهم واستلبت منهم
ثلاثين بردة قال وجاء النبي صلى الله عليه وسلم والناس فقلت يا نبي الله اني قد
حميت القوم الماء وهم عطاش فابعث اليهم الساعة فقال يا ابن الاكوع ملكت
فاسجح قال ثم رجعنا ويردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم على ناقته حتى دخلنا
المدينة **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور
آپ کی دودھیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن
کے فاصلہ پر بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا سنہ ۶
ہجری میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبد الرحمن بن عوف کا غلام ملا اوس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی دودھیلی اونٹنیاں جاتی رہیں میں نے پوچھا کس نے لیں اوس نے کہا غطفان نے (جو ایک
شاخ ہے قیس قبیلہ کی) یہ سنکر میں تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اوسوقت
کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے
دونوں جانب والوں کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہانتک کہ میں نے اون لٹیروں کو ذی قرد میں پایا
اونہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کیے اور میں تیر انداز تھا اور کہتا
جاتا تھا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع **ف** یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں اکوع کا بیٹا ہوں

جنگ مین ایسا کہنا درست ہی تاکہ دشمن پر رعب پڑے) آج کمینون کی تباہی کا دن ہی یا آج پہچان ہوگی
کس نے شریف کا دودہ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جسمین پہچان ہوگی اوس شخص کی جسکو بچپن
سے لڑائی کا دودہ پیا رہا ہے اور جنگ مین ماہر ہے ف مین یہ رجز پڑہتا رہا یہانتک کہ اونٹنیان
اون سے چھڑا لین بلکہ اور تین چادرین اون کی چہینین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بھی آگئے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اون لوگون کو مین نے پانی پینے نہین دیا ہے وہ پیاسے ہین اب
اونپر لشکر کو بھیجیے آپنے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزین لے چکا اب جانے دے سلمہ نے کہا پھر
ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجکو بٹہلایا یہانتک کہ ہم مدینہ مین
پہونچے عن سلمة بن الاكوع رضي الله تعالى عنه قال قدمنا الحديبية مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم ونحن اربع عشرة مائة وعليها خمسون شاة لا ترويها قال فقعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبا الركية فاما دعا واما بسق فيها قال فجاشت فسقينا
واستقينا قال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعانا للبيعة في اصل الشجرة قال
فبايعته اول الناس ثم بايع وبايع حتى اذا كان في وسط من الناس قال بايع يا سلمة
قال قلت قد بايعتك يا رسول الله في اول الناس قال وايضا قال ورآني رسول الله صلى
الله عليه وسلم عزلا يعني ليس معه سلاح قال فاعطاني رسول الله صلى الله عليه
وسلم حجفة او درقة ثم بايع حتى اذا كان في آخر الناس قال الا تبايعني يا سلمة
قال قلت قد بايعتك يا رسول الله في اول الناس وفي اوسط الناس قال وايضا قال
فبايعته الثالثة ثم قال لي يا سلمة اين حجفتك او درقتك التي اعطيتك قال قلت
يا رسول الله لقيني عمي عامر عزلا فاعطيته اياها قال فضحك رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقال انك كالذي قال الاول اللهم ابغني حبيبا هو احب الي
من نفسي ثم ان المشركين راسلونا الصلح حتى مشى بعضنا في بعض واصطلحنا
قال وكنت تبيعا لطلحة بن عبيد الله اسقي فرسه واحسه واخدمه واكل
من طعامه وتركت اهلي ومالي مهاجرا الى الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم
قال فلما اصطلحنا نحن واهل مكة واختلط بعضنا ببعض اتيت شجرة

وكسحت شوكها فاضطجعت في أصلها قال فأتاني أربعة من المشركين من أهل مكة فجعلوا
يقعون في رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبغضتهم فتحولت إلى شجرة أخرى وعلقوا سلاحهم
واضطجعوا فبينما هم كذلك إذ نادى مناد من أسفل الوادي يا للمهاجرين قتل ابن زنيم قال
فاخترطت سيفي ثم شددت على أولئك الأربعة وهم رقود فأخذت سلاحهم فجعلته
ضغثا في يدي قال ثم قلت والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا يرفع أحد
منكم رأسه إلا ضربت الذي فيه عيناه قال ثم جئت بهم أسوقهم إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وجاء عمي عامر رضي الله تعالى عنه برجل من العبلات يقال له مكرز
يقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على فرس مجفف في سبعين من المشركين فنظر
إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوهم يكن لهم بدء الفجور وثناه فعفا
عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنزل الله وهو الذي كف أيديهم عنكم و
أيديكم عنهم ببطن مكة من بعد أن أظفركم عليهم الآية كلها قال ثم خرجنا
راجعين إلى المدينة فنزلنا منزلا بيننا وبين بني لحيان جبل وهم المشركون فاستغفر رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمن رقي هذا الجبل الليلة كأنه طليعة للنبي صلى الله عليه و
سلم وأصحابه قال سلمة فرقيت تلك الليلة مرتين أو ثلاثا ثم قدمنا المدينة فبعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا
معه وخرجت معه بفرس طلحة أنديه مع الظهر فلما أصبحنا إذا عبد الرحمن الفزاري
قد أغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستاقه أجمع وقتل راعيه قال
فقلت يا رباح خذ هذا الفرس فأبلغه طلحة بن عبيد الله وأخبر رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن المشركين قد أغاروا على سرحه قال ثم قمت على أكمة
فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل
وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فألحق رجلا منهم فأصك سهما في
رحله حتى خلص نصل السهم إلى كتفه قال قلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم
الرضع قال فوالله ما زلت أرميهم وأعقر بهم فإذا رجع إلي فارس أتيت شجرة فجلست في

أصلها ثم رميته فعقرت به حتى إذا تضايق الجبل فدخلوا في تضايقه علوت الجبل
فجعلت أرديهم بالحجارة قال فما زلت كذلك أتبعهم حتى ما خلق الله تعالى من بعير من
ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري وخلوا بيني وبينه ثم اتبعتهم
أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا
جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى أتوا
متضايقا من ثنية فإذا هم قد أتاهم فلان بن بدر الفزاري فجلسوا يتضحون يعني يتغدون
وجلست على رأس قرن قال الفزاري ما هذا الذي أرى قالوا لقينا من هذا البرح والله ما
فارقنا منذ غلس يرمينا حتى انتزع كل شيء في أيدينا قال فليقم إليه نفر منكم
أربعة قال فصعد إلي منهم أربعة في الجبل قال فلما أمكنوني من الكلام قال قلت هل
تعرفونني قالوا لا ومن أنت قال قلت أنا سلمة بن الأكوع والذي كرم وجه محمد صلى
الله عليه وسلم لا أطلب رجلا منكم إلا أدركته ولا يطلبني فيدركني قال أحدهم
أنا أظن قال فرجعوا فما برحت مكاني حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتخللون الشجر قال فإذا أولهم الأخرم الأسدي وعلى إثره أبو قتادة الأنصاري وعلى
إثره المقداد بن الأسود الكندي قال فأخذت بعنان الأخرم قال فولوا مدبرين قلت
يا أخرم احذرهم لا يقتطعوك حتى يلحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال
يا سلمة إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر وتعلم أن الجنة حق والنار حق فلا
تحل بيني وبين الشهادة قال فخليته فالتقى هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه
وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول على فرسه ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذي كرم وجه محمد صلى الله عليه
وسلم لتبعتهم أعدو على رجلي حتى ما أرى ورائي من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ولا غبارهم شيئا حتى يعدلوا قبل غروب الشمس إلى شعب فيه ماء يقال له ذو قرد ليشربوا
منه وهم عطاش قال فنظروا إلي أعدو وراءهم فحليتهم عنه يعني أجليتهم عنه
فما ذاقوا منه قطرة قال ويخرجون فيشتدون في ثنية قال فأعدو فألحق رجلا منهم

فاصكه بسهم في نغض كتفه قال قلت خذها وانا ابن الاكوع واليوم يوم الرضع قال يا ثكلته
امه اكوعه بكرة قال قلت نعم يا عدو نفسه اكوعك بكرة قال وارددوا فرسين على ثنية
قال فجئت بهما اسوقهما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ولحقني عامر بسطيحة فيها
مذقة من لبن وسطيحة فيها ماء فتوضأت وشربت ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو على الماء الذي حلأتهم عنه فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اخذ
تلك الابل وكل شيء استنقذته من المشركين وكل رمح وبردة واذا بلال نحر ناقة من
الابل التي استنقذت من القوم واذا هو يشوي لرسول الله صلى الله عليه وسلم من كبدها
وسنامها قال قلت يا رسول الله خلني فانتخب من القوم مائة رجل فاتبع القوم فلا يبقى
منهم مخبر الا قتلته قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه في
ضوء النار فقال يا سلمة اتراك كنت فاعلا قلت نعم والذي اكرمك فقال انهم الآن
ليقرون في ارض غطفان قال فجاء رجل من غطفان فقال نحر لهم فلان جزورا فلما كشفوا
جلدها راوا غبارا فقالوا اتاكم القوم فخرجوا هاربين فلما اصبحنا قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان خير فرساننا اليوم ابا قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم اعطاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا
ثم اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين الى المدينة قال
فبينما نحن نسير قال وكان رجل من الانصار لا يسبق شدا قال فجعل يقول الا مسابق الى
المدينة هل من مسابق فجعل يعيد ذلك قال فلما سمعت كلامه قلت اما تكرم كريما
ولا تهاب شريفا قال لا الا ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت يا رسول الله
بابي انت وامي ذرني فلاسابق الرجل قال ان شئت قال قلت اذهب اليك وثنيت رجلي
فطفرت فعدوت قال فربطت عليه شرفا او شرفين استبقي نفسي ثم عدوت في
اثره فربطت عليه شرفا او شرفين ثم اني رفعت حتى الحقه قال فاصكه بين كتفيه قال
قلت قد سبقت والله قال انا اظن قال فسبقته الى المدينة قال فوالله ما لبثنا الا ثلاث
ليال حتى خرجنا الى خيبر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجعل عمي عامر يرتجز

يا لقوم - تالله لولا الله ما اهتدينا * ولا تصدقنا ولا صلينا * ونحن عن فضلك ما
استغنينا * فثبت الاقدام ان لاقينا * وانزلن سكينة علينا * فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من هذا قال انا عامر قال غفر لك ربك قال وما استغفر رسول الله
صلى الله عليه وسلم لانسان يخصه الا استشهد قال فنادى عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه وهو على جمل له يا نبي الله لولا متعتنا بعامر قال فلما قدمنا خيبر
قال خرج ملكهم مرحب يخطر بسيفه يقول قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح
بطل مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * قال وبرز له عمي عامر رضي الله تعالى عنه
فقال - قد علمت خيبر اني عامر * شاكي السلاح بطل مغامر * قال فاختلفا ضربتين
فوقع سيف مرحب في ترس عامر وذهب عامر يسفل له فرجع سيفه على نفسه فقطع اكحله
وكانت فيها نفسه قال سلمة فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقولون
بطل عمل عامر قتل نفسه قال فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقلت يا رسول
الله بطل عمل عامر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال ذلك قال قلت ناس من
اصحابك قال كذب من قال ذلك بل له اجره مرتين ثم ارسلني الى علي رضي الله تعالى
عنه وهو ارمد فقال لاعطين الراية رجلا يحب الله تعالى ورسوله صلى الله عليه
وسلم او يحبه الله ورسوله قال فاتيت عليا رضي الله تعالى عنه فجئت به اقوده و
هو ارمد حتى اتيت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فبسق في عينيه فبرا واعطاه
الراية وخرج مرحب فقال - قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح بطل
مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * فقال علي رضي الله تعالى عنه - انا الذي
سمتني امي حيدره * كليث غابات كريه المنظره * اوفيهم بالصاع كيل
السندره * قال فضرب راس مرحب فقتله ثم كان الفتح على يديه رضي الله تعالى
عنه ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہونچے تو ہم چودہ سو آدمی
تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور
وہاں پچاس بکریاں تھیں جنکو کنوے کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا (یعنے ایسا کم پانی تھا کنوئیں میں) پہر سوا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈھ پہ بیٹھے تو آپنے دعا کی یا تھوکا کنوئیں میں پس اُسی وقت ابل آیا پھر ہم
جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا بعد اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بلایا بیعت
کے لیے درخت کی جڑ میں اسی درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہیں اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ اخیر تک) میں نے سب سے پہلے لوگوں میں آپ سے بیعت
کی پھر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ بیعت کر میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر سہی اور آپنے مجھکو نہتا (بے ہتیار)
دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی پھر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ لوگ ختم ہونے لگے
اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ مجھسے بیعت نہیں کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپسے بیعت کر چکا
اول لوگوں میں پھر بیچ کے لوگوں میں آپ نے فرمایا پھر بھی غرض میں نے تیسری بار آپسے بیعت کی پھر
آپنے فرمایا اے سلمہ تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا میں نے وہ سپر اوسکو دیدی یہ سنکر آپ ہنسے اور
آپنے فرمایا تیری مثال اُس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ مجھے ایسا دوست دے جس کو میں
اپنی جان سے زیادہ چاہوں پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہانتک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری
طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا اون کے گھوڑے
کو پانی پلاتا اون کی پیٹھ کھجاتا اونکی خدمت کرتا اونہی کے ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار دھن
دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی
اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اوس کے تلے سے کانٹے جھاڑے
اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور لگے جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے مجھے غصہ آیا میں دوسرے درخت کے تلے چلا گیا اونہوں نے اپنے
ہتیار لٹکائے اور لیٹ رہے وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک ایک آدمی نے نشیب میں سے آواز دی دوڑو
ای مہاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چاروں
آدمیوں پر حملہ کیا وہ سو رہے تھے اون کے ہتیار میں نے لے لیے اور گٹھا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے پھر
میں نے کہا قسم اوس کی جس نے عزت دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم میں سے جس نے سر اٹھایا

مین ایک مارد دن گا اُس عضو جسمین اوس کی دونون انکہین ہین پہر مین انکو کہینچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) مین سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز
کہتے تہے وہ اوسکو کہینچتا ہوا لایا ایک گھوڑے پر جسپر جہول پڑی تہی اور ستر آدمیون کے ساتہہ مشرکون مین
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکہا پہر فرمایا چہوڑ دو ان کو مشرکون کیطرف سے عہد شکنی شروع ہونے
دو پہر دوبارہ بہی اونہی کیطرف سے ہونے دو (یعنے ہم اگر ان لوگون کو مارین تو صلح کے بعد ہماری طرف سے
عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہین پہلے کافرون کیطرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہین دو بار تب ہمکو بدلا لینا
برا نہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو معاف کر دیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری
وَہُوَ الَّذِی کَفَّ اَیْدِیَہُمْ عَنْکُمْ اخیر تک یعنی اوس خدا نے اون کے ہاتہون کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتہون
کو روکا اون سے مکہ کی سرحد مین جب فتح دی چکا تہا تمکو اونپر۔ پہر ہم لوٹے مدینہ کو راہ مین ایک منزل
پر اوترے جہان ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکون کے بیچ مین ایک پہاڑ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی اوس شخص کے لیے جو اُس پہاڑ پر چڑہ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے
اصحاب کا سلمہ نے کہا مین رات کو اُس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑہا اور پہرہ دیتا رہا) پہر ہم مدینہ مین پہنچے
تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیان رباح غلام کو اپنے دین اور مین بہی اوس کے
ساتہ تہا طلحہ کا گہوڑا لیے ہوے چراگاہ مین پہنچانے کے لیے اون اونٹنیون کے ساتہہ جب صبح ہوئی
تو عبد الرحمن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیون کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار
ڈالا مین نے کہا ای رباح تو یہ گہوڑا لے اور طلحہ پاس پہونچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ
کافرون نے آپ کی اونٹنیان لوٹ لین پہر مین ایک ٹیلے پر کہڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے مین نے
تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اوس کے مین اُن لٹیرون کے پیچہے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑہتا
ہوا اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ یعنے مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پہر
مین کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اوسکی کاٹہی مین مارتا جو اوس کے کاندہے تک پہنچ جاتا (کاٹہی کو
چیر کر) اور کہتا یہ لے اور مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پہر قسم خدا تعالے
کی مین برابر اونکو تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب اون مین کا کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو مین درخت کے
تلے آکر اوس کی جڑ مین بیٹہ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہانتک کہ وہ پہاڑ کے تنگ

گھوڑے کو زخمی کیا اور عبد الرحمن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اتنے میں
حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آن پہونچے اور اونہوں نے عبد الرحمن کو برچھہ مارکر
قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو میں اُنکا پیچھا کیے گیا میں
اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ اون کا غبار یہانتک
کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہونچے جہاں پانی تھا اور اُسکا نام ذی قرد تھا وہ اُترے
پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا میں اون کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر میں نے اون کو پانی پر سے ہٹا دیا
وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف میں بھی دوڑا اور اُن میں سے کسی کو پاکر
ایک تیر لگا دیا اوس کے شانے کی ٹڈی میں اور میں نے کہا لے اسکو اور میں بیٹا ہوں اکوع کا اور یہ دن
کمینوں کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اُسکی ماں اوسپر روئے کیا وہی اکوع ہے
جو صبح کو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبحکو تیرے ساتھ تھا
سلمہ بن اکوع نے کہا ان لوٹیروں کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) اونہوں نے اون کو
چھوڑ دیا ایک گھاٹی میں میں اون گھوڑوں کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا وہاں
مجھکو عامر ملے ایک چھاگل دودہ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کے پھر ہوئی میں نے وضو کیا اور دودہ پیا
(اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک
گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا یا اللہ جل جلالکی امداد تھی)
پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اُس پانی پر تھے جہاں سے میں نے لوٹیروں کو بھگایا تھا
میں نے دیکھا تو آپ نے سب اونٹ لے لیے ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب
برچھیاں اور چادریں اور بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹوں میں سے جو میں نے چھینے تھے ایک اونٹ نحر کیا
ہے اور وہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اوسکی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہیں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں اون لوٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں
اور اون میں سے کوئی شخص باقی نہیں رکھتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جاکر) بلکہ سب کو مار ڈالتا ہوں یہ سنکر
آپ ہنسے یہانتک کہ داڑھیں آپ کی کھل گئیں انگارکی روشنی میں آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے میں نے
کہا ہاں قسم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد میں پہونچ گئے وہاں

ادن کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے مین ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے ادن کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تہا وہ اوسکی کہال نکال رہے تہے اتنے مین ادن کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگے لوگ آگئے تو
تو وہان سے بہی بہاگ کہڑے ہوے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوارون مین بہتر سوار ابو قتادہ
ہین اور پیادون مین سب سے بڑہکر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا اور دونون مجہی کو دیدیے بعد اوس کے آپنے مجہے اپنے ساتہ بٹہلایا
عضبا پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تہے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچہے نہین رہتا تہا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجہسے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تہا جب مین نے اسکا کہنا سنا تو اس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مجہے چہوڑ دیجیے مین اس مرد کے
آگے بڑہ جاؤنگا دوڑ مین آپ نے فرمایا اچہا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیری طرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑہا کیا اور کود پڑا پہر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑہاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پہر اوس کے پیچہے دوڑا اور جب ایک دو چڑہاؤ باقی رہے تو دم کو سنبہالا پہر جو دوڑا تو اس سے ملگیا
یہانتک کہ ایک گہونسا دیا مین نے اس کے دونون مونڈہون کے بیچ اور مین نے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑہا پہر اوس سے آگے ہو پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹہیرے بعد اوس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑہنا شروع کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوے تو جمار کہہ ہمارے پاؤن اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپنے فرمایا خدا تعالیٰ بخشے تجہ کو سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
اپنی اونٹ پر تہے یا نبی اللہ آپنے ہمکو فائدہ کیون نہ اٹہانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پہر جب ہم خیبر مین
آئے تو اسکا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑہتا تہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ *
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ * إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر ہون آزمودہ کار جب لڑائیان آوین شعلے اڑاتی ہوئین یہ سنکر میرے چچا عامر نکلے اور
کے مقابلے کے لیے اور انہون نے یہ رجز پڑہا قد علمت خیبر انی عامر * شاکی السلاح بطل مغامر * یعنی
خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون ۔ پورا ہتیار بند لڑائی مین گھسنے والا + پہر دونون کا ایک ایک ہاتھ ہوا تو
مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار انہی
کو لگی اور شہ رگ کٹ گئی اوسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہو گیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہو گیا
آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپ کے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا
بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
بہیجا انکی آنکہین دکہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ
اور اوس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین ۔ ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین ۔ سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی پاس
گیا اور انکو لایا کہینچتا ہوا اون کی آنکہین دکہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے آیا آپ نے انکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اوسیوقت اچہی ہو گئین پہر آپ نے اون کو نشان
دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قد علمت خیبر انی مرحب * شاکی السلاح بطل مجرب * اذا
الحروب اقبلت تلہب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکے جواب مین یہ کہا انا الذی سمتنی
امی حیدرہ + کلیث غابات کریہ المنظرہ + اوفیہم بالصاع کیل السندرہ + یعنے
مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ف حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اون کی مان نے انکا نام اسد رکہا تہا اسد کہتے ہین شیر
کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوس
کے دل مین ڈر پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا
نام اسد رکہا جو اون کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر مین تہے جب
لوٹ کر آئے تو انہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر کہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر

ادن کی مہانی ہو رہی ہے انہی مین ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے ادن کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تہا اوسکی کہال نکال رہی تہی اتنے مین ادن کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگئے تو
تو وہان سے بہی بہاگ کہڑے ہوے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوارون مین بہتر سوار ابوقتادہ
ہین اور پیادون مین سب سے بہتر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا اور دونون مجہی کو دیدیے بعد اوس کے آپ نے مجہے اپنے ساتھہ بہلایا
عضبا پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تہے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچہے نہین رہتا تہا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجہہ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تہا جب مین نے اوسکا کہنا سنا تو اوس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مجہہ چہوڑ دیجیے مین اس مرد کے
آگے بڑہو نکل دوڑ مین آپ نے فرمایا اچہا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیری طرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑہا کیا اور کود پڑا پہر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑہاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پہر اوس کے پیچہے دوڑا اور جب ایک دو چڑہاؤ باقی رہے تو دم کو سنبہالا پہر جو دوڑا تو اوس سے ملگیا
یہانتک کہ ایک گہونسا دیا مین نے اوس کے دونون مونڈہون کے بیچ اور مین نے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑہا پہر اوس سے آگے ہو پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹہہرے بعد اوس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑہنا شروع کیا قسم اللہ تعالی کی اگر خدا تعالے ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوتے تو اوتار ہمارے پاؤن جمادے اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپ نے فرمایا خدا تعالے تجہکو بخشے سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
اپنی اونٹ پر تہے یا نبی اللہ آپ نے ہمکو فائدہ کیون نہ اٹہانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پہر جب ہم خیبر مین
آگے تو اوسکا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑہتا تہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر، آزمودہ کار جب لڑائیان آوین شعلے اُڑاتی ہوئین یہ سنکر میرے چچا عامر نکلے اُسکے مقابلے کیلیے اور اُنہون نے یہ رجز پڑہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ * یعنی خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون۔ پورا ہتیار بند لڑائی مین گھسنے والا + پہر دونون کا ایک ایک ہاتہ ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار اُنہی کو لگی اور شہرگ کٹ گئی اوسی سے مرگئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہوگیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یارسول اللہ عامر کا عمل لغو ہوگیا آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپکے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بہیجا اُنکی آنکہین دکہہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین (ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین) سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی پاس گیا اور اُنکو لایا کہینچتا ہوا اون کی آنکہین دکہہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے اُنکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اوسیوقت اچہی ہوگئین پہر آپ نے اون کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ * شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ * إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکے جواب مین یہ کہا أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ + كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ * أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ + یعنے مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا

ف حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکہا تہا اسد کہتے ہین شیر کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوسکے دل مین ڈر پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا نام اسد کہا جو اُن کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر مین تہے جب لوٹ کر آئے تو اُنہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر کہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر

عادر سو ہے اور حادر کے معنی سخت اور پرزور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ مین شیر کی مانند جرأت اور قوت اور
بہادری رکہتا ہون تیری کیا حقیقت ہی **ف** مثل اوس شیر کے جو جنگلون مین ہوتا ہے (یعنے شیر بہر
نہایت ڈراونی صورت اکہ اوس کے دیکہنے سے حزن پیدا ہو) مین لوگون کو ایک صاع کے بدلے سندرہ
دیتا ہون (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنے وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہین اور مین اون کا
کام ہی تمام کر دیتا ہون) پہر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اوسیوقت جہنم کو روانہ ہوا
بعد اوس کے اللہ تعالی نے فتح دی اون کے ہاتہون پر **ف** سیرۃ ابن ہشام مین باسناد ابو رافع سے جو
مولی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہہ تہے جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنا نشان دیکر قلعہ فتح کرنے کے لیے بہیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہونچے تو قلعہ
والے باہر نکلے اور انہون نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور اُن کی سپر گرا دی اُنہون
نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس تہا اوٹہا لیا اور اوسکو سپر کر لیا پہر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے
تک اون کے ہاتہہ ہی مین رہا جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو اونہون نے وہ دروازہ پہینک دیا ابو رافع نے
کہا مین اور سات آدمی اور تہے آٹہون نے کوشش کی اوس دروازہ کو اولٹنے کی تو نہ اولٹ سکے سبحان اللہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خداداد تہی بڑے بڑے بہادرون کو جنکا عرب
مین شہرہ تہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب مین رہ گئے نووی نے
کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو
محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر مین لکہا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا
کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تہے اور اور لوگون نے کہا کہ قاتل اوس کے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تہے ابن عبد البر
نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پہر روایت کیا اونہون نے اپنی اسناد سے سلمہ اور بریدہ سے ایسا
ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جسپر اکثر اہل الحدیث اور اہل سیر ہین یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تہے رضی
اللہ تعالی اون سے انتہی سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عبد اللہ
بن سہل نے اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے
مرحب سے لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا مین جاؤن کا کل میرا بہائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجہے جوش
آرہا ہے آپ نے فرمایا اچہا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک

درخت بیچ مین آگیا اور ہر ایک اوس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے
اوس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ دونون کہل گئے آمنے سامنے اور اُس درخت کی صرف جڑ
کہڑی رہ گئی پہر مرحب نے محمد پر حملہ کیا اونہون نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر مین گہس گئی اور اوسی مین اٹک رہی
پہر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اوسکا بہائی یاسر نکلا اور
اُس نے پکارا کون آتا ہے مجہہ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپہی زاد بہائی
اوس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبد المطلب زبیر کی مان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول
اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالیگا آپ نے فرمایا نہین تیرا بیٹا خدا چاہے تو اوسکو مار ڈالیگا پہر ایسا ہی ہوا کہ زبیر
نے اُس مردود کو واصل جہنم کیا **نووی** نے کہا اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے
منقول ہین ایک تو صیبیہ کا پانی بڑہ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکہہ دفعتاً اچہی ہوجانا تیسرے خبر دینا
حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت مین تصریح موجود ہے چوتہی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان
مین ہین انتہے **عن** عکرمۃ بن عمار بھذا الحدیث بطولہ **عن** عکرمۃ بن عمار
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قول اللہ وھو الذی کف ایدیھم عنکم الآیۃ آیت
وھو الذی کف ایدیھم عنکم کے اترنے کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان ثمانین رجلا من اھل مکۃ ھبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل
التنعیم متسلحین یریدون غرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فاخذھم
سلما فاستحیاھم فانزل اللہ عز وجل وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم
عنھم ببطن مکۃ من بعد ان اظفرکم علیھم **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے اسّی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اوترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے
تہے آپ کو دہوکا دین اور غفلت مین حملہ کرین پہر آپ نے اون کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپ نے چہوڑ دیا
اون کو تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اوتارا وھو الذی کف ایدیھم عنکم یعنے خدا وہ ہے جس نے روکا
اون کے ہاتہون کو تم سے (اور اُن کا فریب کچہہ نہ چلا) اور تمہارے ہاتہون کو اون سے (تم نے اُن کو
قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد مین تمہارے فتح ہوجانے کے بعد **باب** غزوۃ النساء مع الرجال
عورتون کا مردون کے ساتہہ لڑائی مین شریک ہونا **عن** انس ان ام سلیم اتخذت

يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَآهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا
خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا
مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم
(اون کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ اون کے پاس تہا ابوطلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول
اللہ یہ ام سلیم ہے اور اون کے پاس ایک خنجر ہے آپ نے پوچہا یہ خنجر کیسا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ
اگر کوئی مشرک میرے پاس آویگا تو اس خنجر سے اوسکا پیٹ پہاڑ ڈالونگی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہنسے پہر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے سوا جو لوگ چہوٹے ہین (فتح مکہ کے روز اون کو مار ڈالیے
اونہون نے شکست پائی آپ سے اسوجہ سے مسلمان ہوگئے اور دل سے مسلمان نہین ہوئے) آپ نے فرمایا
اے ام سلیم کافرون کے شر کو خدا تعالے کفایت کرگیا اور اوس نے ہمپر احسان کیا (اب تیری خنجر
باندہنے کی ضرورت نہین) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ
إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتون کو جہاد مین اپنے ساتہہ رکہتے وہ پانی پلاتین اور
زخمیون کی دوا کرتین ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتون کو جہاد مین نکالنا درست
ہے اور اون سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرمون کی کرین
یا خاوند کی اور غیرون کی بہی کر سکتے ہین بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہہ جائز ہے
انتہے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ
النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ
عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ

وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپ کے سامنے تھے اور سپر کی اوٹ آپ پر کیے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اون کے اس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لیکر نکلتا آپ اوس سے فرماتے یہ تیر رکھ دے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ گردن مت اٹھایئے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپکے لگ جاوے میرا گلا آپ کے گلے کے برابر ہے (یعنے ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھ کو لگے) **ف** اس سے ابو طلحہ کی جان نثاری اور وفاداری بخوبی ثابت ہوتی ہے سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کیطرف کر کے آپ پر آڑ کر لی تھی اور تیر اون کی پیٹھ پر برابر پڑتے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مار اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اسکا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی اون کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکلکر رخسارے پر گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اوسکو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اوس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا تھا **ف** انس نے کہا میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں (جس کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور میں اون کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا **ف** احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اُترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ اونہوں نے قصداً نہیں دیکھا بلکہ اون کی نظر پڑ گئی (نووی) **ف** وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر پھر ڈالدیتیں اونکو لوگوں کے منہ

مین پہر جاتین اور پہر کرلاتین پہر لوگون کے مونہہ مین ڈالتین اور ابوطلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر گئی اونگہہ سے

باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم والنهي عن قتل صبيان أهل الحرب

جو عورتین جہاد مین شریک ہون اون کو انعام ملے گا اور حصہ نہین ملے گا اور بچون کو قتل کرنا منع ہے

عن يزيد بن هرمز أن نجدة كتب إلى ابن عباس رضي الله تعالى عنه يسأله عن خمس خلال فقال ابن عباس رضي الله تعالى عنه لولا أن أكتم علما ما كتبت إليه كتب إليه نجدة أما بعد فأخبرني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم وهل كان يقتل الصبيان ومتى ينقضي يتم اليتيم وعن الخمس لمن هو فكتب إليه ابن عباس رضي الله تعالى عنهما كتبت تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وقد كان يغزو بهن فيداوين الجرحى ويحذين من الغنيمة وأما بسهم فلم يضرب لهن وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يقتل الصبيان فلا تقتل الصبيان وكتبت تسألني متى ينقضي يتم اليتيم فلعمري إن الرجل لتنبت لحيته وإنه لضعيف الأخذ لنفسه ضعيف العطاء منها فإذا أخذ لنفسه من صالح ما يأخذ الناس فقد ذهب عنه اليتم وكتبت تسألني عن الخمس لمن هو وإنا نقول هو لنا فأبى علينا قومنا ذاك

ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری خارجیون کے سردار نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو لکہا پانچ باتین پوچہین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر علم کے چہپانے کی سزا نہ ہوتی تو مین اوسکو جواب نہ لکہتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیون کا سردار تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا کہ وہ دین مین سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکہا تہا بعد حمد و صلوٰۃ کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے اور کیا اونکو کوئی حصہ دیتے تہے (غنیمت کے مال مین سے) اور کیا آپ بچون کو بہی مارتے تہے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کسکا ہے عبداللہ بن عباس نے جواب لکہا تو نے لکہا مجہسے پوچہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے تو بیشک ساتہہ رکہتے تہے وہ دوا کرتی تہین زخمیون کی اور اون کو کچہہ ملتا اور حصہ تو اون کا نہین لگایا گیا (ابوحنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علما کا یہی

لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاویگا اگر وہ لڑے یا زخمیون کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک
اوسکو انعام بہی نہ ملیگا اور یہ دونون مذہب مردود ہین اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بچون کو (کافرون کے) نہین مارتے تہے تو بہی بچون کو مت مار یونہی اسیطرح عورتون کو لیکن اگر بچے اور
عورتیں لڑین تو انکا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکہا مجہسے پوچہتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو
قسم میری عمر کی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی داڑہی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکہتا ہے
نہ دینے کا اور وہ یتیم ہے یعنے اُسکا حکم یتیمون کا سا ہے) پہر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچہی باتین کرنے
لگے جیسے لوگ کرتے ہین تو اُسکی یتیمی جاتی رہی **ف** نووی نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے
ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے یتیمی بعد احتلام کے اور
اس مین دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہین جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے
سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین مین ہوشیار ہوجاوے اور ابوحنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہوجاوے
تو اُسکا مال اوس کے سپرد کردین کیونکہ اس عمر مین آدمی دادا ہوسکتا ہے اب بہی اگر عقل نہ آوے تو کیا
آویگی انتہی مع زیادۃ **ف** اور تو نے لکہا مجہسے پوچہتا ہے خمس کو کسکا ہے تو ہم تو یہ کہتے تہے کہ خمس
ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا **ف** نووی نے کہا مراد خمس سے خمس کا جو قرآن سے حق ہے
ذوی القربے کا اور علما نے اس مین اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ
وہ ذوی القربے کا حق ہے یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امرا ہے بنو امیہ مین جنہون نے
یہ خمس بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون اور سیدون کو نہ دیا آپ دبا لیا **عن** يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ
أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ
ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ
الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ
إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ **ترجمہ** یزید بن ہرمز
سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکہا اور اُن سے پوچہتا تہا کئی باتین پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس
روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکون کو نہین مارتے تہے تو بہی لڑکون کو مت مار مگر جبکہ
ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تہا جب انہون نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تہا **ف** اور ظاہر

ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تہا کیونکہ خود قرآن مین موجود ہے وما فعلته عن امری بلکہ اللہ
تعالی کے حکم سے تہا اور تجھکو یہ حکم ہیونچ نہین سکتا پس لڑکون کا قتل کرنا بہی تجھکو ناجائز ہے ف
اسحاق کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پہر قتل کرے کافر کو اور چہوڑ دیوے مومن کو لیکن
تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہوگا اور کونسا کافر اور یہ محال ہے اسلیے قتل بہی بچون کا ناجائز ہی
عن یزید بن هرمز قال كتب نجدة بن عامر الحروری الی ابن عباس رضی
الله تعالى عنه يسأله عن العبد والمرأة يحضران المغنم هل يقسم لهما وعن قتل الولدان
وعن اليتيم متى ينقطع عنه اليتم وعن ذوي القربى من هم فقال ليزيد اكتب اليه
فلولا ان يقع في احموقة ما كتبت اليه اكتب انك كتبت تسألني عن المرأة
والعبد يحضران المغنم هل يقسم لهما شيء وانه ليس لهما شيء الا ان يحذيا وكتبت
تسألني عن قتل الولدان وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقتلهم
وانت لا تقتلهم الا ان تعلم منهم ما علم صاحب موسى عليه الصلوة والسلام
من الغلام الذي قتله وكتبت تسألني عن اليتيم متى ينقطع عنه اسم اليتم وانه لا ينقطع عنه اسم اليتم حتى
يبلغ ويونس منه رشد وكتبت تسألني عن ذوي القربى من هم وانا زعمنا انا هم
فابى ذلك علينا قومنا ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہو نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو
لکہا پوچہتا تہا انسے کہ غلام اور عورت اگر جہاد مین شریک ہون تو انکو حصہ ملیگا یا نہین اور بچون
کا قتل کیسا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربے (جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے کہ
پانچوین حصہ مین سے انکو دیا جاوے گا) کون ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے یزید سے کہا تو
لکہہ جواب اسکو اور اگر وہ حماقت مین پڑنے والا نہ ہوتا تو مین اسکو جواب نہ لکہتا (یعنے مجہکو اس بات
کا خیال ہے کہ اگر مین ان مسئلون کا جواب اسکو نہ دون تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر
بیٹہے) لکہہ یہ کہ تو نے مجہکو لکہکر پوچہا عورت اور غلام کو حصہ ملیگا یا نہین جب وہ جہاد مین شریک
ہون تو انکو حصہ نہین ملے گا البتہ انعام ملسکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے شافعی اور ابو حنیفہ اور
جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بہی نہ ملیگا جیسے عورت کو اور حسن اور
ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اسکو بہی حصہ دین گے) اور تو نے لکہکر

پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی قتل مت کر
مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا اور تو نے لکھکر
پوچھا یتیم کو اسکی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اُس سے نہ جاویگا جب تک بالغ نہ ہو اور اسکو
عقل نہ آوے اور تو نے لکھکر پوچھا ذوی القربی کو یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا عن
يزيد بن هرمز قال كتب نجدة إلى ابن عباس رضي الله تعالى عنه وساق الحديث بمثله
قال ابو اسحاق حدثني عبد الرحمن بن بشر قال حدثنا سفيان بهذا الحديث بطوله ترجمه
وہی جو اوپر گذرا عن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة بن عامر الى ابن عباس رضي الله
عنه قال فشهدت ابن عباس حين قرأ كتابه وحين كتب جوابه وقال ابن عباس رضي
الله تعالى عنه والله لولا ان اردّه عن نتن يقع فيه ما كتبت اليه ولا نعمة عين
قال فكتب اليه انك سألت عن سهم ذي القربى الذي ذكر الله من هم وانا كنا
نرى ان قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم هم نحن فأبى ذلك علينا قومنا و
سألت عن اليتيم متى ينقضي يتمه وانه اذا بلغ النكاح واونس منه رشد ودفع اليه
ماله فقد انقضى يتمه وسألت هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل من صبيان
المشركين احدا فان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يقتل منهم احدا وانت
فلا تقتل منهم احدا الا ان تكون تعلم منهم ما علم الخضر من الغلام حين قتله و
سألت عن المرأة والعبد هل كان لهما سهم معلوم اذا حضروا الباس وانهم لم يكن
لهم سهم معلوم الا ان يحذيا من غنائم القوم ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ
بن عامر نے ابن عباس کو لکھا میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ
کی کتاب پڑھی اور جب اسکا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ
ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جاویگا (یعنے حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اسکو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے
اوسکی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنے خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوی القربی کا حصہ
جسکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے وہ کون ہیں تو ہم خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت
والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح

کے قابل ہوجاوے اور اسکو عقل آجاوے اور اسکا مال اوس کے سپرد ہوجاوے اوسکی یتیمی ختم ہوگئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے بچون کو مارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے کسی بچے کو نہین مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب اونھون نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگیگا اگر وہ لڑائی میں شریک ہون تو انکو کوئی حصہ نہین ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت میں سے **عن** يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے **عن** أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونھون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیون مین رہی مین مردون کے ٹھیرنے کی جگہہ مین رہتی اور انکا کھانا پکاتے اور زخمیون کی دوا کرتی اور بیمارون کی خدمت کرتی **عن** هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُشَيْرِ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن زید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگون کے ساتھہ دو رکعتین پڑہین پھر دعا مانگی پانی کے لیے اوس دن مین زید بن ارقم سے ملا میرے اور اون کے بیچ مین صرف ایک شخص تھا مین نے پوچھا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے مین اونھون نے کہا اونیس مین نے پوچھا تم کتنے جہادون مین آپ کے ساتھہ شریک تھے انھون نے کہا سترہ مین مین نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا اونھون نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام ہے سیرۃ ابن ہشام مین اسکو غزوۃ العشیرہ لکھا ہے اس مین لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عشیرہ تک جاکر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ ۲ سنہ ہجری مین ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ مین آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس مین بھی لڑائی نہین ہوئی عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعَہٗ مِنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا حجۃ الوداع کہتے ہین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً قَالَ جَابِرٌ لَمْ اَشْہَدْ بَدْرًا وَّلَا اُحُدًا مَنَعَنِیْ اَبِیْ فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ اُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ قَطُّ **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ انیس جہاد کیے اور مین بدر اور احد مین شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہین جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو مین کسی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہین رہا **عَنْ** بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً قَاتَلَ فِیْ ثَمَانٍ مِّنْہُنَّ وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْ بَکْرٍ مِّنْہُنَّ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَۃَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اون مین سے آٹھہ مین لڑے **ف** نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادون کے شمار مین تو ابن سعد نے الگ الگ شمار مفصلا بہ ترتیب ذکر کیا ہے اور اون کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سریہ تک پہونچتی ہے (سریہ وہ جس مین آپ خود تشریف نہین لے گئے) ان غزوات مین سے نو مین لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف مین اور بریدہ نے جو آٹھہ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ اون کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہین مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علما یہ کہتے ہین کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے **عَنْ** بُرَیْدَۃَ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سولہ جہاد کیے

عن سلمة رضي الله تعالى عنه يقول غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعوث تسع غزوات مرة علينا ابو بكر رضي الله تعالى عنه ومرة علينا اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه ترجمہ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ بہیجا کرتے تھے اون میں نو بار میں نکلا ایکبار تو ہمارے سردار ابوبکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے عن حاتم بهذا الاسناد غير انه قال في كلتيهما سبع غزوات ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت میں دونوں جگہہ سات کا عدد مذکور ہے باب غزوة ذات الرقاع ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

عن ابي موسى رضي الله تعالى عنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة ونحن ستة نفر بيننا بعير نعتقبه قال فنقبت اقدامنا فنقبت قدماي وسقطت اظفاري فكنا نلف على ارجلنا الخرق فسميت غزوة ذات الرقاع لما كنا نعصب على ارجلنا من الخرق قال ابو بردة فحدث ابو موسى رضي الله عنه بهذا الحديث ثم كره ذاك قال كانه كره ان يكون شيئا من عمله افشاه قال ابو اسامة وزادني غير بريد والله يجزي به ترجمہ ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جہاد میں اور ہم چھہ آدمیوں میں ایک اونٹ تہا باری باری اوسپر چڑہتے تہے آخر ہمارے پاؤں زخمی ہوگئے تیرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخون گرپڑے ہم نے اون زخموں پر چیتہڑے لپیٹے اسوجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتہڑے باندہتے تہے ف نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا یہی وجہ تسمیہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا وہاں ایک پہاڑ تہا جس میں سفید سیاہ سرخ مختلف رنگ تہے اور بعضوں نے کہا ذات الرقاع ایک درخت تہا وہاں پر اور بعضوں نے کہا اونکے جہنڈوں میں رقاع یعنے چیتہڑے لگے تہے واللہ اعلم ف ابوموسی نے اس حدیث کو بیان کیا پہر برا جانا اسکا بیان کرنا کیونکہ اونکو ناگوار تہا اپنا عمل ظاہر کرنا ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کا چھپانا بہتر ہے تاکہ ریا نہو ف ابواسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑہایا ہے کہ اللہ تعالے بدلہ دیگا اسکا یعنے ہماری محنت اور تکلیف کا) باب كراهة الاستعانة في الغزو

بکافر الا لحاجة او کونه حسن الرأی فی المسلمین کافر سے جہاد مین مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل بدر فلما کان بحرة الوبرة ادرکه رجل قد کان یذکر منه جرأة ونجدة ففرح اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حین رأوه فلما ادرکه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم جئت لاتبعک واصیب معک قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال لا قال فارجع فلن استعین بمشرک قالت ثم مضی حتی اذا کنا بالشجرة ادرکه الرجل فقال له کما قال اول مرة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم کما قال اول مرة قال فارجع فلن استعین بمشرک قال ثم رجع فادرکه بالبیداء فقال له کما قال اول مرة تؤمن بالله ورسوله قال نعم فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کیطرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) مین پہونچے تو ایک شخص ملا آپ سے جسکی بہادری اور اور اصالت کا شہرہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوسکو دیکہکر خوش ہوئے جب آپسے ملا تو اوس نے کہا مین اس لیے آیا کہ آپ کے ساتہہ چلون اور جو ملے اسمین حصہ پاؤن آپنے فرمایا تجہے یقین ہے اللہ اور اوس کے رسول کا وہ بولا نہین آپنے فرمایا تو لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر آپ چلے جب شجرہ پہونچے تو وہ شخص پہر آپسے ملا اور وہی کہا جو پہلے اوس نے کہا تہا آپنے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا اور فرمایا کہ لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پہر آپسے ملا بیدا مین آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا تو یقین رکہتا ہے اللہ اور اوسکے رسول پر اب وہ شخص بولا ہان مین یقین رکہتا ہون آپ نے فرمایا تو خیر چل **ف** نووی نے کہا دوسری حدیث مین ہے کہ آپنے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ مین اور وہ مسلمان نہین ہوئے تہے تو بعض علما نے مطلقا مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیرخواہ ہو مسلمانون کا تو اوس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت مین جب کافر لڑائی مین شریک ہو اوسکو انعام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اوسکو حصہ ملیگا

كتاب الامارة

کتاب امارت (یعنے حکومت اور سرداری) کے بیان مین

باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش خلیفہ قریش مین سے ہونا چاہیے

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث زهير يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمرو رواية الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم لمسلمهم وكافرهم لكافرهم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے سرداری مین مسلمان انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کین ان مین ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خلافت مین مسلمان اون کے تابع ہین قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہین قریش کے کافر کے **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في الخير والشر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خیر اور شر مین **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي من الناس اثنان **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام یعنے خلافت ہمیشہ قریش مین رہے گی یہانتک کہ دنیا مین دو ہی آدمی رہ جاوین **ف** نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اوسکی خلافت درست نہین ہے اور اسپر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے مین اسیطرح بعد اون کے اور جس نے مخالفت کی اسمین وہ بدعتی ہوا اور

کوئی اور سے پیر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمار کرام کا اور ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اُس کا کسی نے انکار نہ کیا اور یہ اُن مسائل میں سے ہے جنپر علمار نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اسکی خلاف منقول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی خلافت جائز ہے اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کرینگے قریشی پر تاکہ اوسکا اُتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے پر یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اسواسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے اون کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اوس وقت جوق جوق ہر قبیلے کے عرب مسلمان ہونے لگے اسیطرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ اُن کے تابع ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہیگا یہانتک کہ دو آدمی رہ جاویں اور یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ابتک خلافت قریش میں ہے اور کوئی انکا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں قاضی عیاض نے کہا شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور اُن کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں انتہے ما قال النووی مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضرور نہیں ہے بلکہ جسقدر مسلمان بیعت کرلیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے مستعصم باللہ پر ختم ہوگئی بعد اوس کے چند سال فاطمیین مصر میں رہے پھر انکا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ قاچار ہیں ہند میں مغل تھے اب تو نصاریٰ ہیں غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی مگر

مظلمین جو شریف کہلاتے ہین وہ سید ہین اور قریشی لیکن اونکو کچھ اختیار نہین وہ سلطان کے تابع
فرمان ہین حدیث مین جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش مین رہی گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین
کو جو قریشی نہین ہین خلافت شرعی نہین ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہین اور بمنطوق اطیعوا اللہ و الرسول
و اولی الامر منکم اور علیکم بالسمع و الطاعۃ و ان کان عبدا حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض و
غیرہ اون کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہو جب ہو اسیطرح وہ قریشی جس سے چند مسلمانون نے بیعت
کر لی ہو گو اوس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اوس کی اطاعت واجب ہے اور اوس کے ساتھ
ہوکر کفار سے جہاد درست ہو اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ مین شاید اب
تک ہو جو گی اور جہان نہ ہو وہان کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہین
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا یَنْقَضِیْ حَتّٰی یَمْضِیَ فِیْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً قَالَ
ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِیَ عَلَیَّ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ترجمہ جابر بن سمرہ سے
روایت ہے مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مین نے سنا آپ فرماتے تھے
یہ خلافت تمام نہ ہو گی جب تک کہ مسلمانون مین بارہ خلیفہ نہ ہو لین پھر آپنے آہستہ سے کچھ فرمایا مین نے اپنے
باپ سے پوچھا کیا فرمایا اونہون نے کہا آپنے یہ فرمایا کہ سب خلیفہ قریش مین سے ہونگے عَنْ جَابِرِ
ابْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا
مَا وَلِیَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِیَتْ عَلَیَّ فَسَاَلْتُ اَبِیْ
مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے سنا
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگون کا کام چلتا رہیگا یہانتک کہ اونکی حکومت کرین بارہ آدمی پھر آپنے ایک بات
کہی چپکے سے جو مین نے نہین سنی مینے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپنے فرمایا سب
آدمی قریش مین سے ہونگے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَذْكُرْ لَا یَزَالُ اَمْرُ
النَّاسِ مَاضِیًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم یَقُوْلُ لَا یَزَالُ
الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا
قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ترجمہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب ہیگا بارہ خلیفون کی خلافت تک پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو مین نہ سمجھا مین نے اپنے باپ کو پوچھا کیا فرمایا انہون نے کہا سب قریش مین سے ہون گے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ قال ثم تکلم بشیء لم افھمہ فقلت لابی ما قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال انطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معی ابی فسمعتہ یقول لا یزال ھذا الدین عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ فقال کلمۃ صمتنیھا الناس فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ** حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی تھے مین نے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہیگا بارہ خلیفون کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جس کو لوگون نے مجھے سننے ندیا (یعنی انکی باتون نے بیچ مین سننے ندیا بہرا کر دیا) اسکو سنکر مین نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہون نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سب قریش مین سے ہون گے۔

ف قاضی عیاض نے کہا یہان دو اشکال ہین ایک تو یہ کہ دوسری حدیث مین آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور اس تیس برس مین تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مین خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفون سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گذرے مین اسکا جواب یہ ہی کہ حدیث مین بارہ کا حصر نہین ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہون گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہین ہے (نووی) **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ قال کتبت الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع ان اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جمعۃ عشیۃ رجم الاسلمی یقول لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش وسمعتہ یقول عصیبۃ من المسلمین یفتحون البیت الابیض بیت کسرٰی او ال کسرٰی وسمعتہ یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی مین نے جابر بن سمرہ کو لکہا اور
نافع غلام کے ہاتہہ بہیجا کہ مجہہ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جواب
مین لکہا مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جمعہ کے دن شام کو جسدن ماعز
اسلمی سنگسار کیے گیے (اون کا قصہ کتاب الحدود مین گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہانتک کہ قیامت
قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہون اور وہ سب قریشی ہونگے (شاید یہ واقعہ بہی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ
خلیفہ بارہ ملکوں پر مسلمانون کے ہون گے ایک ہی وقت مین) اور سنا مین نے آپ فرماتے تہے ایک
چہوٹی سی جماعت مسلمانون کی کسرے کے سفید محل کو فتح کرین گے (یہ معجزہ تہا آپ کا ایسا ہی ہوا
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین) اور مین نے سنا آپ فرماتے تہے قیامت کے قریب جہوٹے
پیدا ہون گے اون سے بچنا اور مین نے سنا آپ فرماتے تہے جب اللہ تم مین سے کسی کو دولت دیوے تو
پہلے اپنے اوپر اور اپنے گہر والون پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکہے پہر فقیرون کو دیوے) اور
مین نے سنا آپ فرماتے تہے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر (یعنے تمہارے پانی پلانے کے
لیے وہان بندوبست کرونگا اور تمہارے آنیکا منتظر رہونگا) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَرْسَلَ
اِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهٖ خلیفہ بنانا اور نہ بنانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ اَبِي حِيْنَ اُصِيبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ
اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا
لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّيْ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ
خَيْرٌ مِنِّيْ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ
مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِيْنَ
ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہی میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ) جب زخمی ہوئے

تو مین اون کے پاس موجود تہا لوگون نے اون کی تعریف کی اور کہا خدا تعالی تمکو نیک بدلہ دیوے
اونہون نے کہا لوگ دو طرح کے ہین بعضی تو امیدوار ہین مجہ سے کچہ حاصل کرنے کے اور بعضی ڈرنے ہین مجہ
سے یا مین امیدوار ہون اللہ تعالی کی رحمت کا اور ڈرتا ہون اوس کے عذاب سے لوگون نے کہا آپ خلیفہ
کر جایئے کسی کو اونہون نے کہا مین تمہارا کام کرون زندگی مین بہی اور مرنے کے بعد بہی مین چاہتا ہون
کہ خلافت سے اتنا ہی مجہکو ملے کہ نہ میرے اوپر کچہ وبال ہو نہ مجکے کچہ ثواب ہو (یعنے حکومت اور خلافت
ایسی خوفناک چیز ہے کہ اسمین سے انسان صاف ہو کر چہوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے
جاوے تو بہی بہت ہو اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو باوصف
اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تہا تو اور حاکمون کا کیا حال ہوگا) اور اگر مین
خلیفہ کر جاؤن کسی کو تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجہ کو جو مجہ سے بہتر تہے (یعنے حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ) اور اگر مین کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤن تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہین کر
گئے کسیکو جو مجہسے بہتر تہے یعنے رسول اللہ صلعم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب اونہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجہے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کرین گے **ف**
نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اوس کو درست
ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بہی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانون کی راے پر چہوڑ
جاوے جیسے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہین کیا تہا پہر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے
تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب
الراے ہین اون کے اتفاق سے بہی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر
چہوڑنا درست ہے مسلمانون کے مشورے پر کہ جیسے حضرت عمر نے کیا چہ آدمیون کے لیے اور
اجماع ہے کہ مسلمانون پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسیلیے مقدم رکہا اسکو صحابہ کرام
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور دفن پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اسپر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے
کہا اس مین مخالفت کی بکر بن اخت عبد الواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نص کردیا تھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی
خلافت کے لیے آپ نے نص کیا تھا اور شیعہ اور رافضہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خلافت کے لیے نص کیا تھا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب
میں اسکا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر اون کے کہنے سے حضرت عمر کی
خلافت قبول نہ کرتے اور پھر حضرت عمر کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لیے تھی اسکو نافذ نہ
کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابوبکر نے حضرت صلی اللہ علیہ
سلم کی وصیت کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کسی کے
لیے خلافت کی وصیت کی تھی اوس نے ساری امت محمدی کو خطا کی طرف منسوب کیا اور یہ کسی
اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے انتہے **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخلت علی حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقالت اعلمت
ان اباک غیر مستخلف قال قلت ما کان لیفعل قالت انہ فاعل قال فحلفت انی
اکلمہ فی ذلک فسکت حتی غدوت ولم اکلمہ قال فکنت کانما احمل بیمینی
جبلا حتی رجعت فدخلت علیہ فسالنی عن حال الناس وانا اخبرہ قال ثم قلت
لہ انی سمعت الناس یقولون مقالۃ فالیت ان اقولہا لک زعموا انک غیر مستخلف و
انہ لو کان لک راعی ابل او راعی غنم ثم جاءک وترکہا رایت ان قد ضیع فرعایۃ
الناس اشد قال فوافقہ قولی فوضع راسہ ساعۃ ثم رفعہ الی فقال ان اللہ عزوجل
یحفظ دینہ وانی لا ان لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف و
ان استخلف فان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد استخلف قال فواللہ ما ہو الا ان
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعلمت انہ
لم یکن لیعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
پاس گیا اونہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کرینگے میں نے کہا ایسا
نہیں کرنے کے اونہوں نے کہا وہ ایسا ہی کرینگے میں نے قسم کہائی کہ میں اون سے اسکا ذکر

کروں گا پھر ہیں چپ رہا دو سرے دن صبح کو بھی میں اون سے نہیں کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا) آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا اونہوں نے لوگوں کا حال پوچھا میں بیان کرتا رہا پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپ سے ضرور اسکا ذکر کروں گا وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کرینگے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا پھر وہ آپ پاس چلا آوے اون اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے اس کہنے سے اون کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے (فکر کیا کیے) پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کریگا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا پھر قسم خدا کی جب اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں کرنیوالے اور وہ خلیفہ نہیں کرنے کے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ابوبکر صدیق کی تقلید سے مقدم ہے گو حضرت ابوبکر کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق رہے اور جب آپکا قول یا فعل بصحت پہونچ جاوے پھر اوس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پرواہ نہ کرے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلے یا اللہ تو ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا

باب النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا **ترجمہ** عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمٰن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھکو ملے تو خدا تجھے چھوڑ دیگا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالیٰ تیری مدد کرے گا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث جریر ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احد الرجلین یا رسول اللہ امرنا علی بعض ما ولاک
اللہ عز وجل وقال الآخر مثل ذلک فقال انا واللہ لا نولی علی ھذا العمل احدا سالہ
ولا احدا حرص علیہ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے اون میں سے ایک بولا یا رسول اللہ ہمکو حکومت دیجیے کسی
ملک کی اون ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا
قسم خدا کی ہم نہیں دیتے خدمت اوس شخص کو جو اوسکی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے
عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
معی رجلان من الاشعریین احدھما عن یمینی والآخر عن یساری فکلاھما سال
العمل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فقال ما تقول یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ
بن قیس قال فقلت والذی بعثک بالحق ما اطلعانی علی ما فی انفسہما وما شعرت
انہما یطلبان العمل قال وکانی انظر الی سواکہ تحت شفتہ وقد قلصت فقال لن
او لا نستعمل علی عملنا من ارادہ ولکن اذھب انت یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ بن قیس
فبعثہ علی الیمن ثم اتبعہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلما قدم علیہ
قال انزل والقی لہ وسادۃ واذا رجل عندہ موثق قال ما ھذا قال ھذا کان یہودیا
فاسلم ثم راجع دینہ دین السوء فتہود قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ
ثلاث مرات فامر بہ فقتل ثم تذاکرا القیام من اللیل فقال احدھما معاذ
اما انا فانام واقوم وارجو فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک
بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے آپ نے فرمایا
اے ابوموسیٰ یا عبد اللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بہیجا اونہون نے اپنے دل کی بات مجہ سے نہین کہی اور مجہکو معلوم نہ تہا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کرینگے گویا مین آپ کی مسواک کو دیکہہ رہا ہون وہ نیچے ہونٹ کو ٹہیری ہوئی تہی آپنے فرمایا ہم اوسکو کام کبہی نہین دیتے جو کام کی درخواست کرے ف یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہی کہ اگر اوسپر اس زمانہ کے حکام عمل کرین تو ہزارون خرابیون سے محفوظ رہین اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہین جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہین ہوتا اور رشوتین لینا اور خلق اللہ کو ستانا اون کا کام ہوتا ہے پس ایسون کی سزا یہ ہی کہ اون کو کوئی کام نہ دیا جاوے ف لیکن تم جاؤ ای ابوموسی یا عبد اللہ بن قیس پہر اون کو یمن کا صوبہ کر کے بہیجا بعد اوسکے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بہی شریک ہین) جب معاذ وہان پہونچے تو حضرت ابوموسی نے کہا اوترو اور ایک گدہ اون کے لیے بچہایا اتفاق سے وہان ایک شخص قید مین جکڑا ہوا تہا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابوموسی نے کہا یہ یہودی تہا پہر مسلمان ہوا پہر کمبخت یہودی ہوگیا اپنا برا دین اختیار کیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہونگا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اللہ اور اوس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پہر ابوموسی نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونون نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا مین تو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون رات کو اور مجہی امید ہے کہ سونے مین بہی مجکو وہی ثواب ملیگا جو عبادت مین ملتا ہے ف نووی نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہی کہ اوس سے توبہ کرانا واجب ہی یا مستحب ہی مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کرا دینگے اور ابن قصار نے اسپر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور ماجشون مالکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرا دینگے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہوگا پر دنیا مین وہ قتل سے نہین بچیگا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اس سے توبہ نہ کرا دینگے اور اگر کافر پیدا ہوا پہر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرا دینگے اب شافعی اور اون کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہی اور فی الفور توبہ کرانا چاہیے اور ایک روایت مین تین دن کی مہلت دینگے اور یہی قول ہی مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک مہینے کی مہلت منقول ہی اور عورت بہی اگر مرتد ہو تو اوسکا بہی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کی ہے یعنے وہ بہی قتل کیجاوے گی جب توبہ نہ کرے اور اوسکو لونڈی بنانا درست

نہیں اور ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اسکو لونڈی بنا دیں انتہے

باب کراھیۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے

عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی منکبی ثم قال یا ابا ذر انک ضعیف وانھا امانۃ وانھا یوم القیمۃ خزی وندامۃ الا من اخذھا بحقھا وادی الذی علیہ فیھا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھی خدمت نہیں دیتے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے یعنے بندوں کے حقوق اور خدا تعالے کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور قیامت کے دن خدمت سوا رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اسکے حق ادا کرے اور راستی سے کام کرے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جتنے المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اوسکو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اسکا ثواب بھی بڑا ہے عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا ذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں تجھکو ناتوان پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں مت حاکم کر دو آدمیوں کے بیچ میں اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اوٹھ جاوے یا اپنی صرف میں آجاوے اور مواخذہ میں گرفتار ہو

باب فضیلۃ الامیر العادل وعقوبۃ الجائر حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور عن یمین الرحمن عز وجل وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمھم واھلیھم وما ولوا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عز وجل کے پاس منبروں پر ہونگے پروردگار کے داہنی طرف اور اوسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنے بائیں ہاتھ میں جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے

یہ بات اللہ تعالی مین نہین کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہی) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہین جو حکم
کرتے وقت انصاف کرتے ہین اور اپنے بال بچون اور عزیزون مین انصاف کرتے ہین اور جو کام
اون کو دیا جاوے اوس مین انصاف کرتے ہین ف یعنی انصاف کچہ اسیمین منحصر نہین کہ آدمی
کہین کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچون اور بی بیون اور کنبے والون مین بہی انصاف کرنا چاہیے
اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات
مین سے ہے اور انکا بیان اوپر گذرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثون مین بیان ہو چکا بعضون نے
یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہین اور انکی تاویل کے لیے گفتگو نہین کرتے اور ان کے معنی
ہم نہین جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہین ہے بلکہ انکا معنے ایسا
ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور ایک طائفہ متکلمین کا
اور دوسرا قول یہ ہے کہ اون کی تاویل کیجاوے اور اکثر متکلمین اسیطرف ہین اور اسی بنا پر قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگون کی داہنی طرف ہونے سے اچہی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے ابن عرفہ
نے کہا عرب لوگ کہتے ہین وہ داہنی طرف سے آیا جب اچہی جانب سے آوے اور عرب اچہے کام اور احسان کو
داہنی طرف منسوب کرتے ہین اور بری کو بائین طرف اور یمین ماخوذ ہے یمن سے جس کے معنے برکت اور
خوبی کے ہین اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون ہاتہ اوسکے داہنے ہین اس سے مقصود
تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہین ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالی کے حق مین انتہے ما قال النووی
مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالی کے جو صفات قرآن اور حدیث مین مذکور
ہین وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہین اور اون مین تاویل یا تحریف جائز نہین ہے اور یہ وردہ گا
کے ہاتہ ایسی ہی ہین جیسے اوسکی ذات مبارک ہے اور ہاتہ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور
قدریہ کا مذہب ہے خذلہم اللہ تعالی اس صورت مین نووی کا یہ قول کہ اوس کے ظاہری
معنے مراد نہین ہین محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالے کا ہاتہ ہمارے ہاتہ کا سا نہین
اور یہ صحیح ہے بلا اشتباہ لیس کمثلہ شیئ جیسے اوسکی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہین ہے کیونکہ
اوسکے جوڑ کا کوئی نہین ہے فقط عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَسْئَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ

فقالت كيف كان صاحبكم لكم في غزاتكم هذه فقال ما نقمنا عليه شيئا
إن كان ليموت للرجل منا البعير فيعطيه البعير والعبد فيعطيه العبد ويحتاج إلى
النفقة فيعطيه النفقة فقالت أما إنه لا يمنعني الذي فعل في محمد بن أبي بكر أخي
أن أخبرك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بيتي هذا اللهم
من ولي من أمر أمتي شيئا فشق عليهم فاشقق عليه ومن ولي من أمر أمتي شيئا
فرفق بهم فارفق به ترجمہ عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے
ہے میں نے کہا مصر والوں میں سے انہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی
میں (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن
سعد کو معزول کر کے) میں نے کہا ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ
مر جاتا تو وہ اس کو اونٹ دیتے اور غلام مر جاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور
لاش مردار دن میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس گھر میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر
سختی کرے تو بھی اس پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر

عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم أنه قال ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالأمير الذي
على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على أهل بيته وهو مسئول
عنهم والمرأة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم والعبد راع
على مال سيده وهو مسئول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد

منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے اپنی جورو کی بادشاہ ہو وہ لوگون کا حاکم ہے اور اوس سے سوال ہوگا اوس
کی رعیت کا کہ اوسنے اپنی رعیت کے حق ادا کیے اون کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہین) اور آدمی حاکم ہے اپنے
گھر والون کا اوس سے سوال ہوگا اون کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کی گھر کی اور بچون کی اس سے اونکا
سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اسکا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک
شخص حاکم ہے اور تم مین سے ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا **ف** یہانتک کہ جو شخص مجرد ہے وہ
حاکم ہے اپنے نوکرون اور غلام لونڈیون کا اگر مالدار ہو اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے اپنے نفس اور اپنے اعضا
کا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھذا مثل حدیث اللیث عن نافع ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر وزاد فی حدیث الزہری قال وحسبت انہ قد
قال الرجل راع فی مال ابیہ ومسئول عن رعیتہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اسکا عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الحسن قال عاد عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار المزنی فی مرضہ الذی مات فیہ فقال معقل انی محدثک
حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت ان لی حیاۃ ما حدثتک انی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت
یوم یموت وہو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ ترجمہ حسن سے روایت ہے عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری مین وہ مرگئے تو معقل نے کہا مین ایک حدیث تجھسے بیان
کرتا ہون جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مین جانتا کہ ابھی زندہ رہونگا تو
تجھسے بیان نہ کرتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جسکو اللہ
تعالی ایک رعیت دیوے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق مین مگر خدا
تعالی حرام کردیگا اوسپر جنت کو **ف** یہ حدیث مع فایدہ کے کتاب الایمان صفحہ ۲۶۰ مین
گذر چکی عن الحسن قال دخل ابن زیاد علی معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ وہو
وجع بمثل حدیث ابی الاشہب وزاد قال الا کنت حدثتنی ہذا قبل الیوم قال ما

حدثتک اولم اکن لاحدثک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا
تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی اونہوں نے کہا میں نے نہیں بیان
کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا عن ابی الملیح ان عبید اللہ بن زیاد دخل
علی معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ فی مرضہ فقال لہ معقل انی محدثک بحدیث
لولا انی فی الموت لم احدثک بہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من
امیر یلی امر المسلمین ثم لا یجھد لھم وینصح الا لم یدخل معھم الجنۃ ٭
ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۶۱ مین گذرچکا عن ابی الاسود ان معقل بن یسار
مرض فاتاہ عبید اللہ بن زیاد یعودہ نحو حدیث الحسن عن معقل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن الحسن ان عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دخل علی عبید اللہ بن زیاد فقال ای بنی انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ان شر الرعاء الحطمۃ فایاک ان تکون منھم فقال لہ اجلس فانما
انت من نخالۃ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال وھل کانت لھم نخالۃ انما کانت
النخالۃ بعدھم وفی غیرھم ترجمہ حسن سے روایت ہے عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد پاس گئے اور اوس سے کہا اے بیٹے میرے مین نے سنا جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو الیا
نہ ہونا عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے ف یعنی تو فضلا
صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیون مین ادنے درجے کا ہے جیسے بھوسا آٹے مین سے نکلتا ہے یہی ابن زیاد
مردود کی ایک گستاخی اور بے ادبی تھی جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ف
عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والون مین ہے اور غیر
لوگون مین ف اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے باب
غلظ تحریم الغلول غنیمت مین چوری کرنا کیسا گناہ ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فذکر الغلول
فعظمہ وعظم امرہ ثم قال لا الفین احدکم یجی یوم القیمۃ علی رقبتہ بعیر

لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ
يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ
تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت
کے مال میں سے چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اوسکو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت
کے دن آوے اور اسکی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں
مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ
شفاعت اور شاید پہلے آپ نے غصہ سے ایسا فرمایا ہو پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان
میں گذرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا
ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنے
دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پر تو نے نہ مانا ہیکو چوری کی) نہ
پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میں میں
کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا
تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی
جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جسکا اوس نے دنیا میں خون کیا ہوا) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے
میں کہوں مجھکو کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ
قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑ رہے ہوں (جنکو اوس نے چرایا تھا دنیا
میں) یا چند پارے کاغذ کے جو اوڑ رہے ہوں (جس میں اوسکے اوپر کے حقوق لکھے ہوں) یا اور چیزیں جو ہل
رہی ہوں (جنکو اوس نے دنیا میں چرایا تھا) ف یہ تینوں ترجمے رقاع تخفق کے ہیں ف

پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا اور نہیں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی ف نووی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور گناہ ہے اگر چراوے تو اس مال کو پھیر دے اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہونچانا ہر ایک حقدار کو ممکن نہ ہو تو اس میں علما کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کی اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اسکا امام کو دیوے اور باقی تصدق کر دیوے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دیوے لیکن اسکا اسباب نہ جلاوے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اسکا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاویں اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل ان کی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اسکی ساتھ صالح بن محمد سالم سے اور وہ ضعیف ہے طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس پر کہ یہ جب سزا مالی درست تھی جیسے زکوۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا یہ منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال ہے بالکل خلاف شرع ہے) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بمثل حدیث اسمعیل عن ابی حیان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلول فعظمه واقتص الحديث قال حماد ثم سمعت يحيى بعد ذلك يحدثه فحدثنا بنحو ما حدثنا عنه ايوب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم ہدایا العمال جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے

عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الاسد یقال لہ ابن اللتبیۃ قال عمرو وابن ابی عمر علی الصدقۃ فلما قدم قال هذا لكم وهذا لی اهدی لی قال

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال عامل ابعثه فيقول هذا لكم وهذا اهدى لى افلا قعد فى بيت ابيه او فى بيت امه حتى ينظر ايهدى اليه ام لا والذى نفس محمد بيده لاينال احد منكم منها شيئا الا جاء به يوم القيمة يحمله على عنقه بعير له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتى ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت مرتين ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسکو ابن لتبیہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھی تحفہ کے طور پر ملا آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی اور ستایش کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس تحصیلدار کا جسکو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اسکو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنے اگر اوس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اسکا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اوس نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اوسکی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لیگا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اوسکو لاویگا اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ میں میں کرتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپکی بغلوں کی سفیدی ہمکو نظر آئی اور آپ نے فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہونچا دیا

عن ابی حميد الساعدی رضى الله تعالى عنه قال استعمل النبى صلى الله عليه وسلم ابن اللتبية رجلا من الازد على الصدقة فجاء بالمال فدفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال هذا مالكم وهذه هدية اهديت لى فقال له النبى صلى الله عليه وسلم افلا قعدت فى بيت ابيك وامك فتنظر ايهدى لك ام لا ثم قام النبى صلى الله عليه وسلم خطيبا ثم ذكر نحو حديث سفيان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا

عن ابی حميد الساعدى رضى الله تعالى عنه قال استعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد على صدقات بنى سليم يدعى ابن اللتبية

فلما جاء حاسبه قال هذا مالكم وهذا هدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا جلست في بيت أبيك وأمك حتى تأتيك هديتك إن كنت صادقا ثم خطبنا فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فإني أستعمل الرجل منكم على العمل مما ولاني الله فيأتي فيقول هذا مالكم وهذا هدية أهديت لي أفلا جلس في بيت أبيه وأمه حتى تأتيه هديته إن كان صادقا والله لا يأخذ أحد منكم منها شيئا بغير حقه إلا لقي الله تعالى يحمله يوم القيامة فلأعرفن أحدا منكم لقي الله يحمل بعيرا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رؤي بياض إبطيه ثم قال اللهم هل بلغت بصر عيني وسمع أذني ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسے ابن اُتبیہ کہتے تھے بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا پھر تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالے کی تعریف کی اور ستایش کی بعد اوس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں اون کاموں میں سے جو اللہ تعالے نے مجھکو دیے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھکو ہدیہ ملا بھلا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اوسکا ہدیہ اوس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لیوے مگر وہ اللہ تعالے سے ملیگا اوسکو لادے ہوئے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالے سے ملیگا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا یا گائے اوٹھائے ہوگی وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دے اور آپ نے فرمایا یا اللہ میں نے پہنچا دیا ابوحمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا عن هشام بهذا الإسناد وفي حديث عبدة وابن نمير فلما جاء حاسبه كما قال أبو أسامة وفي حديث ابن نمير تعلمن والله والذي نفسي بيده لا يأخذ أحدكم منها شيئا وزاد في حديث سفيان قال بصر عيني وسمع أذني وسلوا زيد بن ثابت فإنه كان حاضرا معي ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بہی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَی الصَّدَقَۃِ فَجَآءَ بِسَوَادٍ کَثِیْرٍ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ اِلَیَّ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ قَالَ عُرْوَۃُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَسَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِیْہِ اِلٰی اُذُنِیْ **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزین لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجہو ہدیہ ملا ہے پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا مین نے ابو حمید ساعدی سے پوچہا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا بیشک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ الْکِنْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ وَمَا لَکَ قَالَ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُہُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَجِیْءْ بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی **ترجمہ** عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جس شخص کو تم مین سے ہم کسی کام پر مقرر کرین پہر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چہپا رکہے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اسکو لیکر آوے گا یہ سنکر ایک سانولا انصاری کہڑا ہوا گویا مین اسکو دیکہہ رہا ہون اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجہہ سے لے لیجیے آپ نے فرمایا تجہے کیا ہوا وہ بولا مین نے سنا آپ فرماتے تہے ایسا ایسا (یعنے ایک سوئی کا بہی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا مین کہتا ہون اب بہی جس کو ہم کام پر مقرر کرین وہ تہوڑی بہت سب چیزین لیکر آوے پہر جو اوسکو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اوس سے باز رہے اس صورت مین کوئی مواخذہ نہین) عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ الْکِنْدِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب

يَجُوب طَاعَة الْأَمْرَاء فِي غَيْر مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمُهَا فِي الْمَعْصِيَةِ بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے
احکام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ نَزَلَ فِي عَبْدِ اللهِ
ابْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ ترجمہ حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی
اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہیں تمہارے عبد اللہ بن حذافہ کے باب میں اتری
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے
یعلی بن مسلم نے انہوں نے سنا سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے یہی قول ہے جمہور
سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا میں سے اور بعضوں نے کہا علما مراد ہیں بعضوں نے کہا امرا
اور علما دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اوس نے غلطی کی (نووی) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ
وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے میری اطاعت کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالے
کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جسکو میں نے مقرر کیا) اوس نے میری اطاعت کی
اور جس نے اوس کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے
کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ
عَصَى اللهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت

کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور جس نے
میرے امیر کی اطاعت کی اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی
کی **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله
سواء **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیثهم
عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیثهم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه یقول عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم بذلک وقال من اطاع الامیر ولم یقل امیری وکذلک فی حدیث
همام عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هریرة
رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیک السمع والطاعة
فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرهک واثرة علیک **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھپر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا
حاکم کی بات کا تکلیف اور راحت مین اور خوشی اور رنج مین اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دین
دیتے اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کرین اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اوسکو تمہارے
اوپر مقدم کرین تب بھی صبر اور اطاعت کرنا چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے نووی نے
کہا یہ اطاعت اوسی صورت مین ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو
تو اطاعت نہ کرے **عن** ابی ذر قال ان خلیلی صلی الله علیه وسلم اوصانی ان اسمع
واطیع وان کان عبدا مجدع الاطراف **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ
ایک غلام ہاتھ پاؤن کٹا حاکم ہو **ف** نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت مین صحیح ہے
جب اوسکو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لیوے اور
ابتداءً اوسے حکومت دینا درست نہین بلکہ اوس کی شرط آزادی ہے انتہی **عن** ابی عمران
بهذا الاسناد وقال فی الحدیث عبدا حبشیا مجدع الاطراف **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس مین یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتھ پاؤن کٹا **عن** ابی عمران بهذا الاسناد کما

قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ اسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا ترجمہ یحیی بن حصین سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی تہین اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ پڑہ رہے تہے حجۃ الوداع مین آپ فرماتے تہے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کی موافق تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکا حکم مانو عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین حبشی ہاتہہ پاؤن کٹے کا لفظ نہین ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسنے منا مین سنا یا عرفات مین عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا ترجمہ ام حصین یحیی بن حصین کی دادی سے روایت ہے مین نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حجۃ الوداع تو آپنے بہت سی باتین فرمائین پہر مین نے سنا آپ فرماتے تہے اگر تمہارے اوپر ہاتہہ پاؤن کٹا کالا غلام بہی امیر ہو اور وہ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق تمکو چلانا چاہے تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکی بات سنو **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حاکم اسلام قریشی نہ ہو تب بہی اوسکی اطاعت اون باتون مین جو شریعت کے خلاف نہ ہون واجب ہے اور اوس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اوسکی ساتہہ ہوکر کافرون سے لڑنا درست ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اوسکو پسند ہو یا

نہ ہو گر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا **عن** عبید اللہ بہذا الاسناد مثلہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** علی ان رسول اللہ صلعم بعث جیشا وامر علیہم رجلا فاوقد نارا وقال ادخلوھا فاراد ناس ان یدخلوھا وقال الاخرون انما فررنا منہا فذکر ذلک لرسول صلعم فقال للذین ارادوا ان یدخلوھا لو دخلتموھا لم تزالوا فیہا الی یوم القیمۃ وقال للاخرین قولا حسنا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اوسپر حاکم کیا ایک شخص کو اوس نے آگ جلائی اور لوگون سے کہا اس مین گہس جاؤ بعضون نے چاہا اوس مین گہس جاوین اور بعضون نے کہا کہ ہم آگ ہی سے بہاگ کر تو مسلمان ہوے (اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر آگ ہی مین گھسین یہ ہم سے نہ ہوگا) پہر اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا ان لوگون سے جنہون نے گہسنے کا قصد کیا تہا اگر تم گہس جاتے تو ہمیشہ اسی مین رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت مین حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گہسنے پر راضی نہ ہوئے اون کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی مین کسی کی اطاعت نہین ہے بلکہ اطاعت اسیمین ہے جو دستور کی بات ہو **ف** یعنے شرع کے خلاف جو بات ہو اسکو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہین بادشاہ کا باپ حکم دیوے بلکہ سب ملکر ایسے بادشاہ کو سمجھاوین اور اوسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکہین اگر نہ مانے تو اسکو معزول کردین اور اسکی جگہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کرین جو اللہ کی کتاب پر چلے پس امیر کی اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہین ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بہی اور آدمیون کیطرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اسکی اطاعت بالذات نہین ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہان وہ شریعت کے خلاف ہوا اوسکی اطاعت ضرور نہ رہی **عن** علی رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ واستعمل علیہم رجلا من الانصار وامرھم ان یسمعوا لہ ویطیعوہ فاغضبوہ فی شیء فقال اجمعوا لی حطبا فجمعوا لہ ثم قال اوقدوا نارا فاوقدوا ثم قال الم یامرکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسمعوا لی وتطیعوا قالوا بلی قال فادخلوھا قال فنظر بعضہم الی بعض فقال انما فررنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النار فکانوا کذلک وسکن غضبہ وطفئت النار

فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسپر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگون کو اُس کی اطاعت کرنیکا اور اُسکی بات سننے کا پھر اون لوگون نے اُسکو غصے کیا کسی بات مین اُس نے کہا لکڑیان جمع کرو لوگون نے لکڑیان جمع کین پھر اوس نے کہا انگار جلاؤ اونہون نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم کو حکم نہین دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپ نے ایسا حکم دیا ہے اوس نے کہا تو اس انگار مین گھس جاؤ یہ سنکر لوگ ایکدوسرے کیطرف دیکھنے لگے اور انہون نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بہاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر وہ اسی حال مین رہے یہانتک کہ اُسکا غصہ فرو ہوگیا اور انگار بجہا دیے گئے جب وہ لوٹ کر آئے تو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار مین گھس جاتے تو پھر اُس مین سے نہ نکلتے اطاعت کرنا اوسی بات مین لازم ہے جو اچھی ہو (یعنے شریعت کی رو سے منع نہ ہو نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان کے لیے کہی تھی یا مذاق سے اور ہر حال از خلاف شرع بات مین سردار کی اطاعت نہین کرنا چاہیے) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت مین اور خوشی اور ناخوشی مین اور گو ہمارے حق کا خیال نہ کیا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کرینگے اُس شخص کی سرداری مین جو اُسکے لائق ہے اور ہم سچ بات کہینگے جہان ہونگے اللہ کی راہ مین ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرینگے **ف** ایسی باتین اسلام کی ہین اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حقبات کا چھپانے والا دنیا دارون کی ملامت سے ڈرنیوالا

ہووہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اوس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اوسکو چاہیئے توبہ کرے اور رشتبازی اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے عن عبادة بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن ادریس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن جنادة بن ابی امیة قال دخلنا علی عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو مریض فقلنا حدثنا اصلحک اللہ بحدیث ینفع اللہ بہ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال دعانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعنا فکان فیما اخذ علینا ان بایعنا علی السمع والطاعة فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرة علینا ولا ننازع الامر اھلہ قال الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من اللہ فیہ برھان ترجمہ جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہمنے کہا بیان کرو ہمسے خدا تمکو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ فائدہ دیوے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے کہا ہمکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے آپ سے بیعت کی اور آپ نے جو عہد لیے اون میں یہ بہی تہا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جہگڑا نہ کرینگے اس شخص کی خلافت میں جو اوس کے لائق ہو مگر جب کہلا کہلا کفر دیکہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہے

فائدہ نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب خلاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکہو تو اُسوقت چپ نہ ہو بلکہ اُس سے کہدو اور حق بات بیان کردو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کیوجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہوجاتا ہے اور معتزلہ کا بہی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے ۔ قاضی عیاض نے کہا علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہوجاوے تو وہ معزول ہوجاوے گا اسیطرح اگر نماز ترک کردے یا بدعت شروع کرے جمہور کا یہی قول ہے پہر اگر کافر ہوجاوے یا شرع کے احکام بدلدے یا بدعت نکالے تو اوس کی ولایت جاتی رہیگی

اور اُس کی اطاعت ساقط ہوجاویگی اور مسلمانون پر واجب ہے کہ اوسکو معزول کرین اور اُسکی جگہہ ایک امام عادل کو مقرر کرین اور بدعت نکالنے کی صورت مین اُسکا معزول کرنا واجب نہین الا اُس صورت مین کہ مسلمانون کو قدرت ہو اُسکے عزل کی پر اُسکے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنی دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بھی امامت ابتدا صحیح نہین لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہوجاوے تو بعضون کے نزدیک اُسکا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہوسکے اور جمہور اہلسنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین مین سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کیوجہ سے معزول نہ ہوگا اور معزول نہ کیا جاویگا اور اُس سے لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہین ہے بلکہ اُسکو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہے قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضون نے اس دعوی کو اسلیے کہ امام حسن علیہ السلام اور عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالے عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اوٹھہ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھہ ہوگئی حجاج سے لڑنے کو لیے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تہا پہر اوسکے بعد اجماع ہوگیا واللہ اعلم انتہے مختصرًا **باب** الاِمَامُ جُنَّۃٌ امام مسلمانون کی سپر ہے **عن** اَبِی هُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِہٖ وَیُتَّقیٰ بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ کَانَ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرٌ وَاِنْ یَاْمُرْ بِغَیْرِہٖ کَانَ عَلَیْهِ مِنْہُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سپر ہے اوس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہین (کافرون سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہین تکلیف سے (ظالمون اور لٹیرون کے) پہر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اُسکو ثواب ہوگا اور جو اوس کے خلاف حکم دیوے تو اوسپر وبال ہوگا **باب** وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَیْعَۃِ الْخَلِیْفَۃِ الاَوَّلِ فَالاَوَّلِ جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اوسی کو قائم رکھنا چاہیے **عن** اَبِی هُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالےٰ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَتَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَکْثُرُ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَۃِ الاَوَّلِ فَالاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی

روایت ہی بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اُس کے جگہہ ہوتا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگون نے عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کر لو اوسی کی بیعت پوری کرو اور اون کا حق ادا کرو اللہ تعالے اون سے سمجھ لیگا جو اُس نے انکو دیا ہے **ف** نووی علیہ الرحمت نے کہا مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اوس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت باطل ہے اوسکو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بیخبری مین کی ہو خواہ ایک شہر مین ہو یا دو شہرون مین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ ایک زمانہ مین دو خلیفہ نہین ہو سکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہون اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہو کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا یہ قول مخالف ہی سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے

عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها ستكون بعدي أثرة وأمور تنكرونها قالوا يا رسول الله كيف تأمر من أدرك منا ذلك قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسألون الله الذي لكم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتین ہونگی جنکو تم برا جانوگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ایسے وقت مین جو رہے اوسکو آپ کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ادا کرو اُس حق کو جو تمپر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اوسکو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اوسکو ہدایت کرے یا اوسکو بدلکر دوسرا عادل حاکم تمکو دیوے)

عن عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة قال دخلت المسجد فإذا عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنه جالس في ظل الكعبة والناس مجتمعون عليه فأتيتهم فجلست إليه فقال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا منزلا فمنا من يصلح خباءه ومنا من ينتضل ومنا من هو في جشره إذ نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة جامعة فاجتمعنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنه لم يكن نبي قبلي إلا كان حقا عليه أن يدل أمته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلمه لهم وإن أمتكم هذه جعل عافيتها في أولها

وسيصيب آخرها بلاء وأمور تنكرونها وتجيء فتنة فيرقق بعضها بعضا وتجيء الفتنة
فيقول المؤمن هذه هذه مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه
فمن أحب أن يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن بالله واليوم
الآخر وليأت إلى الناس الذي يحب أن يؤتى إليه ومن بايع إماما فأعطاه صفقة يده
وثمرة قلبه فليطعه إن استطاع فإن جاء آخر ينازعه فاضربوا عنق الآخر فدنوت
منه فقلت أنشدك الله آنت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فأهوى
إلى أذنيه وقلبه بيديه وقال سمعته أذناي ووعاه قلبي فقلت له هذا ابن عمك معاوية
رضي الله تعالى عنه يأمرنا أن نأكل أموالنا بيننا بالباطل ونقتل أنفسنا والله عز وجل
يقول يا أيها الذين آمنوا لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم
ولا تقتلوا أنفسكم إن الله كان بكم رحيما قال فسكت ساعة ثم قال أطعه في طاعة
الله واعصه في معصية الله عز وجل ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے مین مسجد مین
گیا وہان عبد اللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ مین بیٹھے تھے اور لوگ اون کے پاس جمع تھے مین بھی
گیا اور بیٹھا اونہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے ایک سفر مین تو ایک جگہہ
اوترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانورون مین تھا اتنے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پکارنیوالے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے
آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہین گذرا جسپر ضرور نہ ہوا ہو اپنی امت کو جو بہتر بات اوسکو معلوم ہو
بتانا اور جو بری بات معلوم ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصے مین سلامتی ہے اور
اخیر حصے مین بلا ہے اور وہ باتین ہین جو تمکو بری لگین گی اور ایسے فتنے آوین گے کہ ایک فتنہ دوسرے
کو ہلکا اور پتلا کر دیگا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑہکر ہوگا کہ پہلا فتنہ اوسکے سامنے کچھ حقیقت نہ
رکھیگا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس مین میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا
آوے گا مومن سمجھے گا اسمین تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت
مین جاوے اوسکو چاہیے کہ مرے اللہ تعالے اور پچھلے دن پر یقین رکھکر
اور لوگون سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اوس سے کرین

اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اسکو اپنا ہاتھ دیدیوے اور دل سے نیت کرے اوسکی تابعداری کی تو اوسکی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اوس سے لڑنے کو آوے تو اوسکو منع کرو اگر نہ ملنے بغیر لڑائی کے تو) اوسکی گردن مار دیں یہ سنکر مین عبد اللہ کے پاس گیا اور اون سے کہا مین تمکو قسم دیتا ہوں اللہ کی تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے اپنے کانون اور دل کیطرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا میرے کانون نے سنا اور دل نے یاد رکہا مین نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہمکو حکم کرتے ہین ایک دوسرے کا مال ناحق کہانے کے لیے اور اپنی جانون کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اے ایمان والو مت کہاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانون کو بیشک اللہ تعالی تمپر مہربان ہے **ف** عبد الرحمن کا مطلب یہ تہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے امام کے مارنے کا حکم دیا جو پہلے امام سے لڑنا جھگڑنا چاہے تو معاویہ کی خلافت باطل ٹہیری کس لیے کہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کر چکے تہے اب معاویہ جو لڑائی کی طیاری کرتے ہین تو گویا لوگون کا مال ناحق کہاتے ہین اور ان کی جانین مفت گنواتے ہین **ف** یہ سنکر عبد اللہ بن عمرو بن العاص تہوڑی دیر تک چپ رہے پہر کہا معاویہ کی اطاعت کر اوس کام مین جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالے کے حکم کے خلاف ہو اوسمین معاویہ کا کہنا مان **عن** الاعمش بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الرحمن بن عبد رب الکعبۃ الصائدی قال رایت جماعۃ عند الکعبۃ فذکر نحو حدیث الاعمش **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا +

عن انس بن مالک عن اسید بن حضیر رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا من الانصار خلا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تستعملنی کما استعملت فلانا فقال انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض **ترجمہ** اسید بن حضیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجکو حاکم کر دیجیے جیسے آپنے فلان شخص کو حکومت دی ہے آپنے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہانتک کہ مجہسے ملو حوض کوثر پر **عن** اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار خلا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد ولم یقل خلا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ اسمین علیحدہ ہو کر کہنے

عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله في الثانية أو في الثالثة فجذبه الأشعث بن قيس وقال اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے ان کو کھینچا اور کہا سنو اور اطاعت کرو کیونکہ ان کے عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا

عن سماك بهذا الإسناد مثله وقال فجذبه الأشعث بن قيس رضي الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ترجمہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہیں

باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال

فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير شر قال نعم فقلت هل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي ويهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر فقلت هل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها فقلت يا رسول الله صفهم لنا قال نعم هم قوم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت يا رسول الله فما ترى إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم فقلت فإن لم تكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض على أصل شجرة حتى

يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالی نے ہمکو یہ بھلائی دی (یعنے اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہاں لیکن اسمیں دھبہ ہے میں نے کہا وہ دھبہ کیا آپ نے فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلینگے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہونگی اور بری بھی میں نے عرض کیا پھر اسکے بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کیطرف لوگوں کو بلاوینگے جو ان کی بات مانے گا اوسکو جہنم میں ڈالدینگے میں نے کہا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمایئے آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور انکے امام کے ساتھ رہ میں نے کہا اگر جماعت اور امام نہوں آپ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور کاش ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک

ف یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پر ان بے دینوں سے نہ ملے اور ایک یہ ہے اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیشین گوئی فرمائی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جسمیں دھبہ ہے بعضوں نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک باخدا محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اوس میں اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھیں اوسکے بعد بڑی برائی کا زمانہ اب ہے جسکو نیچریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر ہے پھیل رہی ہے اور جہنم کیطرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خان اور ابوالنیاچرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ اسوقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین متکلمین سے علیحدہ رہنا واللہ اعلم

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي

جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان
ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم برائی مین تھے پھر اللہ تعالی نے بھلائی دی اب اسکے بعد بھی کچھ برائی ہے آپ نے فرمایا
ہان مین نے کہا پھر اوس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے کہا پھر اوس کے بعد برائی ہے آپ نے
فرمایا ہان مین نے کہا کیسے آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہون گے جو میری راہ پر نہین چلین گے اور
میری سنت پر عمل نہین کرینگے اور ان مین ایسے لوگ ہون گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن
آدمیون کے سے ہون گے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اسوقت مین کیا کرون آپ نے فرمایا اگر تو ایسے
زمانہ مین ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اوسکی بات
سنی جا اور اسکا حکم مانا رہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاھلیۃ
ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ او یدعو الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل
فقتلۃ جاھلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاش من مومنھا
ولا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت
کا ساتھ چھوڑ دیوے پھر وہ مر گیا تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے
لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا
ہو قوم کیطرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کے رضامندی مقصود نہ ہو) پھر وہ مارا جاوے تو اسکا
مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور
برون کو اون مین سے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اوسکا عہد پورا
نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہین رکھتا اور مین اوس سے تعلق نہین رکھتا (یعنے وہ مسلمان نہین ہے)
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو
حدیث جریر وقال لا یتحاشی من مومنھا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ

ثم مات مات ميتة جاهلية ومن قتل تحت راية عمية يغضب للعصبة ويقاتل
للعصبة فليس من امتي ومن خرج من امتي على امتي يضرب برها وفاجرها لا يتحاشى
من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها فليس مني ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے
تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم
کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہو انکے
نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں
ہے عن غيلان بن جرير بهذا الاسناد اما ابن مثنى فلم يذكر النبي صلى الله
عليه وسلم في الحديث واما ابن بشار فقال في روايته قال رسول الله صلى الله عليه
بنحو حديثهم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه
يرويه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى من اميره شيئا يكرهه فليصبر
فانه من فارق الجماعة شبرا فمات فميتة جاهلية ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر
کرے اسلیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اوسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی عن
ابن عباس رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كره من
اميره شيئا فليصبر عليه فانه ليس احد من الناس يخرج من السلطان شبرا فمات
عليه الا مات ميتة جاهلية ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے
بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اوسی حال میں اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی عن جندب بن عبد الله
البجلي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل تحت
راية عمية يدعو عصبية او ينصر عصبية فقتلة جاهلية ترجمہ جندب بن عبد اللہ
بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھی جھنڈے کے تلے مارا جاوے
اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرف داری کیطرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اسکا قتل جاہلیت

کا سامنا ہوگا **عن** نافع قال جاء عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنہ الی عبد الله بن مطیع رضی الله تعالی عنہ حین کان من امر الحرة ما کان زمن یزید بن معاویة فقال اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادة فقال انی لم اٰتک لاجلس اتیتک لاحدثک حدیثا سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول من خلع یدا من طاعة لقی الله یوم القیامة لا حجة لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعة مات میتة جاہلیة **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عبد اللہ بن مطیع پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بہیجا اور مدینہ والے حرہ مین جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والون پر ہوئے خدا اس یزید مردود کو اسکا بدلہ دیوے) عبد اللہ بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) اسکے لیے توشک بچہاؤ اونہون نے کہا مین اس لیے نہین آیا کہ بیٹہون بلکہ ایک حدیث تجہکو سنانے کے لیے جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تہے جو شخص اپنا ہاتہہ نکالے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملیگا اور کوئی دلیل اوس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مرجاوے اور کسی سے اوس نے بیعت نہ کی ہو تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہین ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لیے اور راہ رشید سے نجنے کے لیے کسی کو بہی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کرلین اور اوس سے بیعت کرلین **عن** ابن عمر انہ اتی ابن مطیع فذکر عن النبی صلی الله علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی الله تعالی عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** حکم من فرق امر المسلمین وہو مجتمع جو شخص مسلمانون کے اتفاق مین خلل ڈالے **عن** عرفجة رضی الله تعالی عنہ قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول انہ ستکون ہنات وہنات فمن اراد ان یفرق امر ہذہ الامة وہی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قریب ہین فتنے اور فساد پہر جو کوئی چاہے اس امت کا اتفاق کو بگاڑنا تو اوسکو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی ہو **ف**

اگر وہ بادشاہ آدمی اپنے کام سے سمجھانے سے تو اسکا خون ہدر ہوگا عن عرفجۃ رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیثہم جمیعا فاقتلوہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن عرفجۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او
یفرق جماعتکم فاقتلوہ ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص پر متفق ہو اور چاہتا ہو وہ تم میں پھوٹ
ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو باب اذا بویع الخلیفتین جب دو خلیفہ سے بیعت ہو
عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
بویع الخلیفتین فاقتلوا الآخر منہما ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کی جاوے تو جس سے اخیر میں بیعت
ہوئی ہو اسکو مار ڈالو (اس لیے کہ اوسکی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے) باب وجوب
الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اوسکو برا جاننا
چاہیے عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ستکون امراء تعرفون وتنکرون فمن عرف بری ومن انکر سلم ولکن من رضی
وتابع قالوا افلا نقاتلہم قال لا ما صلوا ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم اون کے اچھے کام بھی
دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لیوے وہ بری ہوا (اگر اوسکا بند کر سکتا تھا
یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور
پیروی کی اوس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے امیروں
سے لڑائی نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو انکو مارو
اور امارت سے موقوف کردو) عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یستعمل علیکم امراء
فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد بری ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع

قالوا یا رسول اللہ الا نقاتلھم قال لا ما صلوا ای من کرہ بقلبہ وانکر بقلبہ ترجمہ ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہونگے جن کے
تم اچھے کام بھی دیکھوگے اور برے بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ
بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسکی پیروی کی وہ تباہ ہوا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اون
سے لڑیں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنے دل میں برا کہا گو زبان سے نہ کہے
عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجی بلک غنین انہ
قال فمن انکر فقد بری ومن کرہ فقد سلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ام سلمۃ
رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو ذکر مثلہ الا قولہ
ولکن من رضی وتابع لم یذکرہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب خیار الائمۃ وشرارھم

اچھے اور برے حاکموں کا بیان عن عوف بن مالک عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم و
تصلون علیھم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قیل
یا رسول اللہ افلا ننابذھم بالسیف فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ واذا رایتم من ولاتکم
شیئا تکرھونہ فاکرھوا عملہ ولا تنزعوا یدا من طاعۃ ترجمہ عوف بن مالک رضی اللہ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں
وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم اون کے لیے دعا کرتے ہو اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم
دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم اونپر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں
قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بری بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اسکو برا جانو لیکن اون کی
اطاعت سے باہر ہو کے بغاوت نہ کرو) عن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالی
عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیار ائمتکم الذین تحبونھم
ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم و
یبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قال قالوا یا رسول اللہ افلا ننابذھم عند ذلک قال لا

مَا اَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ اِلَّا مَنْ وُلِّیَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِیْ شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِیْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِی لِرُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ حِيْنَ حَدَّثَنِیْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ آللّٰهِ يَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰی رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِیْ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم اون کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور بری حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہی تمہارے دشمن ہیں تم اون پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تم سے مسلم بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ سنکر رزیق اپنے گھٹنوں کے بل جھکے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِیَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰی اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَی الْمَوْتِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فرمایا آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اوس درخت کا مقام دکھلا دیتا **ف** کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کٹوا ڈالا تھا جب سنا کہ لوگ اوس کے پاس جمع رہتے ہیں **عن** سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے اونہوں نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہمکو کافی ہوجاتا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اسکا پانی بہت بڑھ گیا تھا ہم پندرہ سو آدمی تھے **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اوس دن اونہوں نے کہا چودہ سو آدمی **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے **عن** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کے آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہمنے آپسے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر **عن** يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ **ترجمہ** سعید بن مسیب نے کہا میرے باپ اون لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی
جگہہ معلوم ہے نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ترجمہ سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پہر دوسرے سال صحابہ کرام اس
درخت کو بہول گئے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
لَقَدْ رَاَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا ترجمہ سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ
رضوان دیکھا تھا لیکن پہر جو میں اوسکے پاس آیا تو پہچان نہ سکا ف نووی نے کہا اس درخت
کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جاکر اوس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اسکا چھپ جانا اللہ
تعالی کی رحمت ہے عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ ترجمہ یزید بن ابی عبید نے کہا
میں نے سلمہ سے پوچہا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اونہوں نے کہا مرجانے
پر عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰى مَاذَا قَالَ
عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے
پر اونہوں نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
فائدہ نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بہاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنے کافروں کے مقابلے سے
بہاگنا منع تہا پہر اللہ تعالی نے آسان کر دی اب دوگنے کافروں سے بہاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے بَاب
تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ اِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پہر اوسکو
وہاں اپنا وطن بنانا حرام ہے عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ
عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے

وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا۔ پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی جنگل میں رہنے کی ف قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اسکو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتہی مختصراً)

باب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنے

عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ ترجمہ مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر

عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ ترجمہ مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی

ابو معبد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ اس سے
بیعت لیجیے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے
اوس سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو معبد سے ملا اون سے مجاشع کا
کہنا بیان کیا اونہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيْتُ اَخَاهُ
فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا
هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو ف نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا
ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار الاسلام کیطرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب
یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب
نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہے عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ
وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِيْ صَدَقَتَهَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ترجمہ
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنے اپنا وطن چھوڑنا
اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا کہ کہیں اوس سے نہ ہو سکے پھر

ہجرت توڑنا پڑے) تیری پاس اونٹ ہین وہ بولا ہان ہین آپ نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہان آپ نے
فرمایا تو سمندر ون کے اوس پار سے عمل کرتا رہ اسد تعالی تیرے کسی عمل کو ضائع نہین کرنے کا **عن**
الاوزاعی بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال ان اللہ لن یترک من عملک شیئا وزاد فی الحدیث
قال فھل تحتلبھا یوم وردھا قال نعم **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اسد تعالی تیرے
کسی عمل کو نہین چھوڑیگا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو انکا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہین
اوس نے کہا ہان **باب** کیفیۃ بیعۃ النساء عورتین کیونکر بیعت کرین **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان المومنات اذا ھاجرن
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتحن بقول اللہ تعالی یایھا النبی اذا جاءک المومنات
یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الی اخر الایۃ قالت عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا فمن اقر بھذا من المومنات فقد اقر بالمحنۃ وکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اقررن بذلک من قولھن قال لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انطلقن فقد بایعتکن ولا واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امراۃ
قط غیر انہ یبایعھن بالکلام قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا واللہ ما اخذ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء قط الا بما امرہ اللہ تعالی وما مست کف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کف امراۃ قط وکان یقول لھن اذا اخذ علیھن قد بایعتکن کلاما
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اسد تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مسلمان عورتین جب ہجرت
کرتین تو آپ اون کا امتحان لیتے اس آیۃ کے موافق اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتین بیعت
کرنیکو آوین اس بات پر کہ شریک نہ کرین گے اسد کا کسی کو چوری نہ کرین گی زنا نہ کرینگی اخیر تک سو جو
کوئی عورت ان باتون کا اقرار کرتی . وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنے بیعت ہو جاتی)
اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب وہ اقرار کرتین اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ مین تم سے بیعت
لے چکا قسم اسد تعالی کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہین چھوا البتہ زبان سے آپ اون سے بیعت
لیتے حضرت عائشہ رضی اسد تعالی عنہا نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے عورتون سے کوئی اقرار
نہین لیا مگر جسکا اسد تعالی نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی

نہین کی بلکہ آپ صرف زبان سے فرمادیتے جب وہ اقرار کر لیتین مین تم سے بیعت کر چکا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اون کا ہاتھ پکڑنا درست نہین اور مردون سے زبان سے ہاتھہ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کیوقت باتا کرنا درست ہے اور عورت کی آواز ستر این نہین ہے البتہ اوسکا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامۃ یا دانت نکلنے یا سرمہ لگانے کے چھونا نادرست ہے اور یہ ضرورتین بھی اوسوقت ہین جب عورت یہ کام کرنے والی نملے انتہے عن عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا اخبرتہ عن بیعۃ النساء قالت ما مس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ امرأۃ قط الا ان یاخذ علیہا فاذا اخذ علیہا فاعطتہ قال اذہبی فقد بایعتک ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عورتون کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہین لگا البتہ آپ زبان سے اوس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے قبول کر دیتے تو آپ فرماتے جا مین نے تجھ سے بیعت کر لی باب البیعۃ علی السمع والطاعۃ فیما استطاع بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہانتک ہوسکے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعتم ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو جہانتک مجھ سے ہوسکیگا (یہ آپکی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہوسکے اوسکے نہ کرنے مین گنہگار نہ ہون) باب بیان سن البلوغ آدمی کب جوان ہوتا ہے عن ابن عمر قال عرضنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فی القتال وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فلم یجزنی وعرضنی یوم الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی قال نافع فقدمت علی عمر بن عبد العزیز وہو یومئذ خلیفۃ فحدثتہ ہذا الحدیث فقال ان ہذا لحد بین الصغیر والکبیر فکتب الی عمالہ ان یفرضوا لمن کان ابن خمس عشرۃ سنۃ ومن کان دون ذلک فاجعلوہ فی العیال ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی مین اور مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے

والون مین داخل نہ کیا پھر میں ہیش ہوا خندق کے دن جب مین پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا
نافع نے کہا مین نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی اون کے پاس آ کر وہ ان دنون خلیفہ تھے
اونہون نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملونکو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اوسکا حصہ
لگا دین اور جو پندرہ سے کم ہو اوسکو بال بچون مین شریک کرین **عن** عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اسمین یہ ہے کہ مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا **باب** النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ
إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ قرآن شریف کافرون کے ملک مین لیجانا
منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ اون کے ہاتھ لگ جاوے گا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ **ترجمہ** حضرت
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک مین لے
جانے سے سفر مین **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن
کو سفر مین دشمن کے ملک مین لیجانے سے اس ڈر سے کہ کہین دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جاوے **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ
فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ أَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ **ترجمہ** عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیجاؤ سفر مین قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر
ہے دشمن کے ہاتھ مین پڑ جانیکا ایوب نے کہا دشمن کے ہاتھ مین پڑ گیا اور وہ لگے جھگڑا کرنے تم سے
ف نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کرین اور اگر یہ ڈر نہ
ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اسوقت منع نہین ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال مین منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا
ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا جنپر اللہ تعالی کا نام لکھا ہو **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ
وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **باب** الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا گھوڑدوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو تیار کرنا شرط کے لیے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑ کی ان گھوڑوں کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو طیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر ان لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجکو لیکر مسجد پر چڑھ گیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑدوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو طیار کرنا یعنے تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کردیں پھر اسکو گرم جھول پہناکر ایک بند کوٹھری میں باندھ دیں تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جاوے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑدوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دیوے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دلوے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے انتہے **باب** فَضِيْلَةِ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْلَ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا گھوڑوں کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ

رسول الله صلی الله علیه وسلم یلوی ناصیة فرسه باصبعه وهو یقول الخیل معقود
بنواصیها الخیر الی یوم القیامة الاجر والغنیمة ترجمہ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور
فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت
اسم دنیا اور ہم آخرت کا **عن** یونس بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
عروة البارقی رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخیل
معقود فی نواصیها الخیر الی یوم القیامة ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور
غنیمت **عن** عروة البارقی رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم الخیر معقوص بنواصی الخیل قال فقیل له یا رسول الله بم ذاک قال الاجر
والمغنم الی یوم القیامة ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک) **عن**
حصین بهذا الاسناد غیر انه قال عروة بن الجعد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
عروة البارقی عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر الاجر والمغنم وفی حدیث سفیان
سمع عروة البارقی سمع النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
عروة بن الجعد عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا ولم یذکر الاجر و
والمغنم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے **عن**
انس رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البرکة فی
نواصی الخیل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں
کی پیشانیوں میں ہے **عن** انس رضی الله تعالی عنه یحدث عن النبی صلی الله
علیه وسلم بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں
سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نحوست

گھوڑی میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس

باب مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ گھوڑے کی کون سی نشانیاں بری ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو اس کی تفسیر آگے آتی ہے **عَنْ** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہمرنگ یا تین ہمرنگ اور ایک سفید اور ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں واللہ اعلم **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ضامن ہے اُسکا جو نکلا اوسکی راہ میں اور نہ نکلا مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالی پر اور سچ جانتا ہو اوس کے پیغمبروں کو اللہ تعالی

سے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت مین ہے یا تو مین اُسکو جنت مین لیجاؤنگا یا اُسکو پھیر دونگا اوسکے گھر کیطرف ثواب یا غنیمت حاصل کرکے قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہین ہے جو خدا تعالی کی راہ مین لگے مگر وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آویگا جیسا دنیا مین لگا تھا اُسکا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے اگر مسلمانون پر دشوار نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھہ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرتا ہے کبھی لیکن میرے پاس اتنی گنجایش نہین (سواریون وغیرہ کی) اور مسلمانون پر دشوار ہوگا میرے ساتھہ نہ چلنا قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جہاد کرون اللہ تعالی کی راہ مین پھر مارا جاؤن پھر جہاد کرون پھر مارا جاؤن پھر جہاد کرون پھر مارا جاؤن یعنی بار بار خدا کی راہ مین شہید ہون پھر زندہ ہون پھر شہید ہون اس حدیث سی جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہی کہ اُس کے برابر دوسری کوئی عبادت نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت شوق تہا اور آپ یہ چاہتے تہے کہ ہر ایک لشکر کے ساتھہ خود بھی جہاد کو نکلین پر خرچ کی وقت سے آپ مجبور تہے اور جو آپ نکلتی تو اور بھی سب مسلمان نکلتی اور اتنے آدمیون کا سامان سر وقت مشکل تہا **عَنْ** عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَکَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ وَتَصْدِیْقُ کَلِمَتِهٖ بِاَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یُرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْکَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اوس کا جو کوئی جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ مین جہاد کرنے کے واسطے اور اوس کی کلام کا یقین کر کے اس بات کا کہ لیجاویگا اوسکو جنت مین یا پھیر دیگا اوس کے گھر کو جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْکٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

ایسا نہین جو زخمی ہو خدا کی راہ مین اور اللہ تعالی جانتا ہے جو زخمی ہوا اوس کی راہ مین مگر قیامت کے
دن وہ آدے گا اوس زخم بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی عَنْ هَمَّامِ
ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلْمٍ
يُكْلَمُهُ مُسْلِمٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ
لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا
بَعْدِي ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابوہریرہ نے رسول اللہ صلعم
سے سنکر پہر بیان کیا کئی حدیثون کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زخم مسلمان
کو لگے اللہ تعالی کی راہ مین وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تہا خون بہتا ہوا رنگ
تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اوسکی جس کے ہاتہ مین محمد صلعم کی جان ہے
اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون پر تو مین ہر لشکر کے ساتہ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ مین
لیکن اتنی گنجایش نہین ہے کہ مین سب کو سواریان دون اور نہ اون کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے
ساتہ رہین اور نہ اون کے دلون کو بہلا لگیگا میرے ساتہ نہ چلنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ
أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون کو
تو مین ہر لشکر کے ساتہ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قسم اوسکی جس کے ہاتہ مین
میری جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن اوسیطرح جیسے
اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم لولا ان اشق على امتي لاحببت ان لا اتخلف خلف سرية نحو حديثهم ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری
امت پر تو مین چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑون جیسا اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ الی قولہ ما تخلفت
خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ تعالی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب فضل
الشہادۃ فی سبیل اللہ اللہ کی راہ مین شہید ہونے کی فضیلت عن انس رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس تموت لها عند اللہ خیر یسرها
انها ترجع الی الدنیا ولا ان لها الدنیا وما فیها الا الشہید یتمنی ان یرجع فیقتل فی
الدنیا لما یری من فضل الشہادۃ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی مرجاتا ہے اور اللہ تعالی کے پاس اوسکی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی
نہین ہوتا کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اوس مین ہے وہ سب اوسکو ملے مگر شہید وہ آرزو
کرتا ہے کہ پھر دنیا مین آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو ف
نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اسلیے کہتے ہین شہید
کو کہ وہ مشاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت مین اور اور مسلمان قیامت کے دن جنت مین جاوینگے اور ابن
انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالی اور فرشتے گواہ ہین جنت کے اوس کے واسطے بعضون نے کہا اس
لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجہ کا بعضون نے کہا اس لیے کہ فرشتے
رحمت کے اوسکے پاس حاضر ہوتے ہین یا اس لیے کہ اسکا حال گواہ ہے اوس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے
کہ اسکا زخم اسکا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتون پر قیامت کے دن انتہی ملخصا عن
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا وان لہ ما علی الارض من شیء غیر
الشہید فانہ یتمنی ان یرجع فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ ترجمہ انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت مین جاویگا اوسکو
پھر دنیا مین آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اوسکو ساری زمین کی چیزین دی جاوین پر شہید آرزو کریگا

پہر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکہے گا شہادت کی درجے کو **عن** ابی هریرة رضی
الله تعالی عنه قال قیل للنبی صلی الله علیه وسلم ما یعدل الجهاد فی سبیل الله
قال لا تستطیعوه قال فاعادوا علیه مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا تستطیعونه
قال فی الثالثة مثل المجاهد فی سبیل الله کمثل الصائم القائم القانت بآیات الله
لا یفتر من صیام ولا صلوة حتی یرجع المجاهد فی سبیل الله تعالی **ترجمه** حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے
کے برابر کون سی عبادت ہے آپ نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکہتے پہر اونہون نے پوچہا دو یا
تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تہے کہ تم اوسکی طاقت نہین رکہتے آخر تیسری بار مین آپ نے
فرمایا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز مین کہڑا ہو
اللہ تعالی کی آیتون کا مطیع ہو نہ روزے سے تہکے نہ نماز سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سے **ف**
اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہین کرسکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بہی نہین ہوسکتی **عن**
سهیل بهذا الاسناد نحوه **ترجمه** وہی جو اوپر گذرا **عن** النعمان بن بشیر رضی
الله تعالی عنهما قال کنت عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رجل
ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقی الحاج وقال آخر ما ابالی ان
لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال آخر الجهاد فی سبیل
الله افضل مما قلتم فزجرهم عمر رضی الله تعالی عنه وقال لا ترفعوا اصواتکم عند
منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یوم الجمعة ولکن اذا صلیت الجمعة دخلت
فاستفتیته فیما اختلفتم فیه فانزل الله تعالی اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد
الحرام کمن امن بالله الآیة الی آخرها **ترجمه** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پاس بیٹہا تہا ایک شخص بولا مجہے پرواہ نہین مسلمان
ہوکے پہر کسی عمل کی جب مین پانی پلاؤن گا حاجیون کو دوسرا بولا مجہے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی
اسلام کے بعد مین تو مسجد حرام کی مرمت کرتا تیسرا بولا ان چیزون سے تو جہاد افضل ہے حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انکو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت

پکارا کرو لیکن مین جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھونگا او سبات کو جس مین تمنے اختلاف کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ یعنے کیا تم نے حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کردیا ہرگز نہین اللہ تعالی کے سامنے برابر نہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہانتک کہ جب نمازی جمع ہون اُسوقت ذکر اسلئے تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیون کو نماز مشکل ہوجاتی ہے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ تَوْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اللہ تعالی کی راہ مین صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ مین صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوْهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ مین وہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالی کی راہ مین دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اُمَّتِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَلَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ مین بہتر ہے اُن سب چیزون سے جنپر آفتاب نکلا اور ڈوبا **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر

کنز ا باب بیان ما اعدہ اللہ تعالی للمجاہد فی الجنۃ من الدرجات ترجمہ
جہاد کرنے والے کے درجون کا بیان عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا وجبت لہ الجنۃ فعجب لہا ابو سعید فقال
اعدہا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی
الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد
فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام
کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اوس کے لیے جنت واجب ہے یہ سنکر ابو سعید رضی
اللہ تعالی عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمایئے یا رسول اللہ آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل
ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملینگے جنت مین اور ہر ایک درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا
فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین مین ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا وہ کونسا
عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرنا اللہ کی راہ مین جہاد کرنا اللہ کی راہ مین عن ابی قتادۃ
رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال
فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ تکفر عنی خطایای
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر
محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت قال
ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ اتکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبریل علیہ السلام
قال لی ذلک ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے
کو کھڑے ہوئے صحابہ مین اور بیان کیا اون سے کہ تمام عملون مین افضل جہاد ہے اللہ تعالی کی راہ مین
اور ایمان لانا اللہ تعالی پر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی راہ

ہین تو میرے گناہ معاف ہوجاوین گے آپنے فرمایا ہان اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ مین صبر کرکے
اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے پھر آپنے فرمایا تونے کیا کہا
وہ بولا اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی راہ مین تو میرے گناہ معاف ہوجاوین گے آپ نے فرمایا
ہان اگر تو مارا جاوے صبر کرکے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف
نہوگا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اسکو ف نووی نے کہا نیت خالص
ہو یعنے خاص اللہ تعالے کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت
کے واسطے اور قرض معاف نہ ہوگا اسیطرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہون گے اور پہلے آپنے
قرض کو مستثنے نہیں کیا پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اوسی وقت جتایا آپ نے
بیان کردیا عن ابی قتادۃ ...... رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارأیت ان قتلت فی سبیل اللہ بمعنی حدیث اللیث
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی قتادۃ ...... رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزید احدھما علی صاحبہ ان رجلا اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر فقال ارأیت ان ضربت بسیفی بمعنی حدیث
المقبری ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے عن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال یغفر اللہ للشہید کل ذنب الا الدین ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی شہید کا ہر گناہ بخشدیگا لیکن قرض نہین بخشیگا
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن
العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی
راہ مین مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہون کو مگر قرض کو

باب فی بیان ان ارواح الشہداء فی الجنۃ وانھم احیاء عند ربھم یرزقون

شہیدون کی روحین جنت مین ہین اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین رزق دیے جاتے ہین عن مسروق قال

سألنا عبد الله رضي الله تعالى عنه عن هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل
الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون قال اما انا قد سألنا عن ذلك فقال ارواحهم في
جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثم تاوي
الى تلك القناديل فاطلع اليهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شيئا قالوا اي شيء
نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما راوا انهم
لن يتركوا من ان يسئلوا قالوا يا رب نريد ان ترد ارواحنا في اجسادنا حتى نقتل في سبيلك
مرة اخرى فلما راى ان ليس لهم حاجة تركوا ترجمہ مسروق سے روایت ہے ہم نے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا اس آیت کو ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء
عند ربہم یرزقون یعنے مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کیے گیے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے
پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہیں عبد اللہ نے کہا ہمنے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم سے آپ نے) فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو
عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر اپنی قندیلوں میں
آرہتی ہیں ایک بار اونکے پروردگار نے اون کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو اونہوں نے کہا اب
ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں جگتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا
پھر پوچھا جب اونہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہمارے رہا ہی نہیں (یعنی پروردگار جل شانہ پھر پھر پوچھ
جاتا ہے) تو انہوں نے کہا اے پروردگار ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں
(یعنے دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں جب پروردگار جل جلالہ نے
دیکھا کہ اب اُن کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے
نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا اور وہیں سے آدم علیہ الصلوۃ والسلام اتارے
گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے
بعد پیدا کیجاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روح
کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اوسکی حقیقت معلوم نہیں ہے
فلاسفہ کہتے ہیں روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے

بدن ہین اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو ممدہ
انسان رکہتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ مین
جو بدن مین سمائے ہوئے ہین جب وہ جدا ہو جاتے ہین تو آدمی مرجاتا ہے انتہے مختصرا

باب فضل الجہاد والرباط جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت

عن ابی سعید الخدری ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الناس افضل فقال رجل یجاہد فی سبیل اللہ بمالہ ونفسہ قال ثم من قال مومن فی شعب من الشعاب یعبد ربہ ویدع الناس من شرہ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اوس نے کہا پہر کون آپ نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گہاٹی مین اللہ کو پوجے اور لوگون کو بچا دے اپنے شر سے **ف** نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) فضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہی کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ فتنون سے حفاظت ہو سکے اور اسمین کوئی شک نہین کہ فتنہ کے زمانہ مین عزلت افضل ہے اور حدیث اسپر محمول ہی

عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یا رسول اللہ قال مومن یجاہد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل معتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ ویدع الناس من شرہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابن شہاب بہذا الاسناد قال رجل فی شعب لم یقل ثم رجل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من خیر معاش الناس لہم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی راس شعفۃ من ہذہ الشعف او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگی سے اوس کی زندگی بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گہوڑے کی باگ تہامے ہوئے دوڑتا پہرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کہ

شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا
پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں
میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور
اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے **ف**
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے
عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے
الا جب کہ لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کے لیے نقصان کچھ نہ ہو **عَنْ** اَبِیْ
حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِیْ شُعْبَةٍ مِنْ
هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِیْ شِعْبٍ
مِنَ الشِّعَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ
يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جاویں گے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ
كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ
فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل
کیا پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا
خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اوسکو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی
راہ میں اور شہید ہوا **ف** تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے
جائز نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ اون سے پاک ہے تو
مراد ہنسی سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف اون کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے انتہی **مترجم**
کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح ضحک یعنی ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استوا

اور مجیبی وغیرہ اور اسکی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہین البتہ یہ نہین کہنا چاہیے کہ اوسکی کوئی صفت مشابہ ہیں مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ تعالیٰ **عن** ابی الزناد بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک اللہ لرجلین یقتل احدھما الآخر کلاھما یدخل الجنۃ قالوا کیف یا رسول اللہ قال یقتل ھذا فیلج الجنۃ ثم یتوب اللہ علی الآخر فیھدیہ الی الاسلام ثم یجاھد فی سبیل اللہ فیستشھد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت مین جاوے پھر اللہ تعالیٰ دوسرے پر رحم کرے اوسکو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ مین اور شہید ہو

باب من قتل کافرا ثم سدد جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجتمع کافر وقاتلہ فی النار ابدا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اسکا مارنیوالا (مسلمان) دونو جہنم مین ایک جا نہ رہینگے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اسکو الزام دیوے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر احدھما الآخر قیل من ھم یا رسول اللہ قال مؤمن قتل کافرا ثم سدد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں جہنم مین اسطرح اکٹھا نہ ہون گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچا دے لوگون نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پہ قائم رہے **ف** نووی نے کہا اس مین یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم مین جائیگا نہین پھر اکٹھا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اسکا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویون سے حدیث مین غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جسکو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لاوے تو اسکا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا دوسری یہ غرض ہے

ذرا ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم مین جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ
نرہیگا ان شاء اللہ تعالیٰ **بَابُ** فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ اسکی راہ مین صدقہ دینے
کا ثواب **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ
مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت
اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین دیتا ہون آپ نے فرمایا اوس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں
ملین گی نکیل پڑی ہوئین **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ غازی کی مدد کرنے
کی فضیلت **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُولَ اللهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى
خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب
مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہین ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین بتلادون
اوس شخص کو جو سواری دیوے اسکو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتاوے اوسکو اوتنا ہی ثواب
ہے جتنا نیکی کرنے والے کو **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا
أَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي
تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكُ لَكِ فِيهِ **ترجمہ**
انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ مین جہاد کا
ارادہ رکھتا ہون اور میرے پاس سامان نہین آپ نے فرمایا فلانے پاس جا اوس نے سامان کیا تھا جہاد کا
پر وہ بیمار ہو گیا وہ شخص اوس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو سلام

کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ سامان مجکو دیدے اوس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے) کہا اے فلانی وہ سب سامان اسکو دیدے اور کوئی چیز مت رکھہ قسم خدا کی جو چیز تو رکھہ لے گی اوس مین برکت نہ ہوگی **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ومن خلفه فی اهله بخیر فقد غزا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کردیا کسی غازی کا اللہ تعالی کی راہ مین اوس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گہربار کی خبر رکہی اوس نے بہی جہاد کیا (یعنے ثواب جہاد کا اوس نے کمایا) **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالی عنه قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم من جهز غازیا فقد غزا ومن خلف غازیا فی اهله فقد غزا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کیطرف بہیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردون مین ایک مرد نکلے ہر گہر مین سے اور ثواب دونون کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گہربار کی خبرگیری کا) **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا بمثله **عن** یحیی بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث الی بنی لحیان لیخرج من کل رجلین رجل ثم قال للقاعد ایکم خلف الخارج فی اهله وماله بخیر کان له مثل نصف اجر الخارج **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جو گہربار کی خبرگیری رکہے اوسکو مجاہد کا آدہا ثواب ملیگا **باب** حرمة نساء المجاهدین واثم من خانهم فیهن مجاہدین کی عورتون کی حرمت کا بیان اور انمین خیانت والے کے گناہ کا بیان **عن** بریدة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حرمة نساء المجاهدین علی القاعدین کحرمة امهاتهم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاهدین فی اهله فیخونه فیهم الا وقف

لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِہٖ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّکُمْ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے اُنکی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہکر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اوس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اسکے عمل میں سے جو تو چاہے وہ لے لے عن عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِہٖ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّکُمْ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے گا تو اوسکی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے یہ فرما کر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو یعنے وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنیوالا نہیں سب ہی لے لیگا

باب سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِھَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِیْنَ

معذور پر جہاد فرض نہیں ہے

عن الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا فَجَآءَ بِکَتِفٍ فَکَتَبَھَا فَشَکٰی اِلَیْہِ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ ضَرَارَتَہٗ فَنَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَۃُ وَاَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدٍ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ترجمہ براء نے کہا یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنے لڑنیوالوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لیکر آئے اور اُسپر یہ آیت لکھی تب عبد اللہ بن ام مکتوم نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنے میں اندھا ہوں اسلیے جہاد میں نہیں جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اُسوقت غیر اولی الضرر کا لفظ اوترا یعنے وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور (معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہیں)

عن الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَلَّمَہُ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَنَزَلَتْ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ ترجمہ براء رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا جب یہ آیت اتری لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر

اترا **باب** ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِیْدِ شہید کے لیے جنت ہونا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ کُنَّ فِیْ

یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُوَیْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ

اُحُدٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین کہان ہونگا

اگر مارا جاؤن آپ نے فرمایا جنت مین یہ سنکر اوس نے چند کہجورین جو اوس کے ہاتھ مین تہین

کہانے کے لیے پہینکدین اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت مین ہے کہ احد کے

دن ایک شخص نے کہا **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی النَّبِیْتِ

قَبِیْلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ

فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هٰذَا یَسِیْرًا وَاُجِرَ کَثِیْرًا **ترجمہ**

براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا جو انصار کا ایک قبیلہ ہے

آیا اور کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین اور آپ

اس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہین پہر آگے بڑہا اور لڑتا رہا یہانتک کہ مارا گیا

آپ نے فرمایا اس نے عمل تہوڑا کیا پر ثواب بہت پایا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُسَیْسَةَ عَیْنًا یَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِیْ سُفْیَانَ

فَجَاءَ وَمَا فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَدْرِیْ

مَا اسْتَثْنٰی بَعْضَ نِسَائِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِیْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ فَتَکَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ کَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْیَرْکَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ

رِجَالٌ یَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِیْ ظُهْرَانِهِمْ فِیْ عُلْوِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَا اِلَّا مَنْ کَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا

فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ

وَجَاءَ الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُقَدِّمَنَّ اَحَدٌ مِنْکُمْ اِلٰی شَیْءٍ

حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ فَدَنَا الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا

اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیرا (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بناکر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لادے وہ لوٹ کر آیا اوس وقت گھر میں سیرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا راوی نے کہا مجھ یاد نہیں آپ کی کس بی بی کا انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ یہ سنکر چند آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہونچے اور مشرک بھی آگئے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کیطرف نہ بڑھے جبتک میں اوس کے آگے نہ ہوں پھر مشرک قریب پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے آپنے فرمایا ہاں اوس نے کہا واہ سبحان اللہ آپنے فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ میں نے اس امید کہا کہ جنت کے لوگوں میں سے میں بھی ہوں آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے یہ سنکر اوس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور انکو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہونچے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت جمہور علما کا یہی قول ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ

الجنة تحت ظلال السيوف فقام رجل رث الهيئة فقال يا ابا موسى أانت سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا قال نعم قال فرجع الى اصحابه فقال اقرأ عليكم
السلام ثم كسر جفن سيفه فالقاه ثم مشى بسيفه الى العدو فضرب به حتى قتل ۃ
ترجمہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور
کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلوارون کے سایون کے تلے
ہین یہ سنکر ایک شخص اٹھا غریب سیلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابو موسی تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے اونہون نے کہا ہان یہ سنکر وہ اپنے یارون کیطرف گیا اور کہا
مین تم کو سلام کرتا ہون اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پہر تلوار لیکر دشمن کیطرف گیا اور مارا دشمن کو یہان
تک کہ شہید ہوا **عن** انس رضي الله تعالى عنه قال جاء ناس الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقالوا ان ابعث معنا رجالا يعلمونا القران والسنة فبعث اليهم سبعين رجلا
من الانصار يقال لهم القراء فيهم خالي حرام يقرءون القران ويتدارسون بالليل
يتعلمون وكانوا بالنهار يجيئون بالماء فيضعونه في المسجد ويحتطبون فيبيعونه ويشترون
به الطعام لاهل الصفة والفقراء فبعثهم النبي صلى الله عليه وسلم اليهم فعرضوا
لهم فقتلوهم قبل ان يبلغوا المكان فقالوا اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك فرضينا
عنك ورضيت عنا قال واتى رجل حراما خال انس رضي الله تعالى عنه من خلفه
فطعنه برمح حتى انفذه فقال حرام فزت ورب الكعبة فقال رسول الله صلى الله
وسلم لاصحابه ان اخوانكم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك
فرضينا عنك ورضيت عنا ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ لوگ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہماری ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو
قرآن اور حدیث سکہلا دین آپ نے اون کے ساتھ ستر انصاری آدمیون کو کر دیا جنکو قرا ر قاری
کی جمع یعنے قرآن پڑہنے والے) کہتے تہے اون مین میرے ماموں حرام بہی تہے وہ لوگ قرآن مجید
پڑہا کرتے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکہتے اور دن کو پانی لاکر مسجد مین رکہتے اور لکڑیان
اکہٹا کرتے پہر اوسکو بیچتے اور کہانا خریدتے صدقہ لوگون اور فقیرون کے لیے (صفہ مسجد مین ایک مقام

تہا پایا ہوا اوس مین ستر آدمی رہا کرتے تہے جو محض بے معاش اور متوکل تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو ان کے ساتہہ کردیا انہون نے رستہ مین اُنکا مقابلہ کیا اور انکو قتل کیا (یعنے ان لوگون کو
جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ کردیا تہا) اپنے ٹہکانے پر پہونچنے سے پہلے انہون نے امرنے
وقت کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہونچا دے کہ ہم تجہہ سے مل گئے اور راضی ہین تجہہ سے اور تو ہم سے
راضی ہے ایک شخص (کافرون مین سے) حرام پاس آیا (جو ماموں تہے انس بن مالک کے) اور برچہا مارا
اون کے ایسا کہ پار ہوگیا حرام نے کہا مین مراد کو پہونچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بہائی مارے گئے اور اونہون نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے
نبی کو خبر کردے کہ ہم تجہ سے مل گئے اور تجہ سے راضی ہین اور تو ہم سے راضی ہے پہر حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی ا **عن** انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عمی الذی سمیت بہ لم یشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدرا قال
فشق علیہ قال اول مشہد شہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غبت عنہ وان ارانی
اللہ مشہدا فیما بعد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرانی اللہ تعالیٰ ما اصنع قال فہاب
ان یقول غیرہا قال فشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقال فاستقبل
سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ انس یا ابا عمرو واین
فقال واہا لریح الجنۃ اجدہ دون احد قال فقاتلہم حتی قتل قال فوجد فی جسدہ
بضع وثمانون من بین ضربۃ وطعنۃ ورمیۃ قال فقالت اختہ عمتی الربیع بنت النضر
فما عرفت اخی الا ببنانہ ونزلت ہذہ الآیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم
من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال فکانوا یرون انہا نزلت فیہ
وفی اصحابہ **ترجمہ** انس نے کہا میرے چچا جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا (یعنے اون کا بہی نام انس تہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوئے یہ امر اون پر بہت دشوار
گذرا اور انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی مین غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ
دوسری کوئی لڑائی مین مجہے آپکے ساتہہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکہے گا مین کیا کرتا ہون اور ڈرے
اس کے سوا اور کچہ کہنے سے (یعنے اور کچہ دعوے کرنے سے کہ مین ایسا کرونگا ایسا کرونگا کیونکہ شاید نہ ہوسکے

اور جہوٹے ہوں اپر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ اون کے سامنے آئے اور اونہوں نے کہا ای انس ابو عمر (کنیت تہی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کے جو چچا تہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے) کہاں جاتے ہو اونہوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کیطرف سے مجہکو آرہی ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر وہ لڑے کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوئے لڑائی کے بعد دیکہا تو اون کے بدن پر اسی پر کئی زخم تہے تلوار اور برچہی اور تیر کے اون کی بہن یعنے میری پہوپہی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے اپنے بہائی کو نہیں پہچانا مگر اون کی پوروں انگلیوں کی دیکہکر (کیونکہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تہا) اور یہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ یعنے مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں صحابہ کہتے تہے اون کے اور آپکے ساتہیوں کے باب میں اوتری **باب** مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالی کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالی کی راہ میں لڑتا ہے **عن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکہانے کو تو اللہ تعالی کی راہ میں لڑتا کون ساہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اسلیے کہ اللہ کا کلمہ یعنے دین بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے **عن** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا اوس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکہلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمایش کے لیے کون سا لڑتا اللہ کی راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالی کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے **عن**

ابی موسیٰ قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ الرجل یقاتل منا شجاعۃ

فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا

سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القتال فی سبیل اللہ فقال الرجل یقاتل غضبا و یقاتل

حمیۃ قال فرفع راسہ الیہ وما رفع راسہ الیہ الا انہ کان قائما فقال من قاتل لتکون

کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک

شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کون سی ہے تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ

سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اوٹھایا اور اسی سبب سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور آپ

بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو یعنے توحید غالب ہو شرک پر

اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اسکی راہ میں ہے **باب** من قاتل للریاء والسمعۃ استحق

النار جو شخص لڑے نمایش اور دکھلانے کے لیے وہ جہنمی ہے **عن** سلیمان بن یسار قال تفرق

الناس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ ناتل اھل الشام ایھا الشیخ حدثنی حدیثا

سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول ان اول الناس یقضی یوم القیامۃ علیہ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفھا

قال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان

یقال جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم

وعلمہ وقرا القران فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال تعلمت العلم

وعلمتہ وقرات فیک القران قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال عالم وقرات

القران لیقال ھو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل

وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال

فما عملت فیھا قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیھا الا انفقت فیھا لک قال

کذبت ولکنک فعلت لیقال ھو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ ثم

القی فی النار **ترجمہ** سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ ابوہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا ناتل بن قیس خزامی

فلسطین کا رہنے والا تہا اور یہ تابعی ہے اُسکا باپ صحابی تہا اے شیخ مجہہ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچہا مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے سب سے پہلے قیامت مین جسکا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید ہوا جب اوسکو اللہ تعالی کے پاس لاوینگے تو اللہ تعالی اپنی نعمت اوسکو بتلاویگا وہ پہچانے گا اللہ تعالی پوچہے گا تو نے اُسکے لیے کیا عمل کیا ہے وہ بولیگا مین لڑا تیری راہ مین یہانتک کہ شہید ہوا اللہ تعالے فرماوے گا تو نے جہوٹ کہا تو لڑا تہا اسلیے کہ لوگ بہادر کہین تجہے بہادر کہا گیا پہر حکم ہوگا اوسکو اوندہے منہ گہسیٹتے ہوئے جہنم مین ڈالدینگے اور ایک شخص ہوگا جسنے دین کا علم سیکہا اور سکہلایا اور قرآن پڑہا اوسکو اللہ تعالے کے پاس لاوینگے وہ اپنی نعمتین دکہلاویگا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اُسکے لیے کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا مین نے علم پڑہا اور پڑہایا اور قرآن پڑہا اللہ تعالی فرماوے گا تو جہوٹ بولتا ہے تو نے اسلیے علم پڑہا تہا کہ لوگ تجہے عالم کہین اور قرآن اسلیے پڑہا تہا کہ لوگ قاری کہین تجہے عالم اور قاری دنیا مین کہا گیا پہر حکم ہوگا اوسکو منہ کے بل گہسیٹتے ہوئے جہنم مین ڈالدینگے اور ایک شخص ہوگا جسکو اللہ تعالی نے مال دیا تہا اور ہر قسم کے مال دیئے تہے وہ اللہ تعالے کے پاس لایا جاویگا اللہ تعالی اوسکو اپنی نعمتین دکہلاویگا وہ پہچان لیگا اللہ تعالی پوچہے گا تو نے اوس کے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا مین نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس مین تو خرچنا پسند کرتا تہا نہین چہوڑی تیرے واسطے اللہ تعالی فرماویگا تو جہوٹا ہے تو نے اسلیے خرچ کیا کہ لوگ سخی کہین تو تجہے لوگون نے سخی کہا دنیا مین پہر حکم ہوگا منہ کے بل کہینچکر جہنم مین ڈالدینگے **ف** تو جہاد اور علم اور صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتین ضائع ہوجاوینگی اللہ بچاوے ریا اور نمایش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گنہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تہوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے کرے دکہلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر مین ایسے کام کرتے ہین کہ لوگ اُنکو فاسق یا فاجر سمجہین پر حقیقت مین وہ فسق نہین ہوتا وہ یہ چاہتے ہین کہ لوگ انکو اچہا نہ سمجہین اب جو وہ عمل کرتے ہین خدا ہی اوسکو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملیگا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگون کے سامنے کیا جاوے تو بہی برا نہین بشرطیکہ نیت لوگون کو دکہلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چہپانا بہتر ہے بشرطیکہ اون کے چہپانے مین کوئی قباحت نہ ہو

مثلاً فرض نماز کو نہین چہپا سکتا کیونکہ اوس مین جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادات
چہپا کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائین ہاتہہ کو بہی داہنی ہاتہہ کی خبر نہو **عن** سلیمان
ابن یسار قال تفرج الناس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقال لہ ناتل الشامی
واقتص الحدیث بمثل حدیث خالد بن الحارث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
بیان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم یغنم جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماوے اسکا ثواب
اوس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماوے **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی
عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من غازیۃ تغزو فی سبیل اللہ فیصیبون
الغنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرھم من الاخرۃ ویبقی لھم الثلث وان لم یصیبوا غنیمۃ
تم لھم اجرھم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو لشکر لڑے اللہ کی راہ مین اور لوٹ کا مال کماوے اوسکو دو حصے ثواب کے دنیا مین مل گئے اب آخرت
مین ایک ہی حصہ ملیگا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت مین ملیگا **عن** عبد اللہ
ابن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ
او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورھم وما من غازیۃ او
سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورھم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پہر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اوسکو
آخرت کے ثواب مین سے دو حصے دنیا مین ملگئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتہہ آوے اور نقصان
اوٹہاوے (یعنے زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اوسکو آخرت مین پورا ثواب ملیگا **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہین اور لوٹ حاصل کرین تو اون کا ثواب
بہ نسبت اون مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہین یا سلامت رہین پر لوٹ حاصل نہ کرین اور لوٹ گویا بدل
ہے ثواب کا ایک حصہ کا تو لوٹ بہی اجر مین داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اسکے خلاف
کوئی حدیث صحیح اور صریح نہین آئی **باب** قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ ہر عمل کا ثواب نیت
سے ہوتا ہے **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامریٔ ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ

فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِامْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی ہے جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اوس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے بیاہنے کے لیے ہے تو اُسکی ہجرت اوسی کے لیے ہے **ف** اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے امام شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابون مین اس حدیث کو دخل ہے اور بعضون نے ربع اسلام کہا ہے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع مین لکھے تاکہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب مین سات جگہہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا محمد بن ابراہیم تیمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا یحییٰ بن سعید انصاری کے البتہ یحییٰ سے یہ حدیث پھیلی اور دو سو آدمیون سے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اسلیے اکثر امامون نے اس حدیث کو متواتر نہین کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام مین کیونکہ شروع اسناد مین تواتر نہین ہے اور اس حدیث مین ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اوسکو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین یحییٰ اور محمد اور علقمہ جمہور علماء نے کہا کہ اِنَّمَا حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اوسی صورت مین معتبر ہونگے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہون گے اور اس مین دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہین ہین ایسے ہی نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتین لیکن نجاست کو دھونے مین نیت شرط نہین ہے انتہی مختصرا

عن یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنٰی حَدِیْثِهٖ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ یُخْبِرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

کی راہ مین شہادت مانگنے کا ثواب **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **ترجمہ** انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے
اوسکو شہادت کا ثواب ملجاوے گا گو شہادت نہ ملے **عن** سہل بن حنیف حدثہ
عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ
ولم یذکر ابو الطاہر فی حدیثہ بصدق **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدائے اللہ اوسکو شہیدون کا درجہ دے گا
اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے **باب** ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو
جو شخص مرجاوے بغیر جہاد کیے نہ نیت جہاد کے اوسکی برائی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ
مات علی شعبۃ من نفاق قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک فنری ان ذلک کان
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مرجاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقون کے طور پر
مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہین کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے **ف** اور لوگون نے کہا کہ یہ حکم
عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقون کے مشابہ ہو گیا
جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہین ایسا ہی اوسنے بھی کیا اور
جہاد کا ترک کرنا منافقی ہے انتہی **باب** ثواب من حبسہ عن الغزو
مرض او عذر آخر جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اوسکا ثواب **عن** جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ
لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض **ترجمہ**

جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک لڑائی مین تو آپ نے فرمایا مدینہ
مین چند لوگ ہین جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہین (یعنے اُنکو وہی
ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے **عن** الاعمش
بهذا الاسناد غير ان في حديث وكيع الا شركوكم في الاجر **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **باب** فضل الغزو في البحر دریا مین جہاد کرنے کی فضیلت **عن** انس
بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدخل على ام
حرام بنت ملحان فتطعمه وكانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت رضي الله تعالى
عنهم فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فاطعمته ثم جلست تفلي
راسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت ما
يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج
هذا البحر ملوكا على الاسرة او مثل الملوك على الاسرة يشك ايهما قال قالت فقلت يا رسول الله
ادع الله ان يجعلني منهم فدعا لها ثم وضع راسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك قالت
فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله كما
قال في الاولى قالت فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم قال انت من
الاولين فركبت ام حرام بنت ملحان البحر في زمان معاوية فصرعت عن دابتها
حين خرجت من البحر فهلكت **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھین یعنے رضاعی خالہ یا
آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کھانا کھلاتین اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح مین تھین
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اونہون نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھین آپکے
سر کی جوئین دیکھتی ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا
کہ آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالی کی
راہ مین جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ مین سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہین یا بادشاہ
کی طرح تخت پر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالی سے دعا کیجیے خدا تعالی مجھکو بھی اون مین سے

کر پھر آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سو رہے پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا
چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا
میں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے اللہ تعالی مجکو بھی اُن لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے گروہ
میں سے ہو چکی پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرس فتح کرنے کے لیے
جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جوں کا مارنا جائز ہے اسیطرح محرم کا سر چھونا اُس
کے ساتھ خلوت کرنا اوس کے پاس سونا اور اس حدیث میں آپ کی کئی معجزے مذکور ہیں **ایک** تو اپنی امت
کی ترقی کی پیشین گوئی **دوسری** یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے **تیسری** یہ کہ ام حرام جب تک زندہ
رہیں گی اور اُن کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں ہوا
معاویہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں اس حدیث
سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں انتہے مختصراً **عن** اُمِّ حَرَامٍ وَّ
هِيَ خَالَةُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا
فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ اُرِيْتُ قَوْمًا مِّنْ
اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ
مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ اَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقُلْتُ ادْعُ
اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا
فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا **ترجمہ** ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے جیسے اوپر گذری یہ مختصر ہے اس میں
یہ ہے کہ اون سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے بعد اوس کے اور لوگوں نے جہاد کیا
سمندر میں عبادہ اُن کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اوس پر چڑھیں لیکن
اوس نے گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

أَمْثَالَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ الأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ایک دفعہ سو رہے پھر جاگے تو آپ ہنستے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے اس بحر اخضر پر پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا خَالَةَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کی راہ میں چوکی پہرہ دینے کی فضیلت

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ ترجمہ سلمان سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینے بھر روزہ رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے جو مر جاویگا تو اسکا یہ کام برابر جاری رہیگا (یعنے اسکا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا بڑھتا ہی چلا جاویگا جیسا ہے اس عمل سے) اور اسکا رزق جاری ہو جاویگا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا قبر کے فتنہ سے عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب بَيَانِ الشُّهَدَاءِ شہیدوں کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا اوس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی تو وہ ہٹا دی اللہ تعالی نے اسکا بدلہ دیا اور اوسکو بخشدیا اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنے جو مرض عام ہو جاوے اس زمانہ میں

طاعون کی وجہ سے موا ہے) سے مرے یعنی پیٹ کی عارضہ سے مرے جیسے اسہال یا ہیضہ یا استسقاء
سے جو پانی میں ڈوب کر مرے جو مکان گر کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ
نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے جو جلکر مرے جو
عورت زچگی کے عارضہ میں مرے جو مرد اپنے مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچون کی بی بی
کے بچانے میں مارا جاوے اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں انکو ثواب شہیدوں کا ملیگا
لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور انپر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو
اسکو غسل ندین گے اور اسکا بیان کتاب الایمان میں گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ
مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی
اَبِیْكَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ قَالَ وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ
جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید
ہونگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی
راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرجاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے)
وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ
بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ
غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ سُهَیْلٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی اَخِیْكَ اَنَّهٗ
زَادَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سُهَیْلٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِیْهِ
وَالْغَرِقُ شَهِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ قَالَ لِیْ
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمَ مَاتَ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ حفصہ
بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھ سے پوچھا یحیی بن ابی عمرہ کس چیز سے
مین مرے مین نے کہا طاعون سے مرے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت
ہے ہر مسلمان کے لیے ف میرے تینون بھائیون نے یعنے مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی
بدیع الزمان صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزمان اور مولوی حاجی سعید الزمان نے شہر حیدرآباد
مین طاعون سے انتقال کیا مطعون بھی مرے مبطون بھی اللہ تعالی انکو شہادت کا اجر دیوے اور ہمارے
اونکی ملاقات جنت مین نصیب کرے جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھین وہ ہم چارون بھائیون کو
اپنی دعاے خیر سے فراموش نہ فرماوین عَنْ عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ تیر مارنے کا ثواب عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرماتے تھے اللہ تعالی
فرماتا ہے تیار کرو کافرون کے لیے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور
سے مراد تیر اندازی ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی
فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسپر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی
سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہون عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ
اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے چند زمین کے ملک تمہارے
ہاتھہ پر فتح ہون گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہے پھر کوئی تم مین سے اپنی تیر کا کھیل نہ چھوڑے (یعنے
تیر نشانہ پر لگانا سیکھے) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ
قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيْرٌ

يَشُقَّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اُعَانِهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰی ترجمہ عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو اور بڑے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے

باب قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذٰلِكَ ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی کا حکم آوے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہونگے

عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گذرا) ف اللہ تعالی کے حکم سے قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جاوے گا اور یہ گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں مترجم کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موحد یہ سب اسکے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صد ہا آزار

فتنون کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے ابتک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ مین یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہین عَنْ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَرْوَانَ سَوَاءً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ یَّبْرَحَ ھٰذَا الدِّیْنُ قَائِمًا یُقَاتِلُ عَلَیْہِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ ترجمہ جابر بن سمرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اوس کے اوپر لڑتی رہیگی ایک جماعت (کافرون اور مخالفون) سے مسلمانون کی قیامت ہونے تک عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا غالب رہیگا قیامت تک عَنْ عُمَیْرِ بْنِ ہَانِیٍٔ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ قَائِمَةً بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ اَوْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ ظَاھِرُوْنَ عَلَی النَّاسِ ترجمہ عمیر بن ہانی سے روایت ہے مین نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ تعالی کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انکو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہانتک کہ اللہ تعالی کا حکم آن پہونچے گا اور وہ غالب رہینگے لوگون پر عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذَکَرَ حَدِیْثًا رَوَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ اَسْمَعْہُ رَوَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِنْبَرِہٖ حَدِیْثًا غَیْرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَّاوَاَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین مین سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانون کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہیگی اونپر جو اون سے

آرہین قیامت تک عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اِلَّا رَدَّهٗ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اِسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ اَعْلَمُ وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيْرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ترجمہ عبدالرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے مین مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا اون کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص تھے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہون گے جاہلیت والون سے اللہ تعالی سے جس بات کی دعا کرین گے اللہ تعالی انکو دیدے گا لوگ اوسی حال مین تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبد اللہ کیا کہتے ہین عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہین پر مین نے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالی کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہیگی جو کوئی انکا خلاف کرے گا انکو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا یہان تک کہ قیامت آجاویگی اور وہ اوسی حال مین ہونگے عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بے شک آنحضرت نے ایسا فرمایا لیکن پھر اللہ تعالی ایک ہوا بھیجے گا جس مین مشک سی بو ہوگی اور ریشم کیطرح بدن پر لگیگی وہ نہ چھوڑیگی کسی شخص کو جس کے دل مین ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مار ڈالے گی بعد اس کے سب برے کافر لوگ رہجاوین گے اونھی پر قیامت قائم ہوگی عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنے عرب یا شام والے) حق پر غالب رہین گے یہانتک کہ قیامت قائم ہو

باب مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ

التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ جانورون کے بہلائی کا خیال رکہنا سفر مین اور رات کو رستہ مین اوترنے سی ممانعت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے مین (یعنے اچہے موسم مین جب جانورون کو پانی اور چارہ بافراط ہو) تو اونٹون کو انکا حصہ لینے دو زمین سے (اور) جب سفر کرو قحط مین تو جلدی چلے جاؤ اونپر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاوین) اور جب رات کو تم اوترو تو راہ سے بچکر اوترو **ف** کیونکہ راہ مین اکثر جانور بہی آتے ہین اور رات کو کیڑے کوڑے سانپ وغیرہ بہی اودہر سے گذرتے ہین کچہ کہانا وغیرہ چن لینے کے لیے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب قحط مین سفر کرو تو جانورون کے مغز جاتے رہنے سے پہلے انکو جلدی لے جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک مین زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پاکر بالکل تھک جاوینگے اور انمین صرف ہڈیان رہجاوینگی مغز نرہیگا) **باب** اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ سفر ایک عذاب ہی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَّجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تمکو سونے اور کہانے اور پینے سے (یعنے اپنے وقت پر یہ چیزین نہین ملتین اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم مین سے اپنا کام سفر مین پورا کر لے تو جلد اپنے گہر کو چلا آوے **باب** کَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ لَيْلًا مسافر اپنے گہر مین رات کو نہ لوٹے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَطْرُقُ اَھْلَہٗ لَیْلًا وَکَانَ یَاْتِیْھِمْ غُدْوَۃً اَوْ عَشِیَّۃً
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے تھے بلکہ صبح یا شام کو
آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ لَا یَدْخُلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ غَزَاۃٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ ذَھَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْھِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا اَیْ عِشَاءً
کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے
آپ نے فرمایا ٹھیرو ہم رات کو جاوینگے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جسکا خاوند غائب تھا
وہ پاکی کرے (یعنے بال لیوے) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست
ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص آج آنیوالے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ
ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
قَدِمَ اَحَدُکُمْ لَیْلًا فَلَا یَاْتِیَنَّ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا حَتّٰی تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی
رات کو آوے تو اپنے گھر میں گھس نہ چلا آوے (بلکہ ٹھیرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا
خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا
قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَیْبَۃَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر پر
ہو تو ایک ہی ایکبارگی رات کو اپنے گھر میں نہ آوے (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں)
عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ لَیْلًا یَتَخَوَّنُھُمْ
اَوْ یَطْلُبُ عَثَرَاتِھِمْ ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو

اپنے گھر مین آتے سر گھروالون کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا اون کا قصور ڈھونڈھنے کو کیونکہ اس مین ایک
توگمان بد ہی جو شریعت مین منع ہی دوسری عورت کی دل شکنی کا باعث ہی اور اوس مین صدہا قباحتین ہین ہمیشہ
خدانخواستہ اگر چہ ہو تو اپنی جان کا خوف ہی **عن** سُفیان لَا اَدْرِیْ ھٰذَا فِی الْحَدِیْثِ اَمْ لَا یَتَخَوَّنُھُمْ اَوْ یَلْتَمِسُ عَثَرَاتِھِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکراھۃ الطروق ولم یذکر یتخونھم ویلتمس عثراتھم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین خیانت پکڑنیکا ذکر نہین ہے

کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان

کتاب شکار اور ذبیحون کے بیان مین اور جن جانورون کا گوشت حلال ہی

باب الصید بالکلاب المعلمۃ سدھے ہوئے کتون سے شکار کرنیکا بیان **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ فیمسکن علی واذکر اسم اللہ فقال اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب لیس معھا قلت لہ فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب فقال اذا رمیت بالمعراض فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین چھوڑتا ہون اپنے سکھلائے ہوئے کتون کو وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہین اور مین اللہ کا نام لیتا ہون اوسپر **ف** نووی نے کہا شکار کی اباحت پہ علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے طور پر کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث اور ابن عبد الحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اوس سے منفعت لینی کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا ✦

ف آپنے فرمایا جب تو اپنا سکھا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیوے تو کھا جو شکار کرے مین نے کہا اگر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک دوسرا کتا اوس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اوس کے ساتھ نہین چھوڑا گیا تھا مین نے کہا مین معراض پھینکتا ہون اوس سے شکار مارتا ہون آپنے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (لوک کیطرف سے) تو کھا لے اوس جا. نور کو اور جو پٹ لگے (عرض

مین اتوبت کہا اور سکار **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑین یا ذبح یا نحر کرنے لگین تو
بسم اللہ کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ واجب ہی یا سنت اس مین اختلاف ہی شافعی کے نزدیک سنت ہی اگر سہوًا
یا عمدًا چھوڑ دی تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہی مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ
چھوڑ دے عمدًا ہو یا سہوًا تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہی احمد سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین
اور ابی ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور
علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہوًا چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصدًا چھوڑ دی تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا
ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہی اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ
اور جمہور علما کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہین
کیونکہ وہ شیطان ہی اور یہ ضرور ہی کہ کتا شکاری یعنی سدھا یا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھا یا ہوا نہ ہو تو اسکا شکار بالاجماع
حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اسکا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک اور
اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر
شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہوا یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہی یا مجوسی ہی تو وہ
شکار حرام ہے ورنہ حلال ہی اور معراض کہتے ہین اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضون نے
کہا معراض وہ تیر ہی بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعضون نے کہا وہ ایک
لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار
ہر حال مین درست ہی اور یہ خلاف ہی حدیث کے اسیطرح ان لوگون نے اور ابن ابی لیلے نے کہا ہے کہ غلیل
کا شکار بھی درست ہی اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلقًا درست
نہین ہے جبتک اس جانور کو زندہ پاکر ذبح نہ کرین انتہے مختصرًا **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِیْدُ بِھٰذِہِ الْکِلَابِ
اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَۃَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا فَکُلْ مِمَّا اَمْسَکْنَ عَلَیْکَ وَاِنْ قَتَلْنَ
اِلَّا اَنْ یَّاْکُلَ الْکَلْبُ فَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّکُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ وَ
اِنْ خَالَطَھَا کِلَابٌ مِّنْ غَیْرِھَا فَلَا تَاْکُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہین ان کتون سے آپنے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتون کو

چھوڑی اور اسد تعالیٰ کا نام لیکر چھوڑے تو کہا اون جانوروں میں سے جبکہ وہ پکڑلین اگرچہ وہ مار ڈالین مگر جس صورت مین کتا بھی اس جانور مین سے کہالے تو او سکو مت کہا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہین کتنے او سکو اپنے لیے نہ پکڑا ہو اسیطرح اگر اس کتے کے ساتھہ اور غیر کتے شریک ہوجاوین تب بھی مت کہا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا سنن ابوداود مین یہ حدیث ہو کہ آپ نے فرمایا کہالے اوس جانور مین سے اگرچہ کتا بھی اسمین سے کہالے اور اسمین اختلاف ہو علمار کا شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہو اور یہی حکم ہے پرندی شکاری کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علمار نے اوسکا کہانا جائز رکہا ہے انتہے مختصرا **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فقتل فانہ وقیذ فلا تاکل وسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکلب فقال اذا ارسلت کلبک وذکرت اسم اللہ فکل فان اکل منہ فلا تاکل فانہ انما امسک علی نفسہ قلت فان وجدت مع کلبی کلبا اخر فلا ادری ایہم اخذہ قال فلا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہو مین نے پوچھا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کہالے اور جب پٹ لگے اور مرجاوے تو وہ وقیذ ہو (یعنی موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید مین حرام ہے) مت کہا اوسکو اور مین نے پوچھا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے کتے کو آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اسد تعالیٰ کا نام لیکر تو کہالے لیکن اگر کتا شکار مین سے کہالے تو مت کہا کیونکہ اوس نے شکار کیا اپنے لیے مین نے کہا اگر مین اپنے کتے کے ساتھہ دوسرے کتے کو پاؤن اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اوسکو پکڑا ہے آپ نے فرمایا مت کہا اوسکو اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عدی بن حاتم یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض بمثل ذلک **ترجمہ** وہی جو آگے گذرا **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال

ما اصاب بحدہ فکلہ وما اصاب بعرضہ فهو وقیذ وسالتہ عن صید الکلب فقال ما
امسک علیک ولم یاکل منہ فکلہ فان ذکوتہ اخذہ فان وجدت عندہ کلبا اخر
فخشیت ان یکون اخذہ معہ وقد قتلہ فلا تاکل انما ذکرت اسم اللہ علی کلبک
ولم تذکرہ علی غیرہ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اوسکو اور چوٹ لگے تو وہ وقیذ
ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اسمیں
سے کھاوے نہیں تو اسکو کھالے اسلیے کہ اوسکی ذکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے
اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اوسکے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اوسکو اس لیے کہ تو نے
اللہ تعالی کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر **عن** زکریا بن ابی زائدۃ بھذا الاسناد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ وکان لنا جارا
ودخیلا وربیطا بالنھرین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارسل کلبی فاجد
مع کلبی کلبا قد اخذ فلا ادری ایھما اخذ قال فلا تاکل فانما سمیت علی کلبک
ولم تسم علی غیرہ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے کہا وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور
نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اوس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا
شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپ نے
فرمایا مت کھا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عدی بن
حاتم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عدی
ابن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارسلت کلبک
فاذکر اسم اللہ فان امسک علیک فادرکتہ حیا فاذبحہ وان ادرکتہ قد قتل و
لم یاکل منہ فکلہ وان وجدت مع کلبک کلبا غیرہ وقد قتل فلا تاکل فانک لا تدری
ایھما قتلہ وان رمیت سھمک فاذکر اسم اللہ فان غاب عنک یوما فلم تجد فیہ الا
اثر سھمک فکل ان شئت وان وجدتہ غریقا فی الماء فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اسکو اور جو مار ڈالے لیکن

نہین اوس مین سے تو بہی کہا اوسکو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کہا اوس کو کیونکہ معلوم نہین کس نے مارا اوسکو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پہر اگر تیرا شکار ایک دن تک غائب رہے بعد اوس کے تو اس مین سوا اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پاوے تو کہا اوسکو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اوسکو پانی مین ڈوبا ہوا پاوے تو مت کہا **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال اذا رمیت بسہمک فاذکر اسم اللہ فان وجدتہ قد قتل فکل الا ان تجدہ قد وقع فی ماء فانک لا تدری الماء قتلہ او سہمک **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پہر اگر تو اوسکو مرا ہوا پاوے تو کہا اسکو مگر جس صورت مین پانی مین پڑا ہو تو مت کہا اس لیے کہ معلوم نہین وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا بارض قوم من اہل الکتاب ناکل فی آنیتہم وارض صید اصید بقوسی واصید بکلبی المعلم او بکلبی الذی لیس بمعلم فاخبرنی ما الذی یحل لنا من ذلک قال اما ما ذکرت انکم بارض قوم اہل کتاب تاکلون فی آنیتہم فان وجدتم غیر آنیتہم فلا تاکلوا فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا ثم کلوا فیہا واما ما ذکرت انک بارض صید فما اصبت بقوسک فاذکر اسم اللہ ثم کل وما اصبت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ ثم کل وما اصبت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکوتہ فکل **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب (یعنے یہود یا نصاریٰ) کے ملک مین رہتے ہین اون کے برتنون مین کہانا کہاتے ہین اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے تو مین شکار کرتا ہون اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہون سکہائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہون اس کتے سے جو سکہایا نہین گیا تو بیان کیجیے مجہ سے جو حلال ہو ان مین آپ نے فرمایا تو نے جو کہا مین اہل کتاب کے ملک مین ہون اون کے برتنون مین کہاتا ہون تو اگر تمکو اور برتن مل سکین تو مت کہاو اون کے برتنون مین اور جو اور برتن نہ ملین تو دہو لو ان کو پہر کہاو ان مین **ف** نووی نے کہا ابو داود کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنے اہل کتاب اپنی ہانڈیون مین سور پکاتے ہین اور اپنے برتنون مین

شراب پیتے ہین تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملین تو ان مین کہاؤ پیو اگر نہ ملین تو دہو ڈالو
اُن کو پہر کہاؤ پیو ان مین اور یہ حدیث مخالف ہے فقہا کے قول کے جو کہتے ہین مشرکون کے برتن کا استعمال
درست ہے دہو ڈالنے کے بعد اوس مین کوئی کراہت نہین اگرچہ دوسرا برتن ملسکتا ہو اور اس حدیث سے
جب دوسرا برتن ملسکتا ہو تو اوسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دہونے سے یہ کراہت نہین جاتی
اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث مین وہ برتن مراد ہین جن مین سور کا گوشت پکایا جاتا ہو یا شراب پیا جاتا ہو اور
فقہا کی مراد وہ برتن ہین جن مین نجاستون کا استعمال نہ ہوتا ہو انتہے مختصراً عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ صَيْدَ
الْقَوْسِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پہر شکار غائب ہو جاوے بعد اوسکے ملے
تو کہا اوسکو جب تک بدبودار نہو عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ ترجمہ ابو ثعلبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کہاوے
اسکو اگر سڑ نہ گیا ہو عَنْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فِي الصَّيْدِ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ
الْعَلَاءِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْنَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ
فَدَعْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ایک روایت مین کتے کے شکار مین بہی یہی ہے کہ تین دن کے
بعد اگر ملے تو کہا مگر جب سڑ جاوے تو چہوڑ دے اوسکو

باب تَحْرِيْمِ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

سرو انت والے درندے اور پنجے والے پرندے کی حرمت کا بیان عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِي
عُمَرَ فِي حَدِيْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ ترجمہ حضرت ثعلبہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرو انت والے درندے

کے کھانے سے زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو جب تک شام گئے ملک میں آئے عَنْ
اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِکَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰی
حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ وَکَانَ مِنْ فُقَھَاءِ اَھْلِ الشَّامِ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث
حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں
میں سے تھے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّھْرِیِّ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَعَمْرٍو کُلُّھُمْ ذَکَرَ الْاَکْلَ اِلَّا صَالِحٌ وَیُوْسُفُ
فَاِنَّ حَدِیْثَھُمَا نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ
فَاَکْلُہٗ حَرَامٌ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ
الطَّیْرِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے عَنْ شُعْبَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِیْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے
والا اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنیوالا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے

باب اباحة میتات البحر دریا کے مردے کا مباح ہونا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدة نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد لنا غیرہ فکان ابو عبیدة یعطینا تمرة تمرة قال فقلت کیف کنتم تصنعون بها قال نمصها کما یمص الصبی ثم نشرب علیها من الماء فتکفینا یومنا الی اللیل وکنا نضرب بعصینا الخبط ثم نبله بالماء فناکله قال وانطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا علی ساحل البحر کهیئة الکثیب الضخم فاتیناہ فاذا هی دابة تدعی العنبر قال قال ابو عبیدة میتة ثم قال لا بل نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ وقد اضطررتم فکلوا قال فاقمنا علیه شهرا ونحن ثلاث مائة حتی سمنا قال ولقد رایتنا نغترف من وقب عینه بالقلال الدهن ونقتطع منه الفدر کالثور او کقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبیدة ثلاثة عشر رجلا فاقعدهم فی وقب عینه واخذ ضلعا من اضلاعه فاقامها ثم رحل اعظم بعیر معنا فمر من تحتها وتزودنا من لحمه وشائق فلما قدمنا المدینة اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک له فقال هو رزق اخرجه اللہ لکم فهل معکم من لحمه شیء فتطعمونا قال فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منه فاکله۔

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمارا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا کہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارا توشہ کے لیے ایک تھیلیہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا اسکو چوس لیتے تھے بچہ کیطرح پھر اوسپر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو ساری دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اسکو پانی میں تر کرتے اور کھاتے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اوس میں سے دیتے تھے **ف** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے

وہان ایک لنبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اوس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہی جس کو عنبر کہتے ہین
ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہی پہر کہنے لگے نہین ہم اللہ کے رسول کے بہیجے ہوئے ہین اور اللہ کی راہ مین
نکلے ہین اور تم بیقرار ہو رہی ہو (بہوک کے ماری) تو کہاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینہ رہی
اور ہم تین سو آدمی تہے (اوسکا گوشت کہایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہوگئے جابر نے کہا تم دیکھو ہم
اوس کی آنکہ کے حلقہ مین سے چربی کے گہڑے کے گہڑے بہرتے تہے اور اس مین سے بیل کے برابر
گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تہے آخر ابو عبیدہ نے ہم مین سے تیرہ آدمیون کو لیا تو وہ سب اوسکی آنکہہ کے
حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے اٹہاکر کہڑی کی پہر سب سے بڑے اونٹ
پر پالان باندہی اُن اونٹون مین سے جو ہمارے ساتہہ تہے وہ اوس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اوس کے
گوشت مین سے وشائق بنا لیے توشہ کے واسطے (وشائق جمع ہی وشیقہ کی وشیقہ وہ اُبلا ہوا گوشت جو سفر
کے لیے رکہتے ہین) جب ہم مدینہ مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان
کیا آپنے فرمایا وہ اللہ تعالی کا رزق تہا جو تمہارے لیے اوس نے نکالا تہا اب تمہارے پاس کچہ ہی اُسکا
گوشت ہمکو بہی کہلاؤ جابر نے کہا ہم نے اُسکا گوشت آپکے پاس بہیجا آپ نے اوسکو کہایا ف
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوسکو مردار کہا پہر انکا اجتہاد بدل
گیا اور انہون نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تہے اور مضطر کے لیے مردار بہی حلال
ہے اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جو اسکا گوشت مانگا تو اون کے دل کو خوش کرنے
کے لیے کیونکہ وہ حلال تہا یا اسلیے کہ وہ خاص اللہ تعالی کا بہیجا ہوا تہا تو آپ نے اُسکو متبرک
سمجہا اور اسمین دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہی اور سوال
حرام نہین ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین بہی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہی خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے اور اجماع
کیا ہے اہل اسلام نے مچہلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک
کے سوا اور دریائی جانورون مین تین قول ہین سب مین صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہین اور
امام مالک کے نزدیک مینڈک بہی درست ہی اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مچہلی کے
اور کوئی دریا کا جانور درست نہین ہے اسیطرح وہ مچہلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوی ہمارے

اور جمہور علمار کے نزدیک حلال ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابر کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے انتہی مختصراً

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ الْقُرَيْشِ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهٗ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ وَجَلَسَ فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهٖ نَفَرٌ قَالَ وَاَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهٖ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ كَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ اَبُوْعُبَيْدَةَ يُعْطِيْ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهٗ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابوعبیدہ بن الجراح تھے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہانتک کہ پتے کھانے لگے اور اُس لشکر کا نام بھی ہوگیا پتوں کا لشکر پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جسکو عنبر کہتے ہیں اوس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بدن پر ملا کیے یہانتک کہ ہم زوردار ہوگئے پھر ابوعبیدہ نے اوسکی ایک پسلی لیکر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لنبا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب سے زیادہ لنبا اونٹ اُس آدمی کو اُس اونٹ پر سوار کیا وہ اوسکی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اوسکی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے جابر نے کہا ہم اوسکی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ اس جانور کے ملنے سے پہلے ایک بورہ تھا کھجور کا تو ابوعبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے جب وہ بھی نہ ملی تو ہمکو معلوم ہوا اسکا نہ ملنا یعنے ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اُسوقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی

عن جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ فِيْ جَيْشِ الْخَبَطِ اِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْعُبَيْدَةَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ پھر ابوعبیدہ نے منع کردیا اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہیں اونٹ تمام ہوجاویں اور

جہاد میں خلل واقع ہو۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلاث مائۃ نحمل ازوادنا علی رقابنا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ ثلاث مائۃ وامر علیہم ابا عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم ففنی زادھم فجمع ابو عبیدۃ زادھم فی مزود فکان یقوتنا حتی کان یصیبنا کل یوم تمرۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا سردار ابو عبیدہ کو کیا انکا توشہ تمام ہوگیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے ایک توشہ دان میں اکٹھا کیے اور ہر روز ہمکو ایک کھجور دیا کرتے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ انا فیہم الی سیف البحر وساقوا جمیعا بقیۃ الحدیث کنحو حدیث عمرو بن دینار وابی الزبیر غیر ان فی حدیث وھب بن کیسان فاکل منہ الجیش ثمان عشرۃ لیلۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا میں بھی اوس میں تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اوس جانور کا گوشت کھایا **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا الی ارض جھینۃ واستعمل علیھم رجلا وساق الحدیث بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تحریم اکل لحم الحمر الانسیۃ بستی کے گدہوں کا گوشت حرام ہے **ف** جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس نے کہا حرام نہیں ہے اور مالک کے تین قول ہیں سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصرا) **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیۃ **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدہوں کے گوشت سے **عن** الزھری بھذا الاسناد وفی حدیث یونس وعن اکل لحوم الحمر الانسیۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

ابی ثعلبة قال حرّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاہلیة ترجمہ
ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت اون گدہون کے جو بستی مین رہتے
ہین (اور جنگل کا گدہا یعنے گورخر باتفاق حلال ہے) عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الحمر الاہلیة ترجمہ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہون کے گوشت سے
عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل
الحمار الاہلی یوم خیبر وکان الناس احتاجوا الیہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے کہانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگون کو حاجت
تہی عن الشیبانی قال سألت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ عن
لحوم الحمر الاہلیة فقال اصابتنا مجاعة یوم خیبر ونحن مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقد اصبنا للقوم حمرا خارجة من المدینة فنحرناها فان قدورنا
لتغلی اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکفؤا القدور ولا تطعموا
من لحوم الحمر شیئا فقلت حرمها تحریم ماذا قال تحدثنا بیننا فقلنا حرمها البتة وحرمها
من اجل انها لم تخمس ترجمہ شیبانی سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے رضی اللہ تعالی
عنہ سے پوچہا بستی کے گدہون کے گوشت کو انہون نے کہا ہم خیبر کے دن بہوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے اور ہم نے یہود کے گدہے جو شہر سے نکل رہے تہے پکڑ لیے تہے پہر ہم
نے اون کو کاٹا اور ہماری ہانڈیون مین ان کا گوشت ابل رہا تہا اتنے مین جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے منادی نے پکارا کہ ہانڈیان اولٹ دو اور گدہون کا گوشت مت کہاؤ مین نے کہا آپ نے
گدہون کا گوشت کس سے حرام کیا یہ باتین ہمنے آپس مین کین بعضون نے کہا آپ نے انکو قطعی حرام کر دیا بعضون
نے کہا اسوجہ سے کہ اون کا خمس نہین نکلا تہا (یعنے تقسیم سے پہلے انہون نے گدہے کاٹ ڈالے) اس وجہ
سے آپنے حرام کیا عن سلیمان الشیبانی رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت
عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہما یقول اصابتنا مجاعة لیالی خیبر قال
فلما کان یوم خیبر وقعنا فی الحمر الاہلیة فانتحرناها فلما غلت بہا القدور

نادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور ولا تاكلوا من لحوم
الحمر شيئا قال فقال ناس انما نهى عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم لانها لم
تخمس وقال آخرون نهى عنها البتة ترجمہ سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ
بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر
گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں ابلنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا
اوندھا دو دیگوں کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ سو بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس لیے
کہ ان میں تقسیم نہیں ہوئی اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اسکو حرام کر دیا عن البراء وعبد الله بن ابی اوفی رضی الله
تعالى عنهم يقولان اصبنا حمرا فطبخناها فنادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفؤا القدور
ترجمہ براء اور عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور انکو پکایا پھر آپ کے منادی
نے آواز دی اولٹ دو ہانڈیوں کو عن ابی اسحاق قال قال البراء رضی الله تعالی عنه
اصبنا يوم خيبر حمرا فنادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور
ترجمہ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے براء نے کہا ہمنے خیبر کے دن گدھے
پکڑے پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اولٹ دو ہانڈیوں کو عن
البراء رضي الله تعالى عنه يقول نهينا عن لحوم الحمر الاهلية ترجمہ براء سے
روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے عن البراء بن عازب رضی
الله تعالى عنه قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نلقي لحوم الحمر
الاهلية نيئة ونضيجة ثم لم يامرنا باكله ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینکدینے
کا کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانیکا عن عاصم بهذا الاسناد نحوه
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال لا ادري انما
نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من اجل انه كان حمولة الناس فكره
ان تذهب حمولتهم او حرمه في يوم خيبر لحوم الحمر الاهلية ترجمہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اسوجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے
انکا تلف کرنا یا حرام ہے یا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ
فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ
قَالُوْا عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو جس دن فتح ہوا اس دن کی
شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں لوگوں نے
عرض کیا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپ نے فرمایا
گوشت بہا دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو ایک شخص بولا ہم گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں آپ نے
فرمایا اچھا ایسا ہی کرو **عن** يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ
اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا
فِيْهَا وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِمَا فِيْهَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح
کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول دونوں تم کو منع کرتے
ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اسکا کھانا پھر سب ہانڈیاں اولٹی
گئیں اور گوشت ان میں ابل رہا تھا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ
يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ
يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ اَوْ نَجِسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدہے کہا لیے گئے پہر دوسرا آیا اور بولا گدہے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اوسکا تمکو منع کرتے ہین گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہین یا ناپاک ہین ۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر ہانڈیان اولٹی گئین **باب** اباحۃ اکل لحم الخیل گہوڑون کا گوشت حلال ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گہوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاھلیۃ واذن فی لحوم الخیل ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اجازت دی گہوڑون کا گوشت کہانے کی **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول اکلنا زمن خیبر الخیل وحمر الوحش ونھانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمار الاھلی ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے خیبر کے زمانہ مین گہوڑون کا اور گورخرون کا گوشت کہایا اور منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے سے **عن** ابن جریج بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اسماء قالت نحرنا فرسا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ ترجمہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گہوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پہر اسکا گوشت کہایا **عن** ھشام بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ الضب گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنے سوسمار کا) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الضب فقال لست بآکلہ ولا محرمہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا گوہ کا گوشت آپ نے فرمایا نہ مین اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **ف** آپ نے نہین کہایا کیونکہ وہ آپ کے ملک مین نہین ہوتا تہا تو آپ کو اس سے کراہت ہوئی حلیا دوسری روایت ہے پر صحابہ نے

کھایا آپکے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہوا سپر اجماع ہے مسلمانوں کا پر ابو حنیفہ سے منقول ہے
کہ انہوں نے کہا وہ مکروہ ہے ۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال سال رجل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب فقال لا اکلہ ولا احرمہ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کہانے کو آپ نے فرمایا
نہیں اسکو کہاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں عن ابن عمر قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو علی المنبر عن اکل الضب فقال لا اکلہ ولا احرمہ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے عن عبید اللہ بمثلہ فی ھذا الاسناد ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الضب بمعنی حدیث
اللیث عن نافع غیر ان حدیث ایوب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضب فلم یاکلہ
ولم یحرمہ وفی حدیث اسامۃ قال قام رجل فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
المنبر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان معہ ناس من اصحابہ فیھم سعد واتوا بلحم ضب فنادت امراۃ من نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لحم ضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
فانہ حلال ولکنہ لیس من طعامی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے کئی اصحاب تھے ان میں سعد بھی تھے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے
ایک عورت نے آپ کی بی بیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے صحابہ سے
فرمایا تم کہاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کہانا نہیں ہے یعنے مجھے اوس کے کہانیکا اتفاق نہیں ہوا
اس وجہ سے کراہت آتی ہے) عن توبۃ العنبری قال قال لی الشعبی ارایت حدیث
الحسن رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ قریبا من سنتین او سنۃ ونصف فلم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم غیر ھذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھم سعد
بمثل حدیث معاذ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال دخلت انا وخالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر مین گئے وہان ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوسپر جھکایا بعضی عورتون نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر مین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا جس کو آپ کھانیوالے تھے (یعنی کہدیا کہ یہ گوہ ہے) یہ سنتے ہی آپنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا مین نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہین وہ میرے ملک مین نہ تھا سو جسے مجھکو کراہت ہوئی خالد نے کہا مین نے اسکو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ رہے تھے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ إِلَيْهِ الطَّعَامُ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي

ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید جنکو سیف اللہ کہتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تہین اور خالہ تہین خالد اور ابن عباس کی اون کے پاس گوہ دیکھا بھنا ہوا جو لائی تہین میمونہ

کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے بہیجی تہی گوہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپکے سامنے کوئی کہانا کہا جاوے اور حکم
نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے کہ وہ کیا کہانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہ بڑہایا گوہ کیطرف
ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تہین بول اُٹہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہہ یا جو
آپکے سامنے لائی تہین وہ کہنے لگین یہ گوہ ہے یا رسول اللہ یہ سنکر آپنے اپنا ہاتہ کہینچ لیا خالد بن الولید
نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہین حرام نہین ہے لیکن یہ میرے ملک مین نہین ہوتا اسوجہ
سے مجکو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا پہر مین نے اوسکو کہینچا اور کہایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ رہے
تہے تو نہین منع کیا مجکو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهٖ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مِنْ نَجْدٍ وَ
كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا
حَتّٰى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ
عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِيْ حَجْرِهَا ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن
الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ میمونہ بنت حارث کے گہر مین گئے وہ خالد کی خالہ تہین تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اوسکو ام حفید بنت حارث نجد سے لائے تہین اور
وہ بنی جعفر مین سے ایک شخص کے نکاح مین تہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہین کہاتے
تہے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے پہر بیان کیا اوسیطرح **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهَا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ دو گوہ آئے بہنے ہوئے **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ
مَيْمُوْنَةَ وَعِنْدَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ اَهْدَتْ خَالَتِيْ اُمُّ حُفَيْدٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واقطا واضبا فاکل
من السمن والاقط وترک الضب تقذرا واکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی
اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ سے نفرت کرکے چھوڑ دیا اور گوہ آپ کے دسترخوان پر
کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا عن یزید بن الاصم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ دعانا عروس بالمدینۃ فقرب الینا ثلاثۃ عشر ضبا فاکل وتارک فلقیت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من الغد فاخبرتہ فاکثر القوم حولہ حتی قال
بعضہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا آکلہ ولا انہی عنہ ولا احرمہ فقال ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بئسما قلتم ما بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا محلا ومحرما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ہو عند میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعندہ
الفضل بن عباس وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم وامراۃ اخری اذ قرب الیہم
خوان علیہ لحم فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل قالت لہ میمونۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا انہ لحم ضب فکف یدہ وقال ہذا لحم لم آکلہ قط وقال لہم
کلوا فاکل منہ الفضل وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم والمراۃ وقالت میمونۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا آکل من شیء الا شیئا یاکل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہے نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے
بعضوں نے کھائے بعضوں نے نہ کھائے پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور اون
سے حال بیان کیا لوگوں نے اون کے سامنے بہت باتیں کیں بعضوں نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال
کہیں یا حرام (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت یہی آئی ہے یحل لہم الطیبات
ویحرم علیہم الخبائث) بلکہ آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن الولید

بہی تہے ایک عورت اور بہی تہی اتنے مین اُن لوگون کے سامنے ایک خوان لایا گیا اوس مین گوشت
بہی تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے کہانیکا قصد کیا تو میمونہ نے کہدیا وہ گوہ کا گوشت
ہے یہ سنکر آپ نے ہاتہہ کہینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو مین نے کبہی نہین کہایا اور ان لوگون سے فرمایا
تم کہاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اس عورت نے وہ گوشت کہایا اور میمونہ نے کہا مین تو وہی
چیز کہاؤن گی جس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہادین گے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہُ وَقَالَ لَا اَدْرِیْ
لَعَلَّہٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِیْ مُسِخَتْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اوس کے کہانے سے اور فرمایا مجہے معلوم نہین
ہے یہ اون قومون مین کی ہے جو مسخ ہو گئین (گویا عذاب کی صورت ہو اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ
ہوئے تہے وہ مر گئے) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ
فَقَالَ لَا تَطْعَمُوْہُ وَقَذِرَہٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُحَرِّمْہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَنْفَعُ بِہٖ غَیْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ
عَامَّۃِ الرِّعَاءِ مِنْہُ وَلَوْ کَانَ عِنْدِیْ طَعِمْتُہٗ ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے مین نے جابر بن
عبد اللہ انصاری سے گوہ کو پوچہا اونہون نے کہا مت کہاؤ اوسکو اور ناپاک سمجہا اوسکو اور کہا کہ حضرت
عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہین کیا اور اللہ تعالی فائدہ دیتا ہے اوس
سے بہتون کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کہاتے ہین اور جو میرے پاس ہوتا تو مین بہی کہاتا عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّۃٍ فَمَا تَاْمُرُنَا
اَوْ فَمَا تُفْتِیْنَا قَالَ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ اُمَّۃً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُسِخَتْ فَلَمْ یَاْمُرْ وَلَمْ یَنْہَ قَالَ
اَبُوْ سَعِیْدٍ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْفَعُ بِہٖ غَیْرَ
وَاحِدٍ وَاِنَّہٗ لَطَعَامُ عَامَّۃِ ہٰذِہِ الرِّعَاءِ وَلَوْ کَانَ عِنْدِیْ لَطَعِمْتُہٗ اِنَّمَا عَافَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ ہم ایسے ملک مین ہین جہان گوہ بہت ہین تو آپ کیا حکم دیتے ہین آپ نے فرمایا بنی اسرائیل
کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تہا پہر آپ نے نہ حکم دیا گوہ کہانے کا نہ منع کیا اوس سے ابو سعید رض نے

کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی اوس سے فائدہ دیتا ہے بہتون کو اور وہی غذا
ہے اکثر چرواہون کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو مین کہاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے
نفرت ہوئی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا
عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ
فَقَالَ يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ
يَدِبُّونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أَنْهَى عَنْهَا ترجمہ
ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم
ایسی زمین مین رہتے ہین جہان گوہ بہت ہین اور وہی اکثر کہانا ہے ہمارے گہر والون کا آپ نے اسکو
جواب نہ دیا ہم نے کہا پھر پوچھ اوس نے پھر پوچھا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پھر تیسری بار کے بعد
آپ نے اوسکو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے
ایک گروہ پر تو انکو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تھے مین نہین جانتا گوہ انہین جانورون مین سے
ہے یا کیا اس سبب سے مین اسکو نہین کہاتا نہ اوسکو حرام کہتا ہون باب إِبَاحَةِ الْجَرَادِ
ٹڈی کہانا درست ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیان کین اور ٹڈیان کہاتے رہے عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ سِتَّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ
سِتَّ أَوْ سَبْعَ ترجمہ ابو یعفور سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسحاق نے چھ لڑائیان
روایت کین ہین اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے
حلال ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہے اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی
ہر حال مین حلال ہے خواہ ذبح کیجاوے یا ذکی جاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مرجاوے
اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہین ہے اگر خود مرجاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا

اوسکا کامین یا اوسکو دباغین یا زندہ انگارمین ڈالین یا بہونین تو حلال ہی انتہے باب اباحۃ الارنب خرگوش حلال ہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال مررنا فاستنفجنا ارنبا بمر الظہران فسعوا علیہ فلغبوا قال فسعیت حتی ادرکتہا فاتیت بہا ابا طلحۃ فذبحہا فبعث بورکہا وفخذیہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم جارہے تہے ہمنے مرالظہران مین (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچہا کیا ہیلے لوگ اوسپر دوڑے لیکن تہک گئے پہر مین دوڑا تو مین نے پکڑلیا اور ابوطلحہ کے پاس لایا اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور اوسکا پٹہہ اور دونون رانین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجین مین لیکر آیا آپ نے لیلیا ایکروایت عن شعبۃ بہذا الاسناد وفی حدیث یحیی بورکہا اوفخذیہا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا فائدہ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک مگر عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلی سے اوسکی کراہت منقول ہی اور کسی حدیث سے ممانعت اوسکی ثابت نہین ہے انتہے باب اباحۃ ما یستعان بہ علی الاصطیاد والعدو وکراہۃ الخذف شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہی لیکن چہوٹی چہوٹی کنکریان پہینکنا نادرست ہی عن ابن بریدۃ قال رای عبد اللہ بن المغفل رجلا من اصحابہ یخذف فقال لہ لا تخذف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ او قال ینہی عن الخذف فانہ لا یصطاد بہ الصید ولا ینکا بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقا العین ثم راٰہ بعد ذلک یخذف فقال لہ اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ او ینہی عن الخذف ثم اراک تخذف لا اکلمک کلمۃ کذا وکذا ترجمہ ابن بریدہ سے روایت ہی عبداللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکہا اپنے یارون مین سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گٹہلی مارنا یا کوئی اور چیز اون کے مانند دو انگلیون کے بیچ مین رکہکر یا انگلی اور انگوٹہے کے بیچ مین رکہکر) عبداللہ نے اوس سے کہا تو خذف مت کر اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تہے یا منع کرتے تہے خذف کو کیونکہ نہ اوس سے شکار ہوتا ہی نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکہہ پہوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)

پھر عبداللہ نے اوسکو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا میں تجھسے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کیے جاتا ہے اب میں تجھ
سے بات نہ کروں گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں
کی ملاقات ترک کرنا چاہیے اسیطرح ان لوگوں کی جو جان بوجھکر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی
ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا
دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی موید اور
حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہے مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش
نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور وہ داخل ہیں اس
میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب
العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اوس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ
کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے **عَنْ** كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ
وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ اِنَّهَا لَا تَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَاُ الْعَيْنَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخَذْفِ
وَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَّلَا تَنْكَاُ عَدُوًّا وَّلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ
فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ
اَبَدًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا
عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الْاَمْرِ
بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھرے کو تیز کرنا
چاہیے **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا

الشَّفْرَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور اپنے جانور کو آرام دیوے (اور یہ بھی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جاوے) عن خالد الحذاء بإسناد حديث ابن علية ومعنى حديثه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

عن هشام بن زيد بن أنس بن مالك قال دخلت مع جدي أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه دار الحكم بن أيوب فإذا قوم قد نصبوا دجاجة يرمونها قال فقال أنس رضي الله تعالى عنه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تصبر البهائم ترجمہ ہشام بن زید بن انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر مار رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے ف اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے نووی نے کہا عربی میں اسکو صبر کہتے ہیں یعنے جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو پھر اسکو تیروں وغیرہ سے مارنا عن شعبة بهذا الإسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ عن شعبة بهذا الإسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سعيد بن جبير قال مر ابن عمر رضي الله تعالى عنه بنفر قد نصبوا دجاجة يترامونها فلما رأوا ابن عمر رضي الله تعالى عنه تفرقوا عنها فقال ابن عمر من فعل هذا إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن من فعل هذا ترجمہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ گذرے چند لوگون پر جنہون نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تہا
اور اوسپر تیر چلا رہے تہے جب اون لوگون نے ابن عمر کو دیکہا تو وہان سے الگ ہوگئے ابن عمر نے کہا یہ کام
کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اوسپر جو ایسا کام کرے عن سعید بن
جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال مر ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بفتیان من قریش قد
نصبوا طیرا وھم یرمونہ وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئۃ من نبلھم فلما راوا
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ تفرقوا فقال ابن عمر من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ
سعید بن جبیر روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قریش کے چند جوانون پر گذرے اونہون نے ایک
پرندہ لگا رکہا تہا نشانے پر اور اوسکو تیر مار رہے تہے اور جسکا پرندہ تہا اوس سے یہ ٹہرا لیا تہا کہ جو تیر نشانے
پر نہ لگے اوس تیر کو وہ لیوے جب اون لوگون نے عبد اللہ بن عمر کو دیکہا تو الگ ہوگئے ابن عمر نے کہا
لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے
اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ ان یقتل شیء من الدواب صبرا ترجمہ جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندہکر مارنے سے ÷

کتاب الاضاحی

کتاب قربانیون کے بیان میں ÷

باب وقتہا قربانی کا وقت کیا ہے عن جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ قال
شہدت الاضحی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوتہ سلم
فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان تفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح
اضحیتہ قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانہا اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم اللہ۔
ترجمہ جندب بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ موجود تھا آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں پھیرا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں کاٹی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کاٹے ٭

ف نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں جمہور علماء کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کریگا تو گنہگار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منا میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اسپر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اوسکے بعد میں تو شافعی اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ اور اتنا وقت گذر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اوسوقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور اوسکی نماز کے بعد درست ہے گو اوس نے ابھی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری اون کے نزدیک برابر ہیں اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اوسکے بعد درست ہے اب آخیر وقت قربانی کا تیرہویں کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بارہویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور

مالک کے نزدیک درست نہیں انتہے مختصرا عن جندب بن سفیان قال شہدت الاضحی مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلاتہ بالناس نظر الی غنم قد ذبحت فقال من
ذبح قبل الصلوۃ فلیذبح شاۃ مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم اللہ ترجمہ
جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ
چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلا ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور
جس نے ذبح نہیں کیا ہو وہ اللہ کا نام لیکر ذبح کرے عن الاسود بن قیس بہذا الاسناد وقال علی اسم اللہ کحدیث ابی الاحوص
وہی جو اوپر گذرا عن جندب البجلی رضی اللہ تعالی عنہ قال شہدت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحی ثم خطب فقال من کان ذبح قبل ان یصلی
فلیعد مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح باسم اللہ ترجمہ جندب بجلی سے روایت ہے میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا عید اضحی کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے
نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالے کے نام پر کاٹے عن
شعبۃ بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ
قال ضحی خال لی ابو بردۃ رضی اللہ تعالی عنہما قبل الصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال یا رسول اللہ ان عندی جذعۃ من المعز فقال ضح بہا
ولا تصلح لغیرک ثم قال من ضحی قبل الصلوۃ فانما ذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ
فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین ترجمہ براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے
پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی (یعنے قربانی کا ثواب نہیں ہے)
ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ مہینے کا بچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی
کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضرور ہی) پھر آپ
نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اوس نے اپنی ذات کے لیے کاٹا (یعنے گوشت کہانے کے
لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اوسکی قربانی پوری ہوئی
اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ ان
خالہ ابا بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالی عنہ ذبح قبل ان یذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال يا رسول الله إن هذا يوم اللحم فيه مكروه وإني عجلت نسيكتي لأطعم أهلي وجيراني وأهل داري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعد نسكا فقال يا رسول الله إن عندي عناق لبن هي خير من شاتي لحم فقال هي خير نسيكتيك ولا تجزي جذعة عن أحد بعدك **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی سے پہلے قربانی کرلی تو کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جسمیں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ کھلاؤں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں اور گھر والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کر وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم کی اوسکو عربی میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں (اگرچہ پہلی بکری قربانی نہیں مگر چونکہ تو نے اوسکو نیت خیر سے کاٹا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

عن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال لا يذبحن أحد حتى يصلي قال فقال خالي يا رسول الله إن هذا يوم اللحم فيه مكروه ثم ذكر بمعنى حديث هشيم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا

عن البراء رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلاتنا ووجه قبلتنا ونسك نسكنا فلا يذبح حتى يصلي فقال خالي يا رسول الله قد نسكت عن ابن لي فقال ذاك شيء عجلته لأهلك قال إن عندي شاة خير من شاتين قال ضح بها فإنها خير نسيكة **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری

طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنے مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے
جب تک ہم نماز نہ پڑہ لیں میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ میں تو اپنے بیٹے کیطرف سے قربانی کر چکا آپ نے
فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کے لیے اوس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جو
دو بکریوں سے بہتر ہے النووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں
ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا قربانی کر اوس کی
وہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ
فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ
شَيْءٍ وَكَانَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ
مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اسدن کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نماز پڑہتے ہیں (عید کی
پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح
کرے تو وہ گوشت ہے جسکو اوس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے
ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ
عمر کا) آپ نے فرمایا تو ذبح کر اوسکو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يُضَحِّيَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ
مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تُجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز
سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودہ والی (یعنے کمسن ابھی دودہ پیتی
تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر

اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنے بکری کا جذعہ) عن البراء بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذبح ابو بردۃ قبل الصلوۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابدلہا فقال یا رسول اللہ لیس عندی الا جذعۃ قال شعبۃ واظنہ قال وہی خیر
من مسنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلہا مکانہا ولن تجزی عن احد بعدک
ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسرے قربانی کرو وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور
کچھ نہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اوس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اچھا اوسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا عن شعبۃ بھذا الاسناد
ولم یذکر الشک فی قولہ ہی خیر من مسنۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر من کان ذبح قبل
الصلوۃ فلیعد فقام رجل فقال یا رسول اللہ ہذا یوم یشتہی فیہ اللحم وذکر ہنۃ
من جیرانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ قال وعندی جذعۃ
ہی احب الی من شاتی لحم اانا ذبحہا قال فرخص لہ فقال لا ادری ابلغت رخصتہ من
سواہ ام لا قال وانکفأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کبشین فذبحہما فقام
الناس الی غنیمۃ فتوزعوہا او قال فتجزعوہا ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ
ذبح کرے ایک شخص بولا یا رسول یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں
کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس
ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنے جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجکو پسند ہے کیا میں
اوسکو ذبح کروں آپ نے اوسکو اجازت دی راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی
ہوئی یا نہیں پھر آپ جھکے دو مینڈھوں پر اونکو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا
افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ثم خطب فامر من کان ذبح قبل

الصَّلٰوۃِ اَنْ یُّعِیْدَ ذَبْحًا ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اَضْحٰی قَالَ فَوَجَدَ رِیْحَ لَحْمٍ فَنَہَاھُمْ اَنْ یَّذْبَحُوْا قَالَ مَنْ کَانَ ضَحّٰی فَلْیُعِدْ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے روز پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا انکو ذبح کرنے سے نماز سے پہلے اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری

بَابُ سِنِّ الْاُضْحِیَۃِ قربانی کی عمر کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو) ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اسپر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ بیل گائے بھی سات آدمیوں کیطرف سے اور ہرن ایک آدمی کیطرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بہتر ہے پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو انتہے مختصرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ نَحَرَ قَبْلَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا یَنْحَرُوْا حَتّٰی یَنْحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آگے ہی

سے قربانی کرلی اللہ یہ سمجھ کر کہ آپ بہی قربانی کرلی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں وہ بہی نہ کریں اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی کرے لوگ بہی نہ کریں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهِ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریاں دین اپنے یارون کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پہر ایک برس کا بچہ بچ رہا بکری کا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی قربانی کر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ مین ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ مین ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اوسیکی قربانی کر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ

قربانی اپنے ہاتہہ سے کرنا مستحب ہے اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو سینڈہون کی جو سفید تہے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپ نے ذبح کیا اون دونون کو اپنے ہاتہہ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤن رکہا اون کی گردن کاٹتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے ف نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی مین بے سینگ جانور یعنے جسکا سینگ اوگاہی نہ ہو درست ہے اور جسکا سینگ ٹوٹ گیا ہو اوس مین خلاف ہے تو شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلے اور کانے

اور لنگڑے جانور کی قربانی درست نہین اور ایساہی اندہے یا لنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہاہے کہ افضل رنگ قربانی مین سفید ہے پہر زرد پہر خاکی پہر چت کبلا پہر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتہہ سے ذبح کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اُس حالت مین مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بہی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو انتہے مختصرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ فَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک مینڈہا سینگ دار لانیکا جو چلتا ہو سیاہی مین اور بیٹہتا ہو سیاہی مین اور دیکہتا ہو سیاہی مین (یعنے پاؤن اور پیٹ اور آنکہون کے گرد سیاہ ہو) پہر لایا گیا ایک ایساہی مینڈہا قربانی کے لیے آپنے فرمایا اے عائشہ چہری لا پہر فرمایا تیز کرلے اوسکو پتہر سے مین نے تیز کردی پہر آپ نے چہری لی اور مینڈہے کو پکڑا اوسکو لٹایا پہر اوسکو ذبح کیا پہر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمدؐ کیطرف سے اور محمدؐ کی آل کیطرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے پہر قربانی کی اوس کی **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اجماع ہے اسپر کہ جانور کو بائین کروٹ پر لٹادے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دے چہری داہنے ہاتہہ مین پکڑے اور بائین ہاتہہ سے اوسکا سر تہامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک آدمی اور اوسکے گہر والون کیطرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملیگا ہمارا اور جمہور علمار کا یہی مذہب ہے

اور ثوری اور ابوحنیفہ نے اسکو مکروہ رکہا ہے اور طحاوی نے کہا ہو کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور
علما نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہیں ہو سکتی انتہی

باب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ ذبح ہر چیز
سے درست ہو جو خون بہاوے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ أَعْجِلْ
أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ
فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ
بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ
فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا
جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اسکو کہا سوا دانت اور ناخن کے
اور میں تجھسے کہوں گا اوسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کے چھریاں ہیں راوی نے
کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر اون میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اوسکو تیر سے
مارا وہ ٹھیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے بگڑ جاتے ہیں اور بہاگ نکلتے ہیں
جیسے جنگلی جانور بہاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اوس کے ساتھ یہی کرو **ف** یعنی تیر
برچھی وغیرہ سے اوسکو مار لو اللہ تعالی کا نام لیکر اگر وہ اوس زخم سے مر جاوے تو اسکو کہا لو وہ حلال ہے
اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور
دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیزہ پتھر لکڑی کانچ نرکل
ٹھیکری تانبے وغیرہ سے درست ہے اگر دھار دار ہوں اور ابوحنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو
اسیطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اوس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہہ
دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے (نووی مختصرا)

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا
غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ

بِجُزُورٍ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام
ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہمکو بکریاں اور
اونٹ ملے لوگوں نے جلدی کرکے انکو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنے اون کے گوشت کو کاٹ کر) آپ نے
حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اوندہا دی گئیں پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکہیں اور بیان کیا حدیث کو
اوسیطرح **ف** آپنے ہانڈیوں کو اوندہا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست
نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہونچ جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کہانے کی چیز کا استعمال
درست ہے **عن** عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ قَالَ
فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے
کہا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل
کے چھلکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھڑک نکلا ہم نے اسکو تیر
سے مارا یہانتک کہ گرا دیا اوسکو **عن** سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ
بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا
مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَ
ذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسْخِهِ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کہانے سے ممانعت اور اسکی منسوخ ہونے کا
بیان **عن** أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ
مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ترجمہ ابوعبید سے روایت ہے میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ
تعالی عنہ کے ساتھ تہا اونہوں نے نماز پہلے پڑہی اور خطبہ اوسکے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد **ف** ایک طائفہ

علماء نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھہ چھوڑنا حرام کہا ہے اور جمہور
علماء کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے ا نووی مختصرا عَنْ
أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ
لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا ترجمہ ابو عبید سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر کے ساتھہ
پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی کے ساتھہ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ
سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے
تین دن سے زیادہ مت کھاؤ (تین دن کے یعنی تین دن تک کھاؤ اور خیرات کرو) عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ
بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ
فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا
ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ
ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى
زَمَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا

ثلاثا ثم تصدقوا بما بقي فلما كان بعد ذلك قالوا يا رسول الله ان الناس يتخذون الاسقية من ضحاياهم ويجملون فيها الودك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك قالوا نهيت ان تؤكل لحوم الضحايا بعد ثلاث فقال انما نهيتكم من اجل الدافة التي دفت فكلوا وادخروا وتصدقوا ترجمہ عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیون کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد عبداللہ بن ابی بکر نے کہا مین نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہون نے کہا سچ کہا عبداللہ نے مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنا وہ کہتی تہین چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آئے عید ضحی مین شریک ہونیکو (اور وہ لوگ محتاج تہے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکہہ لو باقی خیرات کردو (تاکہ یہ محتاج بہوکے نرہین اور ان کو بہی کہانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیون کی مشکین بناتے تہے (اون کی کہالون کی) اور اون مین چربی پگہلاتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیون کا گوشت تین دن کے بعد کہانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن کے بعد نہ رکہنا چاہیے) آپ نے فرمایا مین نے تمکو منع کیا تہا اون محتاجون کیوجہ سے جو اسوقت آگئے تہے اب کہاؤ اور رکہہ چہوڑو اور صدقہ دو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکہنا منع نہین ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ قربانی مین سے صدقہ دینا چاہیے اور کہانا بہی چاہیے پہر اگر قربانی نفلی ہو تو اوس مین سے صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے علماء نے کہا ہے کہ تہائی کہاوے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستون کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدہا کہاوے آدہا خیرات کرے اور کہانا اوسمین سے مستحب ہے واجب نہین ہے اور بعض سلف سے اسکا وجوب منقول ہے انتہے مختصرا **عن** جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلاث ثم قال بعد كلوا وتزودوا وادخروا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیون کا گوشت تین دن سے زیادہ کہانے سے پہر اوس کے بعد فرمایا کہاؤ اور توشہ کرو اور رکہہ چہوڑو (تو ممانعت منسوخ ہوگئی) **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول كنا لا ناكل من لحوم بدننا فوق ثلاث منى فارخص لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا فاكلنا

لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منا میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ راہ کا میں نے عطا سے کہا جابر نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو اور نہوں نے کہا ہاں عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ ترجمہ جابر نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا اوس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا عن جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں عن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں اور ان کو ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو اور یا رکھ چھوڑو عن سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِيْ بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ يَفْشُوَ فِيْهِمْ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اوس کے گھر میں کچھ نہ رہے اور اوس میں سے سب خرچ کر ڈالے جب دوسرا سال ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ

سال محتاجی کا تہا تو مین نے چاہا کہ سب لوگون کو گوشت ملے عن ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ھذہ فلم ازل اطعمہ منھا حتی قدم المدینۃ ترجمہ ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کاٹی پہر فرمایا اے ثوبان اسکا گوشت بنا رکہہ مین آپ کو وہ گوشت کہلاتا رہا یہانتک کہ آپ مدینہ منورہ مین آئے عن معاویۃ بن صالح بھذا الاسناد ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع اصلح ھذا اللحم قال فاصلحتہ قال فلم یزل یاکل منہ حتی بلغ المدینۃ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی تہے (غلام آزاد کیے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مجہہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اے ثوبان یہ گوشت بنا رکہہ مین نے بنا لیا پہر آپ اوس مین سے کہاتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین پہونچے عن یحیی بن حمزۃ بھذا الاسناد ولم یقل فی حجۃ الوداع ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر مین توشہ رکہنا توکل کے خلاف نہین ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور نخعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہین ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منا اور مکہ مین قربانی نہین ہے عن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونھیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو انکی اور مین نے تمکو منع کیا تہا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنے سے اب رکہو جب تک چاہو اور مین نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور سب برتنون مین اب جس برتن مین چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزون کو ف نووی نے کہا ان حدیثون مین ناسخ اور منسوخ دونو کا بیان ہے اور نسخ کبہی اسطرح معلوم ہوتا ہے کبہی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپکا وضو نہ کرنا تہا

اون چیزون کے کہانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہیں ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہوا تھی عن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم فذکر بمعنی حدیث ابی سنان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب الفرع والعتیرۃ فرع اور عتیرہ کا بیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ زاد ابن رافع فی روایتہ والفرع اول النتاج کان ینتج لہم فیذبحونہ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تھے ف اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول دہے مین کرتے تھے اسکو رجبی کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلوٹی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہ دونون جاہلیت کی رسمین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت آئی ہے

باب نھی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ وھو مرید التضحیۃ ان یاخذ من شعرہ او اظفارہ شیئا جو شخص قربانی کا ارادہ رکھے وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون نہ کتراوے عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت العشر واراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا قیل لسفیان فان بعضہم لا یرفعہ قال لکنی ارفعہ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچھ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اس حدیث کے اُن سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہین کرتے اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہے اور اُن کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہین ہے اور

ہاکہ یہ دو روایتیں ہیں اسکے مختصرا عن ام سلمة رضى الله تعالى عنها ترفعه قال اذا دخل العشر وعنده اضحية يريد ان يضحي فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا ترجمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا دہا آجاوے اور قربانی جسکے ہو جسکا وہ قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخن تراشے عن ام سلمة رضى الله تعالى عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتم هلال ذي الحجة واراد احدكم ان يضحي فليمسك عن شعره واظفاره ترجمہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن یونہی رہنے دے عن عمر او عمرو بن مسلم بهذا الاسناد نحوه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ام سلمة رضى الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له ذبح يذبحه فاذا اهل هلال ذي الحجة فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره شيئا حتى يضحي ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی حجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخن نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے عن عمرو بن مسلم بن عمار الليثي قال كنا في الحمام قبيل الاضحى فاطلى فيه ناس فقال بعض اهل الحمام ان سعيد بن المسيب يكره هذا او ينهى عنه فلقيت سعيد بن المسيب فذكرت ذلك له فقال يا ابن اخي هذا حديث قد نسي وترك حدثتني ام سلمة رضى الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث معاذ عن محمد بن عمرو ترجمہ عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عید اضحی سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے یہ حدیث کا مضمون ہے جسکو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا عن ام سلمة رضى الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته وذكر النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديثهم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله جو اللہ تعالی کے سوا

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ
قال کنت عند علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ رجل فقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الیک قال
فغضب وقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الی شیئا یکتمہ الناس غیر انہ قد حدثنی بکلمات اربع
قال فقال ما ہن یا امیر المؤمنین قال قال لعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من ذبح
لغیر اللہ ولعن اللہ من آوی محدثا ولعن اللہ من غیر منار الارض ترجمہ ابو الطفیل
عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا
اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو چھپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علی رض غصہ ہوئے
اور کہنے لگے آپنے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو ف کیونکہ آپ
پیغمبر تھے اور آپکو ساری امت کو لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو کچھ آپنے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو
سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علی کو ہی خاصکر عمدہ عمدہ علوم سکھائے
اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ اسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام
آتا ہے لاحول ولا قوۃ ف مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اے
امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ
اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر
جو جگہہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو زمین کی نشان کو بدلے ف یہ حدیث
کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح
کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبہ
کا یا مانند اسکے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا
یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے
ساتھہ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اوسکی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس سے
پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں
سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹتے جاتے ہیں اہل بخارا نے اون کی
حرمت کا فتوی دیا ہے کیونکہ وہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہیں اور رافعی نے کہا کہ اون

جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی مین کاٹتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی
وجہ نہین مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول وسوقت درست ہوگا جب ذبح سے اون کی نیت غیر اسکی تعظیم ہو
بلکہ ذبح اللہ تعالی ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور
حرام ہوگا گو اوسپر اللہ تعالی کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور دونوں فریقین کیطرف سے جدا جدا رسالے
مرتب ہوئے ہین اور احتیاط یہ ہے کہ ایسے جانور سے جو غیر اللہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو
اوسپر کاٹتے وقت اللہ تعالی کا نام لیا جاوے عن ابی الطفیل قال قلنا لعلی رضی اللہ تعالی
عنہ اخبرنا بشیء اسرہ الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسر الی شیئا کتمہ
الناس ولکنی سمعتہ یقول لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من اوی محدثا ولعن اللہ
من لعن والدیہ ولعن اللہ من غیر المنار ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے ہمنے حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا وہ بات ہمکو بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ تمکو سکھائی ہو اونہوں نے
کہا آپنے کوئی بات مجھے پوشیدہ نہین بتلائی جو لوگون سے چھپائی ہو لیکن مین نے آپسے سنا آپ فرماتے
تھے لعنت کی اللہ تعالے نے اوسپر جو کاٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالی نے
اوسپر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی
اللہ تعالی نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس مین مسافرون کو تکلیف ہوگی) عن ابی الطفیل
قال سئل علی رضی اللہ تعالی عنہ اخصکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء قال ما
خصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء لم یعم بہ الناس کافۃ الا ما کان فی قراب
سیفی ھذا قال فاخرج صحیفۃ مکتوب فیھا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من
سرق منار الارض ولعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من اوی محدثا ترجمہ ابو الطفیل
سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی بات سے اونہوں نے کہا ہم سے خاص کوئی بات نہین فرمائی جو سب لوگون کو نہ فرمائی ہو البتہ چند باتین مین
جو میری تلوار کے غلاف مین ہین پھر اونہوں نے ایک کاغذ نکالا جس مین لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالے
نے اوسپر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالے کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر
جو زمین کی نشانی چرادے اور لعنت کی اللہ تعالے نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی

اللہ تعالیٰ نے اوس پر جو جانے دیکھے بدعتی کو یعنے بدعتی کو اپنے گہر اتار یا اور سکی مدد کرے معاذ اللہ بدعت یعنے دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا بچاوے)

كتاب الاشربة

کتاب شرابوں کے بیان مین

باب تحريم الخمر خمر کی حرمت کا بیان عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قال اصبت شارفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مغنم يوم بدر واعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم شارفا اخرى فاختصهما يوما عند باب رجل من الانصار وانا اريد ان احمل عليهما اذخرا لابيعه ومعي صائغ من بني قينقاع فاستعين به على وليمة فاطمة رضي الله تعالى عنها وحمزة بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنه يشرب في ذلك البيت معه قينة تغنيه فقالت الا يا حمز للشرف النواء فثار اليهما حمزة بالسيف فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اكبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جب اسنمتهما فذهب بها فقال ابن شهاب قال علي فنظرت الى منظر افظعني فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه زيد وانطلقت معه فدخل على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره فقال هل انتم الا عبيد لابائي فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر حتى خرج عنهم **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لوٹ مین اور آپنے ایک اونٹنی مجھے اور دی مین نے اون دونون کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ اونپر اذخر (ایک گہاس ہے خوشبودار) لادکر لاؤن اور بیچون اور میرے ساتھ ایک سنار بہی تہا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تہا) مین سے اور یہ مدد ملی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنے اون کے ساتھ جو مین نے نکاح کیا تہا تو ولیمہ نہین کیا

تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لاکر بیچکر کچھ پیسہ کماؤن اور ولیمہ کرون) اور انصاری کے گھر مین (جس کے دروازہ پر یہ
مین اونٹنیان بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء رضی اللہ تعالی عنہ) شراب
پی رہے تھے (اوسوقت تک شراب حرام نہین ہوا تھا) اون کے پاس ایک لونڈی تھی جو گا رہی تھی آخر
اوس نے یہ گایا الا یا حمز للشرف النواء ف وهن معقلات بالفناء + ضع السكين في اللبات منها
وضرجهن حمزة بالدماء + وعجل من اطايبها لشرب + قديدا من طبيخ او شواء یہ اشعار
مین انکا ترجمہ نظم مین یہ ہے نظم چل اے حمزہ ان موٹے اونٹون پہ جا بند ہین جو صحن مین جو سب
ایک جا چلا اون کی گردن پہ جا اپنی چھرا ملا اون کو تو خون مین اور لٹا بنا اون کے ٹکڑون سے
سموسہ جو ہون گزک گوشت کا ہو پکا یا بہنا ف یہ سنکر حمزہ اپنی تلوار لیکر اوٹھے دوڑے
اور انکی کوہان کاٹ ڈالی اور اون کی کوکھین پہاڑ ڈالین پھر اون کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج
نے کہا مین نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بھی لیا یا نہین اونہون نے کہا کوہان تو کاٹ ہی لیے
اور لے گئے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے جو کام کیا یعنے شراب کا پینا اونٹنیون کی کوہان کاٹ لینا اون کی کوکھین پھاڑ ڈالنا انکا
گوشت کھا لینا اون مین سے کسی کام کا گناہ اون پر نہین ہوا کیونکہ شراب پینا تو اوس زمانے مین مباح
تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اوسکی کوئی اصل نہین اب
رہ گئی باقی کام وہ نشہ مین سرزد ہوئے اوسوقت تکلیف نہین رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیے
پھر اوسکی عقل جاتی رہی یا سرکہ سمجھکر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ مین کوئی
کام گناہ کا کر بیٹھے تو اوس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور
شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرۃ علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کر دیا ہو یا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کیطرف سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شبہ کی کتاب مین ہے کہ آپ نے حمزہ سے اون
دونون اونٹنیون کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالا یا پاگل کسیکا مال تلف کر دے
تو تاوان لازم ہوگا اور یہ جو کوہان اونٹنیون کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تھے
اور جو نحر سے پہلے کاٹ لیے تو حرام تھے باجماع لیکن اون کے کھانے مین حمزہ پہ گناہ نہین ہوا کیونکہ
وہ نشہ کے حالت مین تھے اور اسحالت مین تکلیف نہین ہے انتہی مختصرا ف حضرت علی نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِي الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا
وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي فَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى
جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ
فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ
النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ **ترجمہ** امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجہی بدر کی لوٹ مین سے ایک اونٹنی ملی اور اوسی دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس مین سے بہی ایک اونٹنی مجکو دی پہر جب مین نے چاہا کہ صحبت کرون
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے جو صاحبزادی تہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تو
مین نے وعدہ کیا ایک سنار سے بنی قینقاع کے وہ میرے ساتہہ چلے اور ہم دونون ملکر اذخر لاوین اور سنارون
کے ہاتہہ بیچین اور اس سے مین ولیمہ کرون اپنی شادی کا تو مین اپنی دونون اونٹنیون کا سامان اکہٹا
کررہا تہا پالان رکابین رسیان اور وہ دونون بیٹہی تہین ایک انصاری کی کوٹہری کے بازو جس
وقت مین یہ سامان جو اکہٹا کرتا تہا اکہٹا کرچکا تو کیا دیکہتا ہون کہ دونون اونٹنیون کی کوہان کٹے ہوئے
ہین اور ان کی کوکہین پہٹی ہوئی ہین مجہسے یہ دیکہکر رہا نہ گیا اور میری آنکہین تہم نہ سکین یعنی
مین رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تہا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ کے حق مین جو تقصیر
ہوئی اوس خیال سے تہا) مین نے پوچہا یہ کس نے کیا لوگون نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گہر
مین ہین انصار کے ایک جماعت کے ساتہہ جو شراب پی رہے ہین اور ان کے سامنے ایک گانے والی نے
گایا اور اون کے ساتہیون نے گانے مین یہ کہا اے حمزہ اوٹہہ ان موٹی اونٹنیون کے لیے اوسی وقت

حمزہ تلوار لیکر اوٹہے اور انکی کوہان کاٹ لین اور کوکہین پہاڑ ڈالین اور جگر (کلیجہ) نکال لیا حضرت علی
نے کہا یہ سنکر مین چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہان زید بن حارثہ بیٹھے تہے آپنے مجہے
دیکہتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تہا اور فرمایا کیا ہوا تجہکو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی آج
کاسا دن مین نے کبہی نہین دیکہا حمزہ نے میری دونون اونٹنیون پر ستم کیا ان کی کوہان کاٹ لین کوکہین
پہاڑ ڈالین اور وہ اس گہر مین ہین چند شرابیون کے ساتہہ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر
منگوائی اور اوسکو اوڑہا پہر چلے پیادہ مین اور زید بن حارثہ دونون آپکے پیچہے تہے یہانتک کہ آپ
اس دروازے پر آئے جہان حمزہ تہے اور اجازت مانگی اندر آنیکی لوگون نے اجازت دی دیکہا تو وہ شراب
پئے ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اس کام پر ملامت شروع کی اور حمزہ کی آنکہین سرخ تہین
(نشے سے) اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا پہر آپ کے گہٹنون کو دیکہا پہر نگاہ بلند کی تو
ناف کو دیکہا پہر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکہا پہر کہا تم ہو کیا مگر میرے باپ دادون کے غلام ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشے مین مست ہین آپ اولٹے پاؤن پہرے اور باہر نکلے
ہم بہی آپ کے ساتہہ نکلے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي
فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ
فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ
قَالَ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ **ترجمہ** انس بن
مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جسدن شراب حرام ہوا تو مین لوگون کا ساقی تہا ابو طلحہ کے گہر مین اور
انکا شراب نہین تہا مگر گدر کہجور یا خشک کہجور کا ایک ہی ایکا سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابو طلحہ
نے کہا نکل کر دیکہہ مین نکلا تو وہ پکار رہا تہا خبردار رہو شراب حرام ہو گیا ہے پہر تمام مدینہ کے رستون
مین یہ منادی ہو گئی ابو طلحہ نے مجہسے کہا اوٹہہ اور بہا دے شراب کو (جو باقی ہے) مین نے بہا دیا تب
بعضون نے کہا فلان اور فلان تباہ ہو گئے اون کے پیٹون مین شراب ہی (یعنے وہ پی چکے تہے حرمت

سے پہلے) اور یہ آیات اتری لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا آخیر تک ف
یعنی جو لوگ ایماندار ہین اور نیک کام کر چکے ہین اُنپر کچھ گناہ نہین اُسکا جو کہا پی چکے جب آیندہ سے پرہیز کرین اور
ایمان دار رہین اور نیک کام کرین نووی نے کہا امام مسلم نے اسمقام پر چند حدیثون کو ذکر کیا ہے اون سے
معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جنمین نشہ ہو حرام ہین اور اون سب کو خمر کہتے ہین خواہ کھجور کا ہو یا انگور
کا یا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہین اور خمر مین شمار ایسی مذہب ہے اور یہی قول
ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ تازے انگور کا شیرہ
حرام ہے اسیطرح خشک انگور کا بہگو یا کچا شربت لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچی اور پکا انگور کے سوا اور چیزون
کا درست ہے جبتک اوسمین نشہ نہو اور ابو حنیفہ سے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے
انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کر دین اور ایک تہائی رہجاوے
تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اُسکو تہوڑا پکا لین اور بن پکاے انگور کا حرام ہے
پر اوس کے پینے والے پر حد نہ پڑیگی جبتک نشہ نہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور یہ خیال
علماء کا اُس شراب مین ہے جس مین نشہ نہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہی
مختصراً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ
أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ
حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هَذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ
ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگون نے پوچھا فضیخ کو (فضیخ وہ شراب ہے
جو گدر کھجور سے بنتا ہے اوسے توڑ کر پانی ڈالدیتے ہین اور رہنے دیتے ہین یہانتک کہ جہاگ مارے
اونہون نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تہا ہمارا اور مین کھڑا پلا رہا تہا فضیخ ابو طلحہ اور ابو ایوب
اور انصار کے کئی آدمیون کو پلا رہا تہا اپنے گھر مین اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا تم کو کچھ خبر پہنچی
ہمنے کہا نہین وہ بولا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اے انس بہادے ان مٹکون کو پھر کبہی
اُنہون نے شراب نہین پیا نہ اُسکا حال پوچھا اس خبر کے بعد عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ عَلَی الْحَیِّ عَلٰی عُمُوْمَتِیْ اَسْقِیْهِمْ مِنْ فَضِیْخٍ لَهُمْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا اَکْفِئْهَا یَا اَنَسُ فَکَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کَانَتْ خَمْرَهُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَیْمَانُ وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا **ترجمہ**

انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلے کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہو گیا انہوں نے کہا بہا دے شراب کو اے انس میں نے بہا دیا سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کاہے کا تھا انہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا ابوبکر بن انس نے کہا ان دنوں خمر ان کا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے **عَنِ** الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کُنْتُ قَائِمًا عَلَی الْحَیِّ اَسْقِیْهِمْ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَنَسٍ کَانَ خَمْرَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَاَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ شَاهِدٌ فَلَمْ یُنْکِرْ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ذٰلِکَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ مَنْ کَانَ مَعِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ کَانَ خَمْرَهُمْ یَوْمَئِذٍ۔ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ فِیْ رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَیْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ قَالَ فَاَکْفَأْنَاهَا یَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَخَلِیْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَکَانَتْ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ یَوْمَئِذٍ خَلِیْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گیا پھر ہم نے اوس دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر انکا یہی تھا خلیط یعنے گدر اور خشک کھجور کا ملا کر **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَیْلَ بْنَ بَیْضَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ مِنْ مَزَادَةٍ فِیْهَا خَلِیْطُ

بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِمَعْنیٰ حَدِیْثِ سَعِیْدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّھْوُ ثُمَّ یُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُوْرِھِمْ یَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اوسکو پینے سے اور اکثر شراب انہی لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ كُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ شَرَابًا مِّنْ فَضِیْخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاھُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَا اَنَسُ قُمْ اِلٰی ھٰذِہِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْھَا فَقُمْتُ اِلٰی مِھْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُھَا بِاَسْفَلِہٖ حَتّٰی تَكَسَّرَتْ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور یہ گھڑا اپوڑ ڈال میں نے پتھر کا ہاون اوٹھایا اور اوسکے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ الْاٰیَةَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْھَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِیْنَةِ شَرَابٌ یُّشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اللہ تعالی نے وہ آیۃ اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اوس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھا جو پیا جاتا ہو سوا کھجور کے

بَابُ تَحْرِیْمِ تَخْلِیْلِ الْخَمْرِ شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شراب کو سرکہ بنالیں آپ نے فرمایا نہیں ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے (انتہی مختصرا)

بَابُ تَحْرِیْمِ التَّدَاوِیْ بِالْخَمْرِ وَبَیَانِ اَنَّھَا لَیْسَتْ بِدَوَاءٍ شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَیْدٍ الْجُعْفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَھَاہُ اَوْ كَرِہَ اَنْ یَّصْنَعَھَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُھَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّہٗ دَاءٌ ترجمہ طارق بن سوید جعفی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا ناپسند کیا اوس کے بنانے کو وہ بولا میں دوا کے لیے
بناتا ہوں آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب
کے نزدیک اسیطرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں اٹک جاوے اور اوسکے اتارنے
کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اوتار سکتا ہے انتہی مع زیادۃ **باب** بیان
ان جمیع ما ینبذ مما یتخذ من النخل والعنب یسمی خمرا کھجور کا شراب بھی خمر ہے **عن**
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخمر
من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے **عن**
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخمر
من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ھاتین الشجرتین الکرمۃ
والنخلۃ وفی روایۃ ابی کریب الکرم والنخل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ
الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک یا کھجور یا خشک انگور
سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب
نہیں ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ اون کا بھی خمر
ہوتا ہے **باب** کراھۃ انتباذ التمر والزبیب مخلوطین کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا
مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نھی ان یخلط الزبیب والتمر والبسر والتمر **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو
ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایسے نبیذ میں جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہیں ہوتی اور یہ کراہت
تنزیہی ہے اور ایسا نبیذ حرام نہیں ہے جب تک اوس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا
اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اسمیں کراہت بھی نہیں ہے

اور یہ قول خلاف ہیں احادیث کے) عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله تعالىٰ عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان ينبذ التمر والزبيب جميعا ونهى ان ينبذ الرطب والبسر جميعا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجمعوا بين الرطب والبسر وبين الزبيب والتمر نبيذا ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگوو پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله تعالىٰ عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان ينبذ الزبيب والتمر جميعا ونهى ان ينبذ البسر والرطب جميعا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے عن ابي سعيد رضي الله تعالىٰ عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن التمر والزبيب ان يخلط بينهما وعن التمر والبسر ان يخلط بينهما ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔ عن ابي سعيد رضي الله تعالىٰ عنه قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخلط الزبيب والتمر وان نخلط البسر والتمر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي مسلمة بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي سعيد رضي الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب النبيذ منكم فليشربه زبيبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا عن اسماعيل بن مسلم العبدي بهذا الاسناد قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخلط بسرا بتمر او زبيبا بتمر او زبيبا ببسر وقال من شربه منكم فذكر بمثل حديث وكيع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي قتادة رضي الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتبذوا الزهو والرطب ــــــ

جَمِیعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِیبَ وَالتَّمْرَ جَمِیعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ ترجمہ ابوقتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر
اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ
وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلَكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ
أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الرُّطَبُ وَالزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ
انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ يُنْتَبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَ
كَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ قَالَ وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ
قَالَ أَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع ہے گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر بھگونا اور منقی کا ملا کر بھگونا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ
يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ

وَالنَّقِيرِ بیانِ نسخ مرتبان اور تونبے سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور
اسکی منسوخی کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نبیذ بنانے سے فائدہ
اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گذرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو چند
مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتا تھا آپ نے اون میں نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے
کہ اوس میں کہیں نشہ نہ ہو جاوے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ
اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ قَالَ وَاَخْبَرَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا تونبے اور مرتبان میں نبیذ بنانے سے ابو سلمہ نے سفیان سے بیان کیا اونہوں نے سنا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تونبے
اور مرتبان میں پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنوں سے عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ
وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی
کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کا کرید کر بناتے ہیں) کسی نے ابو ہریرہ سے
پوچھا حنتم کیا ہے اونہوں نے کہا سبز گھڑے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ
الْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهٖ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا میں تمکو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز
ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار برتن) سے اور حنتم سے کٹی مشک سے ف

نووی علیہ الرحمہ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم سے اور منع کیا سرکٹی مشک
سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے **ف** لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈانٹ لگا اوس مین تاکہ
کیڑا وغیرہ نہ جاوے) **عن** علی رضی اللہ تعالی عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ینتبذ فی الدباء والمزفت ھذا حدیث جریر وفی حدیث عبثر وشعبۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور رال کی برتن مین نبیذ بنانے سے **عن** ابراھیم
قال قلت للاسود ھل سالت ام المؤمنین عما یکرہ ان ینتبذ فیہ قال نعم قلت یا
ام المؤمنین اخبرینی عما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتبذ
فیہ قالت نھانا اھل البیت ان ننتبذ فی الدباء والمزفت قال قلت لہ اما ذکرت
الحنتم والجر قال انما احدثک ما سمعت احدث ما لم اسمع **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے مین نے اسود سے کہا تم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کن برتنون مین نبیذ
بنانا مکروہ ہے اونہون نے کہا ہان مین نے کہا اے ام المؤمنین مجھے بتلاؤ کن برتنون مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اونہون نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے
سے تونبے اور رال کی برتن مین مین نے اون سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہین کیا اونہون نے کہا
مین تو وہ بیان کرتی ہون جو مین نے سنا ہے کیا مین وہ بیان کردون جو نہین سنا ہے **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت **ترجمہ** ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور
لاکھی برتن سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا فسالتھا عن النبیذ فحدثتنی ان وفد عبد القیس قدموا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبیذ فنھاھم
ان ینتبذوا فی الدباء والنقیر والمزفت والحنتم **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت
ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملا اور اون سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا عبد القیس کے

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اُنہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کو آپ نے منع کیا اُنکو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن میں سے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ **ترجمہ** وہی حدیث جو اوپر گذرا اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد القیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں تمکو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے یا لاکھی سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ **ترجمہ** ابن عباس کی روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَنْ تُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تونبے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ .... قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا میں نبیذ بنانے سے **عن** اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** قَتَادَةَ بِهٰذَا

الاسناد ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان ینتبذ فذکر مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید قال
نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور چوبین برتن سے عن سعید بن جبیر قال اشهد علی
ابن عمر وابن عباس انهما شهدا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء والحنتم والمزفت
والنقیر ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر اور ابن عباس پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال
سألت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن نبیذ الجر فقال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر
فاتیت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقلت الا تسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ
الجر فقلت وای شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما سے ٹھلیا کی نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو میں ابن عباس کے پاس آیا
اور اُن سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمر جو کہتے ہیں انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے انہوں نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ
ٹھلیا کے مثل ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطب الناس فی بعض مغازیه قال ابن عمر فاقبلت نحوه فانصرف قبل ان ابلغه
فسألت ماذا قال قالوا نهی ان ینبذ فی الدباء والمزفت ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں اودھر چلا خطبہ سننے کو آپ
میرے پہونچنے سے پہلے فارغ ہو گئے میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا منع کیا آپ نے
نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی میں عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بمثل حدیث مالک
ولم یذکر فی بعض مغازیه الا مالک واسامة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ثابت
قال قلت لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ
الجر قال فقال قد زعموا ذاك قلت انهی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد

دخص ذالک ترجمہ ثابت ہو روایت ہو مین نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہون نے کہا لوگ ایسا کہتے ہین مین نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اوس سے اونہون نے کہا لوگ ایسا کہتے ہین عن طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رجل لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ انہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر قال نعم ثم قال طاوس واللہ انی سمعتہ منہ ترجمہ طاوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہون نے کہا ہان طاؤس نے کہا قسم خدا تعالی کی مین نے یہ سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا جاءہ فقال انہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی الجر والدباء قال نعم ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو ایک شخص اون کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے مین نبیذ بنانے سی اونہون نے کہا ہان عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الجر والدباء ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سی عن طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فجاءہ رجل فقال انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت قال نعم ترجمہ طاوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے سے اور مرتبان سے اونہون نے کہا ہان عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعتہ غیر مرۃ ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور رالہی سے محارب نے کہا مین نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال واراہ قال والنقیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین نقیر کا بہی ذکر ہے عن ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجر والدباء والمزفت و
قال انبئته و ان الاسقیة **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزوں میں **عن** ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یحدث قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم فقلت ما
الحنتم قال الجرة **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حنتم سے میں نے کہا حنتم کیا ہے کہا ٹھلیا **عن** زاذان قال قلت لابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ حدثنی بما نہی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاشربة بلغتک
وفسرہ لی بلغتنا فان لکم لغة سوی لغتنا فقال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الحنتم وہی الجرة وعن الدباء وہی القرعة وعن المزفت وہو المقیر وعن النقیر وہی
النخلة تنسح نسحا وتنقر نقرا وامر ان ینتبذ فی الاسقیة **ترجمہ** زاذان سے روایت ہے میں نے
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے ان شرابوں کی جن سے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اسکا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان
سے جدا ہے اونہوں نے کہا منع کیا آپ نے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دبا سے اور وہ تونبا ہے
اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے
اور حکم کیا آپ نے نبیذ بنانے کا مشکوں میں **عن** شعبة فی ہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** سعید بن المسیب یقول سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول عند ہذا المنبر واشار الی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم وفد عبد القیس
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألوہ عن الاشربة فنہاہم عن الدباء والنقیر
والحنتم فقلت یا ابا محمد والمزفت وظننا انہ نسیہ فقال لم اسمعہ یومئذ من
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقد کان یکرہ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے
میں نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منبر کی طرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا
آپ سے شرابوں کو آپ نے منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور حنتم سے میں نے کہا اے ابو محمد اور لاکھی

سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے اونہوں نے کہا او سدن تو میں نے لاکھی کا لفظ عبد اللہ بن عمر سے نہیں
سُنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ ترجمہ جابر اور ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى
عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهٗ فِيْهِ نُبِذَ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور
لاکھی سے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے
تو نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے کونڈے میں پتھر کے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے کونڈے میں عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ
بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے
کونڈے میں بناتے بعضوں نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ کونڈا برام کا تھا یعنے پتھر کا
عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا ترجمہ بریدہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے
سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اوس شراب کو جس میں نشہ ہو
عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ

وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْظَرْفًا لَا یُحِلُّ شَیْئًا وَّلَا یُحَرِّمُہٗ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن الاشربۃ فی ظروف الادم فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لا تشربوا مسکرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانیوالی چیز کو عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النبیذ فی الاوعیۃ قالوا لیس کل الناس یجد فارخص لھم فی الجر غیر المزفت ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو

باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام

ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع فقال کل شراب اسکر فھو حرام ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے تبع کو (شہد کے شراب کو) آپ نے فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شراب اسکر فھو حرام ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الزھری بھذا الاسناد ولیس فی حدیث سفیان وصالح سئل عن البتع وھو فی حدیث معمر وفی حدیث صالح انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل شراب مسکر حرام ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی موسی قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا ومعاذ بن جبل الی الیمن فقلت یا رسول اللہ ان شرابا یصنع بارضنا یقال لہ المزر من الشعیر وشرابا یقال لہ البتع من العسل فقال کل مسکر حرام

ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا مین نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو مزر کہتے ہین وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی مین اسکو بیر کہتے ہین) اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جسکو بتع کہتے ہین آپ نے فرمایا ہر نشہ لانیوالی شراب حرام ہے عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ و معاذا الی الیمن فقال لهما بشرا ویسرا وعلما ولا تنفرا واراہ قال وتطاوعا قال فلما ولی رجع ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ان لهم شرابا من العسل یطبخ حتی یعقد والمزر یصنع من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما اسکر عن الصلوۃ فهو حرام ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا اور ان دونون سے فرمایا لوگون کو خوش رکھنا اور انپر آسانی کرنا اور دین کی باتین سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونون اتفاق سے رہنا جب اونہون نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابوموسی لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والون کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکایا جاتا ہے یہانتک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر جو کا آپنے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ویسرا ولا تعسرا قال فقلت یا رسول اللہ افتنا فی شرابین کنا نصنعهما بالیمن البتع وهو من العسل ینبذ حتی یشتد والمزر وهو من الذرۃ والشعیر ینبذ حتی یشتد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعطی جوامع الکلم بخواتمہ فقال انهی عن کل مسکر اسکر عن الصلوۃ ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا تو فرمایا بلاؤ لوگون کو اسلام کیطرف اور خوش رکھو اونکو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتوے دیجیے دو شرابون مین جنکو ہم بنایا کرتے تھے یمن مین ایک تو بتع شہد کا بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جوار یا جو کا ہوتا ہے اوسکو بھگوتے ہین یہانتک کہ تیز ہوجاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ باتین دی تھین جنمین لفظ تھوڑے ہون اور معنے بہت ہون بیحد آپنے فرمایا مین منع کرتا ہون ہر نشہ لانیوالے شراب سے جو نماز

رکھو نمازے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قدم من جیشان وجیشان من الیمن فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسکر ھو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ان علی اللہ عھدا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او عصارۃ اھل النار **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں اور نبی سے پوچھا اُس شراب کو جو پیتے تھے اوس کے ملک مین اور وہ جوار سے بنتا تھا اوسکو مزر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نشہ ہے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیے اُسکو طینۃ الخبال پلاویگا (آخرت مین) لوگون نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پسینہ جہنمیونکا

باب عقوبۃ من شرب الخمر اذا لم یتب منھا

جو شخص دنیا مین شراب پیے اور توبہ نکرے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یتب منھا لم یشربھا فی الاخرۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا مین خمر پیے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اُسکو آخرت مین خمر نہین ملیگا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عن موسی بن عقبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولا اعلمہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل خمر حرام **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے **ف** یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے ۱۲

میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اوس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اوسکا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اُس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا حرمہا فی الاخرۃ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیئے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال من شرب الخمر فی الدنیا فلم یتب منہا حرمہا فی الاخرۃ فلم یسقہا قیل لمالک رفعہ قال نعم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پیے پھر اُس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اُسکو نہ پیے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبد اللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے انہوں نے کہا ہاں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربہا فی الاخرۃ الا ان یتوب **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پیے وہ آخرت میں نہ پیے گا مگر جب توبہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو نہ اوس میں نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتبذ لہ اول اللیل فیشربہ اذا اصبح یومہ ذلک واللیلۃ التی تجیء والغد واللیلۃ الاخری والغد الی العصر فان بقی شیء سقاہ الخادم او امر بہ فصب **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے آپ اوسکو پیتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اور اسکے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا **ف** اگر اوس میں تیزی نہ آتی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اسر

مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے عن یحیی البہرانی قال ذکروا النبیذ
عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتبذ
له فی سقاء قال شعبة من لیلة الاثنین فیشربه یوم الاثنین والثلاثاء الی العصر فان
فضل شیء سقاه الخادم او صبه ترجمہ یحیی بہرانی سے روایت ہے لوگون نے نبیذ کا ذکر
کیا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے نبیذ بنایا جاتا مشک مین شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پیر آپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن
عصر تک پیر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقع له الزبیب فیشربه الیوم والغد وبعد
الغد الی مساء الثالثة ثم یامر به فیسقی او یهراق ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اوس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اوسکے دینے کا
(جب سکر نہو) یا گرا دینے کا (جب سکر ہو) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ینبذ له الزبیب فی السقاء فیشربه یومه والغد وبعد الغد فاذا کان مساء الثالثة شربه
وسقاه فان فضل شیء اهراقه ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے
جاتے مشک مین آپ اوس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اوسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اوسکو بہا دیتے عن
یحیی النخعی قال سال قوم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن بیع الخمر وشرائها والتجارة
فیها فقال امسلمون انتم قالوا نعم قال فانه لا یصلح بیعها ولا شراؤها ولا التجارة
فیها قال فسالوه عن النبیذ فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی سفر ثم
رجع وقد نبذ ناس من اصحابه فی حناتم ونقیر ودباء فامر به فاهریق ثم امر
بسقاء فجعل فیه زبیب وماء فجعل من اللیل فاصبح فشرب منه یومه ذلك ولیلته
المستقبلة ومن الغد حتی امسی فشرب وسقی فلما اصبح امر بما بقی منه فاهریق ترجمہ
یحیی نخعی سے روایت ہے کچھ لوگون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت
کو انہون نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نہ اوسکی بیع
درست ہے نہ خرید نہ تجارت اوسکی پیر لوگون نے اون سے نبیذ کو پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پہر لوٹے تو لوگون نے آپکے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تہا سبز گہڑون مین اور چوبین ترہ مین اور تونبے مین آپنے حکم دیا وہ بہا یا گیا پہر آپنے حکم دیا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات بہر یون ہی رہا پہر صبح کو آپنے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پہر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پہر تیسرے دن جو بچا آپنے حکم دیا وہ بہایا گیا **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فسألتہا عن النبیذ فدعت عائشۃ جاریۃ حبشیۃ فقالت سل ھذہ فانہا کانت تنبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الحبشیۃ کنت انبذ لہ فی سقاء من اللیل واوکیہ واعلقہ فاذا اصبح شرب منہ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچہا اونہون نے ایک حبشن لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تہی اوس نے کہا مین آپکے لیے مشک مین رات کو نبیذ بہگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اوس مین سے پیتے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکأ اعلاہ ولہ عزلاء ننبذہ غدوۃ فیشربہ عشیا وننبذہ عشاء فیشربہ غدوۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک مین نبیذ بہگوتے اور ڈاٹ لگا دیتے اوس مین سوراخ تہا صبح کو ہم بہگوتے اور رات کو بہگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال دعا ابو اسید الساعدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرسہ فکانت امرأتہ یومئذ خادمہم وھی العروس قال سہل تدرون ما سقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور فلما اکل سقتہ ایاہ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت ہی کام کرتی تہی اوس دن اور وہی دولہن بہی تہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تہا رات کو اوس نے چند کہجورین بہگو دین تہین ایک کونڈے مین جب آپ کہانا کہا چکے تو اوسکا شربت آپ کو پلایا **ف** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانون کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کہانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اور دن کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے عن سہل یقول اتی ابو اسید الساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ ولم یقل فلما اکل سقتہ ایاہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سہل بن سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بہذا الحدیث وقال فی تور من حجارة فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من الطعام اماثتہ فسقتہ تخصہ بذلک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ
کہانے سے فارغ ہوے تو اس عورت نے ملا ان کہجوروں کو اور صرف آپ کو پلایا وہ عن سہل بن سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأة من العرب فامر ابا اسید
ان یرسل الیہا فارسل الیہا فقدمت فنزلت فی اجم بنی ساعدة فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی جاءہا فدخل علیہا فاذا امرأة منکسة راسہا فلما کلمہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قالت اعوذ باللہ منک قال قد اعذتک منی فقالوا لہا اتدرین من ہذا فقالت
لا فقالوا ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء لیخطبک فقالت انا کنت اشقی من
ذلک قال سہل فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ حتی جلس فی سقیفة بنی
ساعدة ہو واصحابہ ثم قال اسقنا لسہل قال فاخرجت لہم ہذا القدح فاسقیتہم فیہ
قال ابو حازم فاخرج لنا سہل ذلک القدح فشربنا فیہ ثم استوہبہ بعد ذلک عمر بن عبد العزیز
فوہبہ لہ وفی روایة ابی بکر بن اسحاق قال اسقنا یا سہل ترجمہ سہل بن سعد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے
کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اوتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب ہاں پہونچے دیکہا تو ایک عورت ہے سر جہکائے ہوئے آپ نے اس سے
بات کی وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے تئیں
بچا لیا مجہسے (یعنے اب میں تجہسے کچہ نہیں کرنے کا) لوگوں نے اوس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں وہ
بولی نہیں میں نہیں جانتی لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو اون پر وہ تشریف
لائے تہے تجہسے نسبت کرنیکو وہ بولی میں بدقسمت تہی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے) اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کیطرف دیکہنا درست ہے) سہل نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور سید آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے مین بیٹھے آپ اور آپکے اصحاب پہر آپنے فرمایا ای سہل ہمکو پلا سہل نے کہا مین نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگون نے بہی اوس مین پیا برکت کے لیے) پہر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے مین) وہ پیالہ سہل سے مانگا سہل نے دیدیا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا چاہیے اور جس چیز کو آپ نے چہوا یا پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہان پر آپنے نماز پڑہی ہے روضہ مین وہان نماز پڑہنا برکت کے لیے اسیطرح اوس غار مین جانا جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے تہے اور اسی قسم مین ہے جو آپنے ابو طلحہ کو اپنے بال دیے تہے لوگون کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تہا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر تہنیان لگادی تہین اور ملحان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکہٹا کیا تہا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ کی تہوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہین صحیح حدیثون مین اور یہ واضح ہے اس مین کوئی شک نہین انتہے عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودہ پلایا باب جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ دودہ پینے کا بیان عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ترجمہ براء سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تہے مین نے تہوڑا دودہ دوہا اور لیکر آیا آپ نے پیا یہان تک کہ مین سمجہا بس آپ کو کافی ہوگیا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان جانورون کا مالک کافر حربی ہوگا اور اسکا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپکے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک مین یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ

قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ
قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ترجمہ: اسی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (سفر کرنے کی طرف سے) آپ نے اوس کے لیے
بد دعا کی اوسکا گھوڑا دھنس گیا (یعنے زمین نے اوسکو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجیے میں آپ کو نقصان
نہیں پہونچاؤں گا آپ نے دعا کی (اوسکو نجات ملی) پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرواہا ملا۔
ابوبکر نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لیے دوہ لیکر آیا آپ نے پیا یہانتک کہ میں سمجھا بس
آپ کو کافی ہوگیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ
لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں لائے
گئے تو آپ پاس دو پیالے آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ آپ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ
لے لیا حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا شکر ہے اوس خدا کا جس نے تمکو فطرت کی ہدایت کی (یعنی
اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوجاتی (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان
میں گذرا) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِيلِيَاءَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب اسْتِحْبَابِ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ
وَغَيْرِهِ برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتوں کا بیان عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ أَلَا
خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ
أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھنپا ہوا نہ تھا آپ نے فرمایا تو نے
اسکو ڈھنپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اوسپر رکھدیتا (اگر ڈھنپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا آپ نے

حکم کیا رات کو مشک مین ڈاٹ لگانیکا اور دروازونکو بند کردینے کا عن ابی حمید الساعدی
رضی اللہ تعالی عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح لبن بمثلہ قال ولم یذکر
زکریا قول ابی حمید باللیل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی فقال رجل یا رسول اللہ
الا نسقیک نبیذا فقال بلی فخرج الرجل یسعی فجاء بقدح فیہ نبیذ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا قال فشرب ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپنے پانی مانگا ایک شخص بولا یا رسول
اللہ مین آپکو نبیذ پلاؤن آپنے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپنے فرمایا تونے
اسکو ڈھانپا کیون نہین ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا پھر پیا آپنے عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ
قال جاء رجل یقال لہ ابو حمید بقدح من لبن من النقیع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک
شخص جسکو ابو حمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودہ کا پیالہ لایا آپنے فرمایا تونے اسکو ڈھانپا کیون نہین گو
ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم انہ قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الباب واطفؤا السراج فان الشیطان
لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی
انائہ عودا او یذکر اسم اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم
ولم یذکر قتیبۃ فی حدیثہ واغلقوا الباب ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگادو مشک کو اور بھیڑ دو دروازون
کو اور بجھادو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہین کھولتا اور دروازہ نہین کھولتا اور برتن نہین کھولتا
پھر اگر تم مین سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے اوسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لیوے اس
لیے کہ چوہیا لوگون کے گھر جلا دیتی ہے چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے قتیبہ کی روایت مین
دروازہ بند کرنیکا ذکر نہین ہے عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بھذا الحدیث غیر انہ قال واکفؤا الاناء او خمروا الاناء ولم یذکر تعریض

یعود علی الاناء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے عن
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغلقوا الباب فذکر بمثل
حدیث اللیث غیر انہ قال وخمروا الآنیۃ وقال تضرم علی اھل البیت ثیابہم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل
حدیثہم وقال والفویسقۃ تضرم البیت علی اھلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیطان ینتشر حینئذ فاذا ذھب
ساعۃ من اللیل فخلوھم واغلقوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا
مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم اللہ وخمروا آنیتکم واذکروا اسم اللہ ولو
ان تعرضوا علیہا شیئا واطفئوا مصابیحکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجاوے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لیے کہ
شیطان اس وقت پھیل نکلتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گذر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے
بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگا دو
اور اللہ عز و جل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے
تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول نحوا مما اخبر عطاء الا انہ لا یقول اذکروا اسم اللہ عز و جل ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن جریج بہذا الحدیث عن عطاء و عمرو بن دینار کروایۃ
روح ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا فواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذھب
فحمۃ العشاء فان الشیاطین تنبعث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو
مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان پھیل
جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشا کی تاریکی جانے تک عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث زھیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمر باناء لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اوس میں سما جاتی ہے ف اور جو کوئی اُس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اُس پانی میں سے پیتا ہے اوسکو وبا ہو جاتی ہے اسیطرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی ۔ ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اسکے واسطے بہت سی خاک اوڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جسپر پورا پورا اطمینان ہو سکے بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں ٹپکا کر پینا چاہیے بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اُس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونہ کو ڈھیر پاکر بلون کے گھر میں رکھیں سرکہ دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں سڑ اوٹ کو داب دیں اُسر گندھک کے دھونی دین کافور سونگھیں بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں ملجاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب

عن لیث بن سعد بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال فان فی السنۃ یوما ینزل فیہ وباء وزاد فی آخر الحدیث قال اللیث فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن وبا اُترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں دکانون اول وہ مہینا ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ

مہیا ہے جو دلوں میں اتا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چہوڑو انگار کو اپنے گہروں میں جب سونے لگو **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال احترق بیت علی اہلہ بالمدینۃ من اللیل فلما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانہم قال ان ہذہ النار انما ہی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوہا عنکم **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک میں کسیکا گہر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب سونے لگو اسکو بجہا دو

باب

آداب الطعام والشراب کہانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانہا تدفع فذہبت لتضع یدہا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بہذہ الجاریۃ لیستحل بہا فاخذت بیدہا فجاء بہذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدہا **ترجمہ** حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہانا کہاتے تو اپنے ہاتہ نہ ڈالتے جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتہ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپکے ساتہ کہانے پر موجود تہے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو ہانکے لیے ہے اور اوس نے اپنا ہاتہ کہانے میں ڈالنا چاہا آپ نے اوسکا ہاتہ پکڑ لیا پہر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپنے اوسکا ہاتہ تہام لیا پہر فرمایا کہ شیطان اوس کہانے پر قدرت پاتا ہے جسپر اللہ تعالی کا نام نہ لیا جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اوس کہانے پر قدرت حاصل کرنے کو میں نے اوسکا ہاتہ پکڑ لیا پہر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے میں نے اسکا بہی ہاتہ پکڑ لیا قسم اوسکی جسکے ہاتہ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتہ میری ہاتہ میں ہے اس لڑکی کے ہاتہ کے ساتہ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کہانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بہول گیا ہو وہ بہی سنکر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ

کہنا بھول جاوے اور کہانے مین یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہتے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنی کا مانع نہین ہے اب ٹھیک مذہب جمہور علماء سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثین شیطان کے کہانے کے باب مین آئین ہین وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین اور شیطان حقیقۃً کہاتا ہے اسلیے کہ عقلاً یہ محال نہین ہے اور شرع نے اسکا انکار نہین کیا بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اسکا اور عقیدہ رکھنا اسپر انتہے مختصراً عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّهَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین پہلے گنوار کے آنیکا ذکر ہے اور اخیر حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر آپنے اللہ کا نام لیا اور کہایا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ عَلَى مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر مین جاتا ہے پہر گہر مین گہستے وقت اور کہاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے رفیقون (دوسرے تابعدارون) سے کہتا ہے نہ تمہاری رہنے کا یہان ٹھکانا ہے نہ کہانا ہے اور جب گہر مین گہستے وقت اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہین رہنے کا ٹھکانا ملگیا اور جب کہاتے وقت بھی اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کہانا بھی ملا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُولِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائین ہاتھ سے مت کہاؤ کیونکہ شیطان بائین سے کہاتا ہے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھاوے تو داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیوے تو اپنے ہاتھ سے پیوے اسلیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے عن الزھری باسناد سفیان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکلن احد منکم بشمالہ ولا یشربن بہا فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بہا قال وکان نافع یزید فیہا ولا یاخذ بہا ولا یعطی بہا وفی روایۃ ابی الطاھر لا یاکلن احدکم ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے نہ کھاوے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے اور نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائیں ہاتھ سے عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ الا الکبر قال فما رفعہا الی فیہ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا وہ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ سے نہ ہو سکے (اور اُس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا) وہ اُس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا ف اوسکا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اوس کے رسول کی مخالفت کی بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اسکا نام بسر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اوس پر بددعا کرنا درست ہے عن عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف

گھومرہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہے اور سے کھا عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جاوے) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ فِی الشُّرْبِ قَائِمًا کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ وَاَخْبَثُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے ف ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے

ردوی ا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر
عن الشرب قائما ترجمہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے
ہو کر پینے سے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن الشرب قائما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقی
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے
کھڑا ہو کر نہ پیے اور جو بھولے سے پی لے قے کر ڈالے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب وھو قائم ترجمہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور
آپ کھڑے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شرب من زمزم من دلو منھا وھو قائم ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں
سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سقیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب قائما واستسقی وھو عند البیت ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے
پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا خدا سے کعبے کے پاس عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیثہ
فاتیتہ بدلو ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب کراھۃ التنفس فی نفس الاناء
واستحباب التنفس ثلثا خارج الاناء پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر
مستحب ہے عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتنفس فی الاناء ترجمہ
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر سانس
لینے سے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلٰثًا ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تین بار سانس لیتے برتن میں دینے پینے میں برتن کے باہر یعنی تین گھونٹ میں پیتے عَنْ اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا
وَيَقُوْلُ اِنَّهُ اَمْرَءُ وَاَرْوٰى وَاَبْرَءُ وَاَمْرَءُ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي
الشَّرَابِ ثَلٰثًا ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں
تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی
ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پینے میں تین بار
سانس لیتا ہوں عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ
وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ اسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَ
نَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئِ دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنے طرف سے
تقسیم کرنا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَرِبَ
ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا آپ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور
بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی
طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف سے اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والی سے رتبہ میں
کم ہو عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ
وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِيْ يَحُثُّثْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهٖ فَدَخَلَ
عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهٗ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ شِمَالِهٖ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مدینہ میں تشریف لائے اوس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اوس وقت میں

ہیں پر رسکا تہا اور میری ماںئیں رغبت دلاتیں مجہکو آپ کی خدمت کرنیکی آپ ہمارے گہر میں آئے ہم نے آپکے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودہ دوہا اور گہر میں ایک کنواں تہا اوسکا پانی اوس دودہ میں ملایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو پیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ابو بکر کو دیجیے اور وہ بائیں طرف بیٹہے تہے آپنے ایک بدوی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف بیٹہا تہا اور فرمایا داہنے سے شروع کرو داہنے پہر داہنے سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰی فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَاءِ بِئْرِیْ هٰذِهٖ فَاَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهٖ وَعُمَرُ وِجَاهَهٗ وَاَعْرَابِیٌّ عَنْ يَمِيْنِهٖ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِهٖ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُرِيْهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِیَّ وَتَرَكَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ

ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر میں آئے اور پانی مانگا ہمنے بکری کا دودہ دوہا پہر اوس میں پانی ملایا اپنے اوس کنوے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپنے پیا اور ابو بکر آپ کی بائیں طرف بیٹہے تہے اور عمر سامنے اور داہنی طرف ایک اعرابی تہا آپنے اعرابی کو دیا اور ابو بکر اور عمر کو نہیں دیا اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں پہر داہنے طرف والے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو یہ سنت ہے سنت ہے سنت ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدِهٖ

ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپنے پیا اور داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تہا اور بائیں طرف بڑے لوگ تہے آپنے لڑکے سے فرمایا تو مجکو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی وہ بولا نہیں قسم خدا کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا یہ سنکر آپنے اوس لڑکے کے ہاتہ میں دیدیا

ف بعضون نے کہا وہ لڑکے عبداللہ بن عباس ہے اور بڑے ون بن خالد بن الولید تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی مسلیکر کہ اوسکی ناراضی کا ڈر نہ تہا اور گنوار سے اجازت نہین مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہو اور تباہ ہو جاوے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اوسکی تخصیص بلا نے ہی کی منقول ہے (نووی مختصرا) عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یقولوا فتلہ ولکن فی روایۃ یعقوب فاعطاہ ایاہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب آداب الطعام کہانے کے آداب کا بیان عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہا وے تو اپنا ہاتہہ نہ پونچھے جب تک اوسکو چاٹ نہ لیوے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانین بلکہ خوش ہون) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم من الطعام فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی روایت ہے عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلعق اصابعہ الثلاث من الطعام ولم یذکر ابن حاتم الثلاث و قال ابن ابی شیبۃ فی روایتہ عن عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینون انگلیون چاٹتے ہوئے دیکہا کہانے کے بعد عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل بثلاث اصابع ویلعق یدہ قبل ان یمسحہا ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہاتے اور ہاتہہ پونچھنے سے پہلے انکو چاٹتے عن کعب رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقہا ترجمہ کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہاتے پہر جب فارغ ہوتے تو انگلیون کو چاٹتے عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و
الصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایۃ البرکۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں
جانتے برکت کس میں ہے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ما کان بھا من اذی ولیاکلھا
ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ
البرکۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جاے نجس نہ ہو) تو اسکو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اسکو صاف
کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ
لے کیونکہ اسکو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے عن سفیان بھذا الاسناد مثلہ
وفی حدیثھما ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقھا او یلعقھا وما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اسمیں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ
حتی یحضرہ عند طعامہ واذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بھا من اذی
ثم لیاکلھا ولا یدعھا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی
ای طعامہ تکون البرکۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اوسکے ہر کام کے وقت
موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کیوقت بھی پھر جب تم میں سے کسیکا نوالہ گر پڑے تو اسکو صاف
کرے کچری وغیرہ سے جو اوس میں لگ جاوے پھر اوسکو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے
سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اوسکے کون سے کھانے میں برکت ہے عن
الاعمش بھذا الاسناد اذا سقطت لقمۃ احدکم الی اخر الحدیث ولم یذکر
اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا عن جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وذکر اللقمۃ نحو حدیثہما ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث قال وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم
فلیمط عنہا الاذی ولیاکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت القصعۃ قال فانکم
لا تدرون فی ای طعامکم البرکۃ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانا کہاتے تو اپنی تینوں انگلیاں
چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اسکو صاف کرکے کہالے اور شیطان کیلیے
نہ چہوڑے اور حکم کیا ہمکو پیالہ پونچہ لینے کا اپنے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کہانے میں
برکت ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی کہانا کہاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اوسکو معلوم نہیں کونسی انگلی میں
برکت ہے عن حماد بہذا الاسناد غیر انہ قال ولیسلت احدکم الصحفۃ
وقال فی ای طعامکم البرکۃ او یبارک لکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا
زیادہ ہے کہ پونچہ لیوے ایک تم میں کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کہانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے
تمہارے لیے

باب ما یفعل الضیف اذا تبعہ غیرہ من دعاۃ صاحب الطعام

اگر مہمان کے ساتہہ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے عن ابی مسعود الانصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابو شعیب وکان لہ غلام
لحام فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرف فی وجہہ الجوع فقال لغلامہ
ویحک اصنع لنا طعاما لخمسۃ نفر فانی ارید ان ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خامس خمسۃ قال فصنع ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ خامس خمسۃ
واتبعہم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال لا بل اذن لہ یا رسول اللہ ترجمہ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی انصار مین ایک مرد تہا جسکا نام ابو شعیب تہا اوسکا ایک غلام تہا جو گوشت بیچا کرتا تہا اوس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور آپکے چہرے پر بہوک معلوم ہوئی اوسنے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیون کے لیے کہانا طیار کر کیونکہ مین چاہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچوین ہین پانچ آدمیون مین پہر اوسنے کہانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپکو دعوت دی آپ پانچوین تہے پانچ کے اون کے ساتہ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازے پر پہونچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتہ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اوسنے کہا نہین مین اوسکو اجازت دیتا ہون یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتہ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کردے جب اوسکے دروازے پر پہونچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہی کہ اجازت دے اگر اوسمین کوئی ضرر نہ ہو **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ رِوَایَتِہٖ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارِسِیًّا کَانَ طَیِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ وَھٰذِہٖ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ نَعَمْ فِی الثَّالِثَةِ فَقَامَا یَتَدَافَعَانِ حَتّٰی اَتَیَا مَنْزِلَہٗ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ شوربا عمدہ بناتا وہ فارس کا تہا اوسنے ایک بار شوربا بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور آپکو بلانے آیا آپنے فرمایا عائشہ کی بہی دعوت ہی اوسنے کہا نہین آپنے فرمایا تو مین بہی نہین آتا

پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں
بھی نہیں آتا پھر سہ بارہ آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے وہ بولا تیسری
بار ہاں ہاں پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنے حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ) یہاں
تک کہ اوس کے مکان پر پہونچے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر
سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ نے بغیر عائشہ کے
قبول نہ کی اسوجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہونگی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور حسن معاشرت ہے اور
بعض علما کا مذہب یہی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے **باب**
جواز استتباعہ غیرہ الی دار من یثق برضاہ بذلک اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسری
کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لیجا سکتا ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم او لیلۃ فاذا ہو بابی بکر
و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال ما اخرجکما من بیوتکما ہذہ الساعۃ قالا الجوع
یا رسول اللہ قال وانا والذی نفسی بیدہ لاخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معہ
فاتی رجلا من الانصار فاذا ہو لیس فی بیتہ فلما راتہ المراۃ قالت مرحبا واہلا
فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فلان قالت ذہب یستعذب لنا من
الماء اذ جاء الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فنظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصاحبیہ ثم قال الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا منی
قال فانطلق فجاءہم بعذق فیہ بسر وتمر ورطب فقال کلوا من ہذہ واخذ
المدیۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب فذبح لہم فاکلوا
من الشاۃ ومن ذلک العذق وشربوا فلما ان شبعوا ورووا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما والذی نفسی بیدہ لتسئلن عن
ہذا النعیم یوم القیمۃ اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی اصابکم
ہذا النعیم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
رات باہر نکلے آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اسوقت انہوں نے

کہا بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا چلو پھر وہ آپکے ساتھ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گھر میں نہیں تھا اوس کی عورت نے آپکو دیکھا وہ کہنے لگی آئیے آپ اچھے آئے اپنے لوگوں میں آپنے فرمایا فلاں شخص (اوس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے وہ بولی ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اوسکو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اوس مرد کو گھر میں بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ مرد انصاری آگیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا شکر ہے خدا تعالی کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس میں گدر اور سوکھی اور تازی کھجوریں تھیں اور کہنے لگا اس میں سے کھاؤ پھر اوس نے چھری لی آپنے فرمایا دودھ والی بکری مت کاٹنا اوس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اوسکا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا جب سیر ہوئے کھانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اور عمر سے قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گذری ایک حدیث میں ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا اور وفات کے وقت زرہ گرو تھی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنی دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اسکو تکلیف نہ ہو **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بینا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ قاعد وعمر رضی اللہ تعالی عنہ معہ اذ اتاھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اقعدکما ھھنا قالا اخرجنا الجوع من بیوتنا والذی بعثک بالحق ثم ذکر نحو حدیث خلف بن خلیفۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول لما حفر الخندق رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمصا فانکفأت الی امرأتی فقلت لھا ھل عندک شیء فانی رایت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمصا شدیدا فاخرجت لی جرابا فیہ صاع من شعیر ولنا بھیمۃ داجن قال فذبحتھا

وطحنت ففرغت إلى فراغي فقطعتها في برمتها ثم وليت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت لا تفضحني برسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معه قال فجئته فساررته فقلت
يا رسول الله إنا قد ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير كان عندنا فتعال أنت
في نفر معك فصاح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا أهل الخندق إن جابرا قد
صنع لكم سورا فحي هلا بكم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم
ولا تخبزن عجينكم حتى أجيء فجئت وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم الناس
حتى جئت امرأتي فقالت بك وبك قلت قد فعلت الذي قلت لي فأخرجت له عجينتنا
فبصق فيها وبارك قال ادعوا لي خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها وهم
ألف فأقسم بالله لأكلوا حتى تركوه وانحرفوا وإن برمتنا لتغط كما هي وإن عجيننا
أو كما قال الضحاك ليخبز كما هو **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خندق
کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا
اور کہا تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا ہے اوس نے ایک تھیلی
نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا اور پلا ہوا میں نے اوسکو
ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی میں نے اوسکا گوشت کاٹ کر ہانڈی
میں ڈالا بعد اوس کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجکو رسوا نہ کرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سی آدمی کی دعوت
نہ کر دینا) جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے ایک بکری کا بچہ
ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا طیار کیا ہے تو آپ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر
تشریف لایئے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری
دعوت کی ہے تو چلو اور آپنے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اوتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک
میں نہ آؤں پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے آپ آگے
تھے اور لوگ آپکے پیچھے تھے میں اپنی عورت پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ
برا کہیں گے میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہر

ثم عمد إلى برمتنا فبصق فيها وبارك صح

کر دیا اور سب کو دعوت سُنادی آخر اُسنے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب مبارک اُس میں ڈالا
برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کیطرف چلے اُس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اُسکے فرمایا ایک روٹی پکانے والی
اور بلا جو تیرے ساتھ ملکر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں ڈوئی ڈالکر نکالتی جا اُسکو اتار مت جابر رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا آپکے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کہاتا ہوں کہ سبنے کھایا یہانتک کہ چھوڑ دیا اور چلے
گئے اور ہانڈی کا وہی حال تہا اُبل رہی تہی اور آٹا بھی ویسا ہی تہا اُسکی روٹیاں بن رہی تہین ف نووی نے کہا اس حدیث
میں آپکے دو معجزے ہیں ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپکو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کے کافی
ہو جاویگا۔ دوسری روایت میں انس رضی سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی ستر یا اسی آدمیوں کو کافی
ہوگئی تہین اُسکا قصہ آگے آتا ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ
اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَ
رَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَلِطَّعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لِمَنْ مَعَهٗ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ
يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ
فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ
اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ
يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ
لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ
حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَ
شَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُوْنَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے

ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مین کمزوری پاتی مین سمجہتا ہون آپ بہوکے ہین تو تیرے پاس کچہ ہے کہانے کو وہ بولی ہان ہے پہر اوس نے جو کی کئی روٹیان نکالین اور اپنی اوڑہنی لی اوس مین روٹیون کو لپیٹا اور میرے کپڑے مین چہپا دیا کچہ میرے کو اوڑہا دیا یعنی ایک ہی کپڑے مین سے کچہ مجہے اوڑہا دیا اور کچہ کپڑے مین روٹی چہپا دی) پہر مجکو بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین اسکو لیکر گیا مین نے آپ کو مسجد مین بیٹہا ہوا پایا آپکے ساتہہ لوگ تہے مین کہڑا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہکو ابوطلحہ نے بہیجا ہے مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کہانا ہے مین نے کہا ہان آپ نے اپنی سب ساتہیون سے فرمایا اوٹہو اور آپ چلے مین سب کے سامنے چلا یہان تک کہ ابوطلحہ کے پاس آیا انکو خبر کی ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف لائے اور ہمارے پاس انکے کہلانے کو کچہ نہین ہے ام سلیم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے پہر ابوطلحہ چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑہکر ملے) بعد اوسکے آپ تشریف لائے اور ابوطلحہ بہی ساتہہ تہے آپنے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیان لیکر آئی آپنے حکم دیا وہ سب روٹیان توڑی گئین پہر ام سلیم نے تہوڑا گہی اوسپر ڈالدیا وہ گویا سالن تہا پہر جو اللہ تعالی کو منظور تہا آپنے فرمایا (دعا کی) بعد اوسکے فرمایا دس آدمیون کو بلاؤ انہون نے کہایا پیٹ بہرکر وہ نکلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ انہون نے بہی کہایا سیر ہوکر اور چلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہان تک کہ سب نے کہا لیا سیر ہوکر اور سب ستر یا اسی آدمی تہے **ف** آپنے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چہوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اوسکے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہون گے اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابوطلحہ گہبرا گئے پر وہ پریشان نہین ہوئین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی ابو طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادعوہ وقد جعل طعاما قال فاقبلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فنظر الی فاستحییت فقلت اجب ابا طلحۃ فقال للناس قوموا فقال ابو طلحۃ یا رسول اللہ انما صنعت لک شیئا قال فمسہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا فیہا بالبرکۃ ثم قال ادخل نفرا من اصحابی عشرۃ وقال کلوا واخرج لہم شیئا من بین اصابعہ فاکلوا حتی شبعوا فخرجوا فقال ادخل عشرۃ فاکلوا حتی خرجوا فما زال یدخل عشرۃ ویخرج عشرۃ

ف ام سلیم ابوطلحہ کی بیوی اور انس کی ماں تہیں ۱۲

حتی لم یبق منھم احد الا دخل فاکل حتی شبع ثم ھیأھا فاذا ھی مثلھا حین اکلوا منھا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ نے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے طیار کیا تھا میں آیا اوسوقت آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے میری طرف دیکھا مجھو شرم آئی میں نے عرض کیا ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجیے آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا کھانا طیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کھانے کو چھوا اور دعا کی اوس میں برکت ہونے کی پھر آپ نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ آپ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا اونہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ نے فرمایا اور دس کو بلاؤ انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسیطرح آپ دس دس کو اندر بلاتے اور وہ دس باہر جاتے یہانتک کہ کوئی اون میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہوا ہو پھر آپ نے اوس کھانے کو ایک جگہہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جب اونہوں نے کھانا شروع کیا تھا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بنحو حدیث ابن نمیر غیر انہ قال فی اخرہ ثم اخذ ما بقی فجمعہ ثم دعا فیہ بالبرکۃ قال فعاد کما کان فقال دونکم ھذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ نے اسکو اکٹھا کیا اور دعا کی اوس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا پھر آپ نے فرمایا لے لو اسکو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال امر ابو طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا ان تصنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لنفسہ خاصۃ ثم ارسلنی الیہ وساق الحدیث وقال فیہ فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ وسمی علیہ ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فدخلوا فقال کلوا وسموا اللہ فاکلوا حتی فعل ذلک بثمانین رجلا ثم اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک واھل البیت وترکوا سؤرا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھہ اوس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو آنے دو اونہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسیطرح بلایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ رہا

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه بهذه القصة في طعام ابي طلحة رضي الله تعالى
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال فيه فقام ابو طلحة على الباب حتى اتى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله انما كان شيئا يسيرا قال هلمه
فان الله سيجعل فيه البركة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ابوطلحہ دروازے پر کھڑے رہے
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ نے فرمایا وہی
لے آ اللہ جل جلالہ اس میں برکت دیگا عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي
صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم
واكل اهل البيت وافضلوا ما ابلغوا جيرانهم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ
کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا عن
انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال رأى ابو طلحة رضي الله تعالى عنه رسول
الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن فاتى ام سليم
فقال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن
واظنه جائعا وساق الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابو طلحة وام سليم وانس وفضلت فضلة فاهديناه لجيراننا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنے اسکو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم پاس اور کہا میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں پھر
بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ابوطلحہ نے اور ام سلیم نے اور انس
نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا عن انس بن مالك يقول جئت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فوجدته جالسا مع اصحابه يحدثهم وقد
عصب بطنه بعصابة قال اسامة وانا اشك على حجر فقلت لبعض اصحابه لم عصب
رسول الله صلى الله عليه وسلم بطنه فقالوا من الجوع فذهبت الى ابي طلحة
وهو زوج ام سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه قد رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم عصب بطنه بعصابة فسألت بعض اصحابه فقالوا من الجوع فدخل ابو طلحة

عَلٰی اُمِّیْ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِیْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّ تَمَرَاتٌ فَاِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہیں میں اسامہ سے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ نے کیوں باندھی ہے اوس نے کہا بھوک کی وجہ سے میں ابوطلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیم کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا بابا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اوس نے کہا بھوک کی وجہ سے باندھی ہے یہ سنکر ابوطلحہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لاویں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپ کے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَعَامِ اَبِیْ طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب جَوَازِ اَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ اَكْلِ الْيَقْطِيْنِ **ترجمہ** شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اوس کھانے پر پھر آپ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اوس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسیطرح ہر چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اوس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کھانیوالون کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت مین ہے کہ آپ پیالہ کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈ تھے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کے کنارون سے ڈھونڈتے تھے دوسری طرفون سے دوسرے یہ کہ ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے کہ دوسرے کھانیوالون کو کراہت نہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپکے آثار شریف سے برکت حاصل کرتے یہانتک کہ آپ کی تھوک اور بلغم کو اپنے مونھون پر ملتے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَجِیْئَ بِمَرَقَۃٍ فِیْھَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْ ذٰلِکَ الدُّبَّاءِ وَیُعْجِبُہٗ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ جَعَلْتُ اُلْقِیْہِ اِلَیْہِ وَلَا اَطْعَمُہٗ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ یُعْجِبُنِیَ الدُّبَّاءُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی مین بھی آپکے ساتھہ گیا وہان شوربا آیا جس مین کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے جب مین نے یہ دیکھا تو مین کدو کے ٹکڑے آپکے طرف ڈالتا تھا اور خود نہین کھاتا تھا انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اوس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ اَنْ یُّصْنَعَ فِیْہِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے طیار کیا گیا اور مجھہ سے ہو سکا اُس مین کدو شریک کیا گیا **ف** کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصا عرب اور ہند گرم ملکون کے لیے گوشت کے ساتھہ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور ماء القرع صفراوی بخار اور تپ دق

کہنا نہایت بہتر ہے **باب** استحباب وضع النوی خارج التمر کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا
مستحب ہے **عن** عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی قال فقربنا
الیہ طعاما و وطبۃ فاکل منھا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ
ویجمع السبابۃ والوسطی قال شعبۃ ھو ظنی وھو فیہ ان شاء اللہ القاء النوی بین
الاصبعین ثم اتی بشراب فشربہ ثم ناولہ الذی عن یمینہ قال فقال ابی واخذ
بلجام دابتہ ادع اللہ لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم
ترجمہ عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پاس
اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی کو ملا کر بناتے ہیں) آپ نے
کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے
جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان **شعبہ** نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں
سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور
میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لیے کچھ آیا آپ نے پیا بعد اس کے داہنی طرف جو
بیٹھا تھا اس کو دیا پھر میرے باپ نے آپ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے
فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر **عن** شعبۃ بھذا
الاسناد ولم یشک فی القاء النوی بین الاصبعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
اکل القثاء بالرطب کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا **عن** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی
عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء بالرطب **ترجمہ** عبد اللہ
بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کھاتے
ہوئے کھجور کے ساتھ **ف** اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی
برودت مل کر اعتدال ہو جاوے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے **باب**
استحباب تواضع الآکل وصفۃ قعودہ کیونکر بیٹھ کے کھانا چاہیے **عن** انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقعیا یاکل تمرا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اقعا کے طور پر بیٹھے تھے

کھجور کہاتے تھے **ف** اقعا کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگادے اور دونون پنڈلیان کھڑی کردیوے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسمہ وھو محتفز یاکل منہ اکلا ذریعا وفی روایۃ زھیر اکلا حثیثا **ترجمہ** حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجورین آئین آپ انکو بانٹنے لگے اور اسطرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی مین بیٹھتا ہے یعنے اکڑون اور جلدی جلدی اوس مین سے کہا رہے تھے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

باب النھی عن القران فی جماعۃ جب لوگون کے ساتھ کہاتا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کھجورین ایک ہی بار نہ کہاوے

عن جبلۃ بن سحیم قال کان ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا التمر قال وقد کان اصاب الناس یومئذ جھد فکنا ناکل فیمر علینا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونحن ناکل فیقول لا تقارنوا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الاقران الا ان یستاذن الرجل اخاہ قال شعبۃ لا اری ھذہ الکلمۃ الا من کلمۃ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی الاستیذان **ترجمہ** جبلہ بن سحیم سے روایت ہے عبداللہ بن الزبیر ہم کو کھجورین کہلاتے اون دنون لوگون پر تکلیف تہی (کہانے کی) ہم کہا رہے تہے کہ عبداللہ بن عمر سامنے سے نکلے اور اونہون نے کہا دو دو لقمہ مت کہاؤ (ملاکر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بہائی سے اجازت لیوے شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا مین سمجھتا ہون ابن عمر کا قول ہے

ف دو لقمہ یا دو کھجورین یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کہانا منع ہے اسلیے کہ جماعت مین اورون کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کہانے مین سبکا حق ہے پہر اورون سے زیادہ چکہنا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کہانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کہانا قلیل ہو اور جو کہانا بہت ہو تب بہی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصرا)

عن شعبۃ بھذا الاسناد ولیس فی حدیثھما قول شعبۃ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس یومئذ جھد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگون پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے

عن جبلۃ بن سحیم قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم أن تقرن الرجل بين التمرتين حتى يستأذن اصحابه ترجمہ جبلہ بن سحیم سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے **باب** فی ادخار التمر ونحوه من الاقوات للعیال کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کرنا

عن عائشة رضی الله تعالی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یجوع اهل بیت عندهم التمر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہیں گے جن کے پاس کھجور ہو **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها قالت قال رسول صلی الله علیه وسلم یا عائشة بیت لا تمر فیه جیاع اهله یا عائشة بیت لا تمر فیه جیاع اهله او جاع اهله قالها مرتین او ثلاثا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں دوبارہ یہی فرمایا یا تین بار **باب** فضل تمر المدینة مدینہ کی کھجور کی فضیلت **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اکل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره سم حتی یمسی **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالیوے صبح کے وقت اسکو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا **عن** سعد رضی الله تعالی عنه یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلک الیوم سم و لا سحر **ترجمہ** سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص سویرے سات عجوہ کھجوریں (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کھجور کی) کھا لیوے اوسکو اوس دن نہ زہر نقصان کرے گا نہ جادو **عن** هاشم بن هاشم بهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ولا یقولان سمعت النبی صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان فی عجوة العالیة شفاء او انها تریاق اول البکرة **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح **باب** فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کھنبی من سے ہے (یعنے وہ من جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خود رو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اوس من میں سے ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ راک کے پکے پھل کی فضیلت **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مر الظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھکر چنو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائی ہیں (آپ تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا **ف** کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے (نووی)

باب فَضِيلَةِ الْخَلِّ سرکہ کی فضیلت

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے آپ نے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ نے سرکہ منگوایا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِّنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے

فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے جابر نے کہا اس وقت سے مجھے سرکہ سے محبت ہوگئی جب سے میں نے آپ سے یہ سنا
اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے) جب سے میں نے
یہ حدیث جابر سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهٖ إِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ
إِلٰى قَوْلِهٖ فَنِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارِيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتٰى بَعْضَ حُجَرِ
نِسَائِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ أَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوْا
نَعَمْ فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ أَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى نَبِيٍّ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ
الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ
هَلْ مِنْ أُدُمٍ قَالُوْا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْأُدُمُ هُوَ ۔ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ پر سے گذرے اور مجھکو اشارہ کیا میں آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے
یہانتک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہونچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت دی تو اس بی بی
نے پردہ کر لیا آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے لوگوں نے کہا ہاں پھر تین روٹیاں آپکے سامنے لائی
گئیں اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی
اور اسکو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اور اسکو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اسکے
دو ٹکڑے کیے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے لوگوں نے
کہا نہیں مگر کچھ سرکہ ہے آپ نے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے باب إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّوْمِ
لہسن کا کھانا درست ہے عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ إِلَيَّ
وَإِنَّهٗ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَأَلْتُهٗ أَحَرَامٌ هُوَ

قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِهٖ قَالَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کہانا آتا آپ اوس میں سے
کہاتے اور بچا ہوا مجھے بہیجتے ایک بار آپنے کہانا بہیجا اور اوس میں سے نہیں کہایا کیونکہ اوس
مین لہسن تہی مین نے آپ سے پوچہا کیا لہسن حرام ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن اوس کی بو سے مجہکو بری معلوم ہوتی ہے مین نے
کہا جو چیز آپکو بری معلوم ہوتی ہے مجہے بہی بری لگتی ہی **عن** شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** یہی حدیث
گذری **عن** اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَیْهِ
فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّفْلِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ اَبُوْ اَیُّوْبَ
لَیْلَةً فَقَالَ نَمْشِیْ فَوْقَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِیْ جَانِبٍ
ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ
لَا اَعْلُوْ سَقِیْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُلْوِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی
السُّفْلِ فَكَانَ یَصْنَعُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِذَا جِیْءَ بِهٖ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ
اَصَابِعِهٖ فَیَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهٖ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فِیْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ
مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَهٗ لَمْ یَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَیْهِ فَقَالَ
اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهٗ قَالَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ
مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْوَحْیِ **ترجمہ**
ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس اترے
تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور ابو ایوب اوپر کے درجے میں تہے ایکبار ابو ایوب رات کو جاگے اور
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پہر ہٹ کر رات کو ایک کونے مین
ہو گئے بعد اوس کے ابو ایوب نے کہا آپ سے اوپر جانے کے لیے آپنے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے
(رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کے
مکان میں رہتے تہے) ابو ایوب نے کہا مین اوس چہت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں یہ
سنکر آپ اوپر کے درجے مین تشریف لے گئے اور ابو ایوب نیچے کے درجے مین آرہے۔ ابو ایوب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہانا طیار کیا کرتے تہے پہر جب کہانا آپ کے پاس آتا اور آپ کہاتے بعد

اور سے بھیجا ہوا کھانا واپس جاتا) تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے (برکت کے لیے) ایکبار ابو ایوب نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھی جب کھانا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچھا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تہیں لوگوں نے کہا آپ نے نہیں کھایا یہ سنکر ابو ایوب گھبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی اسواسطے آپ کہاتے)

باب اکرام الضیف مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی مجهود فارسل الی بعض نسائه فقالت والذی بعثك بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت مثل ذلك حتی قلن کلهن مثل ذلك لا والذی بعثك بالحق ما عندی الا ماء فقال من یضیف هذا اللیلة رحمه الله فقام رجل من الانصار فقال انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله فقال لامراته هل عندك شیء قالت لا الا قوت صبیانی قال فعلليهم بشیء فاذا دخل ضیفنا فاطفئی السراج واریه انا نأکل فاذا اهوی لیاکل فقومی الی السراج حتی تطفئیه قال فقعدوا واکل الضیف فلما اصبح غدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال قد عجب الله من صنیعکما بضیفکما اللیلة ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بڑی تکلیف ہے (کھانے پینے کی) آپنے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بھیجا وہ بولی قسم اوس کی جس نے آپکو سچائی کے ساتھہ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے پھر آپنے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اوس نے بھی ایسا ہی کہا یہانتک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے آپنے فرمایا کون اوسکی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اوسپر رحم کرے تب ایک انصاری اُٹھا اور کہنے لگا میں کرتا ہوں یا رسول اللہ پھر وہ اوسکو اپنے ٹھکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے وہ بولی کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کھانا ہے انصاری نے کہا بچوں کو کچھ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان

اندر آوے تو چراغ بجہا دے اور اُسکو ایسا دکہلا جیسے ہم کہا رہے ہین پہر وہ جب کہانے لگے تو چراغ کے
پاس جا اور اسکو بجہا دے اوس نے ایسا ہی کیا اور میان بی بی بہوکے بیٹہہ رہے اور مہمان نے کہانا کہایا
جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے
تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتہہ کیا اس رات کو **ف** اپنے کو سوخت غیر کرلینا
عربی مین اسکو ایثار کہتے ہین یہ بڑے بزرگون کا کام ہے قرآن شریف مین ایسے لوگون کی فضیلت
اوتری وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ اور بچون پر ایثار اُسوقت درست ہے جب بہوک
کے مارے اون کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ اُنکو کہلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِہٖ ضَیْفٌ وَّلَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ اِلَّا
قُوْتُہٗ وَقُوْتُ صِبْیَانِہٖ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِہٖ نَوِّمِی الصِّبْیَۃَ وَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَقَرِّبِی لِلضَّیْفِ
مَا عِنْدَکِ قَالَ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک انصاری پاس مہمان آیا اوس کے پاس کچہہ نہ تہا
سوا اُس کے اور اُس کے بچون کے کہانے کے اوس نے اپنی عورت سے کہا بچون کو سلادے اور چراغ
بجہادے اور جو کچہہ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکہہ دے اوس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت
اوتری وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ یعنے اپنی پر اختیار کرتے ہین دوسرون کا آرام کو مقدم رکہتے
ہین گو خود محتاج ہون **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُضِیْفَہٗ فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ مَا یُضَیِّفُہٗ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یُضِیْفُ ھٰذَا رَحِمَہُ
اللّٰہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی
رَحْلِہٖ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَذَکَرَ فِیْہِ نُزُوْلَ الْاٰیَۃِ کَمَا ذَکَرَہٗ وَکِیْعٌ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا مہمان آپ پاس کچہہ نہ تہا اوس کی مہمانی کو آپ نے فرمایا کوئی اُسکی مہمانی کرتا ہے خدا اُس پر
رحم کرے ایک انصاری بولا جسکو ابوطلحہ کہتے تہے مین کرتا ہون پہر وہ لے گیا اوسکو اپنے گہر اخیر
حدیث تک **عَنْ** الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ وَقَدْ
ذَھَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَھْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد منھم یقبلنا فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق
بنا الی اھلہ فاذا ثلاثۃ اعنز فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلبوا ھذا اللبن
بیننا قال فکنا نحتلب فیشرب کل انسان منا نصیبہ ونرفع للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم نصیبہ قال فیجیء من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ نائما ویسمع الیقظان قال ثم
یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابہ فیشرب فاتانی الشیطان ذات لیلۃ وقد
شربت نصیبی فقال محمد یاتی الانصار فیتحفونہ ویصیب عندھم ما بہ حاجۃ
الی ھذہ الجرعۃ فاتیتھا فشربتھا فلما ان وغلت فی بطنی وعلمت انہ لیس الیھا سبیل
قال ندمنی الشیطان فقال ویحک ما صنعت اشربت شراب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فیجیء فلا یجدہ فیدعو علیک فتھلک فتذھب دنیاک وآخرتک وعلی شملۃ اذا
وضعتھا علی قدمی خرج راسی واذا وضعتھا علی راسی خرج قدمای وجعل لا یجیئنی
النوم واما صاحبای فناما ولم یصنعا ما صنعت قال فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسلم کما کان یسلم ثم اتی المسجد فصلی ثم اتی شرابہ فکشف عنہ فلم یجد
فیہ شیئا فرفع راسہ الی السماء فقلت الآن یدعو علی فاھلک فقال اللھم
اطعم من اطعمنی واسق من اسقانی قال فعمدت الی الشملۃ فشددتھا علی واخذت
الشفرۃ فانطلقت الی الاعنز ایھا اسمن فاذبحھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا ھی حافل واذا ھن حفل کلھن فعمدت الی اناء لآل محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ما کانوا یطمعون ان یحتلبوا فیہ قال فحلبت فیہ حتی علتہ رغوۃ فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
اشربتم شرابکم اللیلۃ قال قلت یا رسول اللہ اشرب فشرب ثم ناولنی فقلت یا رسول اللہ اشرب فشرب ثم ناولنی
فلما عرفت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد روی واصبت دعوتہ ضحکت حتی القیت الی الارض قال فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم احدی سواتک یا مقداد فقلت یا رسول اللہ کان من امری کذا وکذا وفعلت کذا فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ما ھذہ الا رحمۃ من اللہ عز وجل افلا کنت آذنتنی فنوقظ صاحبینا فیصیبان منھا قال فقلت والذی بعثک بالحق ما
ابالی اذا اصبتھا واصبتھا معک من اصابھا من الناس ترجمہ مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے میں اور
میرے دو ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ سے)

ہم اپنے تئین پیش کرتے تہے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے آپ ہمکو اپنے گہر لے گئے وہان تین بکریان تہین آپنے فرمایا انکا دودہ دوہو
ہم تم سب پئین گے پہر ہم انکا دودہ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم مین سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹہا رکہتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام
کرتے جس سے سونیوالا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے پہر آپ مسجد مین آتے اور نماز پڑہتے پہر اپنے
دودہ کے پاس آتے اور اوسکو پیتے ایک رات شیطان نے مجہکو بہڑکایا مین اپنا حصہ پی چکا تہا
شیطان نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہین وہ آپ کو تحفے دیتے
ہین اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملجاتا ہے آپ کو اس ایک گہونٹ دودہ کی کیا احتیاج
ہوگی آخر مین آیا اور وہ دودہ پی گیا جب دودہ پیٹ مین سما گیا اور مجہے یقین ہوگیا کہ اب وہ
دودہ نہین ملنے کا اوسوقت شیطان نے مجہکو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے
کیا کام کیا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب وہ آوین گے اور دودہ کو نہ پاوینگے
پہر تجہہ پر بد دعا کرینگے تیری دنیا اور آخرت دونون تباہ ہونگی مین ایک چادر اوڑہے
تہا جب اوسکو پاؤن پر ڈالتا تو سر کہل جاتا اور جب سر ڈہانپتا تو پاؤن کہل جاتے اور نیند
بہی مجہکو نہ آئی میرے ساتہی سو گئے اونہون نے یہ کام نہین کیا تہا جو مین نے کیا تہا آخر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پہر مسجد مین آئے اور نماز پڑہی بعد
اوسکے دودہ کے پاس آئے برتن کہولا تو اس مین کچہہ نہ تہا آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اٹہایا
مین سمجہا اب آپ بد دعا کرتے ہین اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا یا اللہ کہلا اوسکو جو
مجہکو کہلا دے اور پلا اوسکو جو مجہے پلا دے یہ سنکر مین نے اپنی چادر کو مضبوط باندہا اور
چہری لی اور بکریون کیطرف چلا کہ جو ان مین سے موٹی ہو اوسکو ذبح کرون رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکہا تو اوسکے تہن مین دودہ بہرا ہوا ہے پہر دیکہا تو اور بکریون کے
تہنون مین بہی دودہ بہرا ہوا ہے مین نے آپکے گہر والون کا ایک برتن لیا جس مین وہ دودہ
نہ دوہتے تہے (یعنے اوس مین دوہنے کی خواہش نہین کرتے تہے) اوس مین مین نے دودہ
دوہا یہانتک کہ اوپر پہین آگیا (اتنا بہت دودہ نکلا) اور اوسکو مین لیکر آیا آپ کے پاس آپنے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودھ رات کو پیا یا نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودھ پیجیے آپ
نے پیا پھر مجھے دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجیے آپ نے اور پیا پھر مجھے دیا جب مجھکو
معلوم ہوا کہ آپ سیر ہوگئے اور آپ کی دعا میں نے لے لی اسوقت میں ہنسا یہانتک کہ خوشی
کے مارے زمین پر لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری
بات کی وہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا
آپ نے فرمایا اسوقت کا دودھ جو خلاف معمول اترا اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھہ سے پہلے
ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پیتے میں نے عرض
کیا قسم اس کی جس نے آپکو سچا کلام دیکر بھیجا اب مجھکو کوئی پرواہ نہیں جب میں نے خدا
کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھہ حاصل کی کوئی بھی اسکو حاصل کرے عن سلیمان
ابن المغیرۃ بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی
اللہ تعالی عنہما قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثین ومائۃ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ھل مع احد منکم طعام فاذا مع رجل صاع من طعام او نحوہ
فعجن ثم جاء رجل مشرک مشعان طویل بغنم یسوقھا فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ابیع ام عطیۃ او قال ام ھبۃ قال لا بل بیع فاشتری منہ شاۃ فصنعت
وامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسواد البطن ان یشوی قال وایم اللہ ما من
الثلاثین ومائۃ الا حز لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حزۃ من سواد بطنھا
ان کان شاھدا اعطاہ وان کان غائبا خبا لہ قال وجعل قصعتین فاکلنا
منھما اجمعون وشبعنا وفضل فی القصعتین فحملتہ علی البعیر او کما قال ترجمہ
عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایکسو تیس آدمی تھے
آپ نے فرمایا تمہارے پاس کہانا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس
ایسا ہی پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لنبا بکریاں
لیکر ہانکتا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یوں ہی دیتا ہے اوس نے کہا نہیں
بیچتا ہوں آپ نے ایک بکری اس سے خریدی اسکا گوشت طیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اسکا کلیجہ بھونتے

راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیون مین کوئی نرہا جس کے لیے آپ نے ایک ٹکڑا اوس کلیجی
مین سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تہا تو اوسکو دیدیا ورنہ اوسکا حصہ رکھہ چہوڑا اور دو پیالون مین آپ
نے گوشت نکالا پہر ہم سب نے اون مین سے کہایا اور سیر ہوگئے بلکہ پیالون مین کچہ بچ رہا اوسکو مین
نے لاد لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا اس حدیث مین آپکے دو معجزے ہین ایک تو کلیجے مین برکت دوسرے
بکری مین برکت عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان اصحاب الصفة
كانوا اناسا فقراء وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مرة من كان عنده طعام
اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب بخامس بسادس
او كما قال وان ابا بكر رضي الله تعالى عنه جاء بثلاثة وانطلق نبي الله صلى
الله عليه وسلم بعشرة وابو بكر رضي الله تعالى عنه بثلاثة قال فهو انا وابي وامي
ولا ادري هل قال وامرأتي وخادم بين بيتنا وبيت ابي بكر رضي الله تعالى عنه
قال وان ابا بكر رضي الله تعالى عنه تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم
لبث حتى صليت العشاء ثم رجع فلبث حتى نعس رسول الله صلى الله عليه وسلم
فجاء بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأته ما حبسك عن اضيافك
او قالت ضيفك قال او ما عشيتهم قالت ابوا حتى تجيء قد عرضوا عليهم فغلبوهم
قال فذهبت انا فاختبأت وقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا لا هنيئا وقال و
الله لا اطعمه ابدا قال فايم الله ما كنا ناخذ من لقمة الا ربا من اسفلها
اكثر منها قال حتى شبعنا وصارت اكثر مما كانت قبل ذلك فنظر اليها ابو بكر
رضي الله تعالى عنه فاذا هي كما هي او اكثر قال لامرأته يا اخت بني فراس
ما هذا قالت لا وقرة عيني لهي الآن اكثر منها قبل ذلك بثلاث مرار فاكل
منها ابو بكر رضي الله تعالى عنه وقال انما كان ذلك من الشيطان يعني يمينه
ثم اكل منها لقمة ثم حملها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاصبحت عنده
قال وكان بيننا وبين قوم عقد فمضى الاجل فعرفنا اثنا عشر رجلا مع كل
رجل منهم اناس الله اعلم كم مع كل رجل قال الا انه بعث معهم فاكلوا

منہما اجمعون آئی کما قال ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لیجاوے
اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لیجاوے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ
تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے (آپکے اہل وعیال
بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر میں
تھا اور میری باپ اور میری ماں۔ راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے
اور ابوبکر دونوں کے گھر میں تھا عبدالرحمن نے کہا ابوبکر نے رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہانتک کہ آپ سو گئے غرض بڑی رات گذرنے
کے بعد جتنی اللہ تعالی کو منظور تھی ابوبکر گھر میں آئے اون کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر
کہاں رہ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم نے انکو کھانا نہیں کھلایا انہوں نے کہا
مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آنے تک اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا
لیکن مہمان انپر غالب ہوئے نہ کھانے میں۔ عبدالرحمن نے کہا میں (ابوبکر کی خفگی کے ڈرسے)
چھپ گیا انہوں نے مجکو پکارا ای سست مجہول یا احمق تیری ناک کٹے اور برا کہا مجکو اور
مہمانوں سے کہا کھاؤ ہرچند یہ کھانا خوشگوار نہیں (کیونکہ بیوقت ہے) اور ابوبکر نے کہا قسم خدا
کی میں نہیں کھاؤں گا اسکو کبھی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اوٹھاتے نیچے سے اتنا
ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہانتک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اوس سے بھی زیادہ ہو
گیا ابوبکر نے اوس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا انہوں نے اپنی عورت
سے کہا ای بنی فراس کی بہن (اون کا نام ام رومان تھا اور بنی فراس اونکا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے
وہ بولی قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی
زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت تھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکر نے اوس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم
جو میں نے کھائی تھی شیطان کی جانب سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اوس میں سے کھایا بعد

اور کے وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے میں بہی صبح کو وہیں تہا اور ہماری اور ایک
قوم کے بیچ میں عقد تہا (یعنے اقرار تہا صلح کا) تو مدت اقرار کی گذر گئی آپ نے ہمارے ان میں
بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تہے پہر
وہ کہانا اون کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اُس میں سے کہایا عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ عَلَیْنَا اَضْیَافٌ لَنَا قَالَ وَکَانَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ یَتَحَدَّثُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
افْرُغْ مِنْ اَضْیَافِکَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَیْتُ جِئْنَا بِقِرَاھُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوْا حَتّٰی یَجِیْئَ
اَبُوْ مَنْزِلِنَا فَیَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَھُمْ اِنَّہٗ رَجُلٌ حَدِیْدٌ وَاِنَّکُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا
خِفْتُ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْہُ اَذًی قَالَ فَاَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ یَبْدَاْ بِشَیْئٍ اَوَّلَ مِنْھُمْ فَقَالَ
اَفَرَغْتُمْ مِنْ اَضْیَافِکُمْ قَالَ قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ مَا فَرَغْنَا قَالَ اَلَمْ اٰمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ وَتَنَحَّیْتُ عَنْہُ فَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّیْتُ عَنْہُ قَالَ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ
اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ اِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ
مَالِیْ ذَنْبٌ ھٰؤُلَاءِ اَضْیَافُکَ فَسَلْھُمْ قَدْ اَتَیْتُھُمْ بِقِرَاھُمْ فَاَبَوْا اَنْ یَّطْعَمُوْا حَتّٰی
تَجِیْئَ قَالَ فَقَالَ مَالَکُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہُ اللَّیْلَۃَ قَالَ فَقَالُوْا فَوَاللّٰہِ لَا نَطْعَمُہٗ حَتّٰی تَطْعَمَہٗ قَالَ فَقَالَ
مَا رَاَیْتُ کَالشَّرِّ کَاللَّیْلَۃِ قَطُّ وَیْلَکُمْ مَالَکُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاُوْلٰی
فَمِنَ الشَّیْطَانِ ھَلُمُّوْا قِرَاکُمْ قَالَ فَجِیْئَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰی فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ
غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَرُّوْا وَحَنِثْتُ قَالَ فَاَخْبَرَہٗ
فَقَالَ بَلْ اَنْتَ اَبَرُّھُمْ وَاَخْیَرُھُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِیْ کَفَّارَۃٌ **ترجمہ** عبد الرحمن بن
ابی بکر سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اوترے اور ہمارے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے باتیں کیا کرتے تہے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن تم مہمانوں کی خدمت
کر لینا جب شام ہوئی ہم اون کے لیے کہانا لائے اونہوں نے انکار کیا کہانے سے اور کہا جب
تک گہر کے صاحب نہ آویں اور ہمارے ساتھ نہ کہاویں ہم بہی نہیں کہاویں گے میں نے اونکو

کہا اون کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کہاؤ گے تو مجہے ڈر ہے اون سے اذیت پہونچنے کا اونہون نے نہ مانا جب
ابوبکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانون کی خدمت تم کر چکے لوگون نے کہا نہین اونہون نے کہا مین
تو عبدالرحمن سے کہہ گیا تہا (عبدالرحمن نے کہا مین سرک گیا تہا اون کے سامنے سے) انہون نے
پکارا عبدالرحمن مین سرک گیا پہر کہا اے نالائق مین تجہے قسم دیتا ہون اگر تو میری آواز سنتا ہو
تو آجب مین گیا اور مین نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہین آپ اپنے مہمانون سے پوچہیے مین
اون کے پاس کہانا لے گیا تہا اونہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جب تک آپ نہ آوین ابوبکر نے اُن
سے کہا تم نے کہانا کیون نہین کہایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم خدا کی مین تو آج کی رات
کہانا ہی نہ کہاؤنگا مہمانون نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کہاوینگے جب تک تم نہ کہاؤگے ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مین نے ایسی بری رات کبہی نہین دیکہی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی
قبول نہین کرتے پہر ابوبکر نے کہا مین نے جو قسم کہائی وہ شیطان کیطرف سے تہی لاؤ کہانا لاؤ آخر
کہانا آیا اور ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا مہمانون نے بہی کہایا جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مہمانون کی قسم تو سچی
ہوئی اور میری قسم جہوٹی ہوئی آپ نے فرمایا تو اُن سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچہا ہے عبدالرحمن
نے کہا مجہے خبر نہین ہوئی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو اپنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد تو کفارہ دینا
ضرور ہے **بَابُ** فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ تہوڑے کہانے مین مہمانی
کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیون
کا کہانا تین کو کافی ہوجاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہوجاتا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ
يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ
وَفِي رِوَايَةِ اِسْحَاقَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ **ترجمہ** جابر
بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کہانا

اور دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی
الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَةَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ یَکْفِی رَجُلَیْنِ وَطَعَامُ
الرَّجُلَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ یَکْفِی الثَّمَانِیَةَ ترجمہ اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ
کو بَابُ الْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ مومن
ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ
مِعًی وَّاحِدٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات
آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ
سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری
بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا قاضی نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب
میں ہے اور طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک
اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے
اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور اسید اور فساد
اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ انتہی مختصرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ نَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ رَاٰی ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مِسْکِیْنًا فَجَعَلَ یَضَعُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ
یَضَعُ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ فَجَعَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا قَالَ لَا یُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَیَّ فَاِنِّیْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْکَافِرَ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اوس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے
وہ چلا کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب اونہون نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتون مین کھاتا ہے عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی
وَاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ ترجمہ جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمایا مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ عَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمْ
ترجمہ ان روایتون کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَافَہٗ ضَیْفٌ وَّہُوَ کَافِرٌ فَاَمَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَہَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَہٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَہٗ
حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِیَاہٍ ثُمَّ اِنَّہٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَشَرِبَ حِلَابَہَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰی فَلَمْ یَسْتَتِمَّہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ ترجمہ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اسکی ضیافت
کی آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا
وہ بھی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودھ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہوگیا پھر آپ نے
حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اوس نے اسکا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا بھی نہ پی سکا تب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین باب
لَا یَعِیْبُ الطَّعَامَ کھانے کا عیب نہین بیان کرنا چاہیے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَہٰی
شَیْئًا اَکَلَہٗ وَاِنْ کَرِہَہٗ تَرَکَہٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو
چھوڑ دیتے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ عَنِ الْاَعْمَشِ بِمِثْلِ الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ
يَشْتَهِهٖ سَكَتَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهٖ عَلَى الرِّجَالِ وَ
النِّسَاءِ مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں عَنْ
اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی
کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے عَنْ نَافِعٍ
بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَ
لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے
برتن میں ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن

مین کہانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہین
ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کہانا درست ہے اور یہ دونون قول باطل ہین
انتہے مختصراً **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَہَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارًا مِّنْ جَہَنَّمَ **ترجمہ**
حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو کوئی پیے سونے یا چاندی کے برتن مین وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ کو **باب**
تَحْرِیْمِ اسْتِعْمَالِ الذَّہَبِ وَالْفِضَّةِ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان **عَنْ** مُعَاوِیَةَ
ابْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَمِعْتُہٗ
یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَہَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا
بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ
الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَہَانَا عَنْ خَوَاتِیْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّہَبِ
وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَیَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ
ترجمہ معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے مین براء بن عازب کے پاس گیا مین نے اون سے
سنا وہ کہتے تہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا اور منع کیا
سات باتون سے حکم کیا ہمکو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانیکا (قبر تک) اور
چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرنیکا
اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا ہمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن
مین پینے سے اور زین پوش لیعنے ریشمی زین پوشون سے اگر ریشمی نہ ہون تو منع نہین ہے)
اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر مین)
اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بہی دونون ریشمی کپڑے مین)
عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ اِلَّا قَوْلَہٗ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ
فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ہٰذَا الْحَرْفَ فِی الْحَدِیْثِ وَجَعَلَ مَکَانَہٗ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین قسم پورا کرنے کا ذکر نہین ہے اوس کے بدل گمی ہوی چیز ڈہونڈنے کا ذکر ہے

عن اشعث بن ابی الشعثاء بھذا الاسناد مثل حدیث زھیر و قال ابراد المقسم من غیر شک و زاد فی الحدیث و عن الشرب فی الفضۃ فانہ من شرب فیھا فی الدنیا لم یشرب فیھا فی الاخرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پیے گا عن اشعث بن ابی الشعثاء باسنادھم و لم یذکر زیادۃ جریر و ابن مسھر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن اشعث بن سلیم باسنادھم و معنی حدیثھم الا قولہ افشاء السلام فانہ قال بدلھا ورد السلام و قال نھانا عن خاتم الذھب او حلقۃ الذھب و خاتم الذھب من غیر شک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے عن اشعث ابن ابی الشعثاء باسنادھم و قال و افشاء السلام و خاتم الذھب من غیر شک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عکیم قال کنا مع حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ بالمدائن فاستسقی حذیفۃ فجاءہ دھقان بشراب فی اناء من فضۃ فرماہ و قال انی اخبرکم انی قد امرتہ ان لا یسقینی فیہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشربوا فی اناء الذھب و الفضۃ و لا تلبسوا الدیباج و الحریر فانہ لھم فی الدنیا و ھو لکم فی الاخرۃ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حذیفہ کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگا ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھکو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن عن عبد اللہ بن عکیم یقول کنا عند حذیفۃ بالمدائن فذکر نحوہ و لم یذکر فی الحدیث یوم القیامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عکیم قال کنا مع حذیفۃ بالمدائن فذکر نحوہ و لم یقل یوم القیامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال

شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسْتَسْقٰی بِالْمَدَائِنِ فَاَتَاہُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ
فِضَّۃٍ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُکَیْمٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن شُعْبَۃَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ اَحَدٌ مِنْھُمْ
فِی الْحَدِیْثِ شَہِدْتُ حُذَیْفَۃَ غَیْرُ مُعَاذٍ وَحْدَہٗ اِنَّمَا قَالُوْا اِنَّ حُذَیْفَۃَ اِسْتَسْقٰی
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَنْ ذَکَرْنَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ اسْتَسْقٰی حُذَیْفَۃُ فَسَقَاہُ مَجُوْسِیٌّ فِیْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّۃٍ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ اٰنِیَۃِ
الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَا تَاْکُلُوْا فِیْ صِحَافِھَا فَاِنَّھَا لَھُمْ فِی الدُّنْیَا ترجمہ عبدالرحمن
بن ابی لیلے سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا ایک مجوسی اون کے لیے پانی لایا چاندی کے
برتن مین اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت
پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنون مین اور مت کہاؤ سونے اور
چاندی کی رکابیون مین کیونکہ یہ چیزین کافرون کے لیے ہین دنیا مین عن ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَاٰی حُلَّۃً سِیَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اشْتَرَیْتَ ھٰذِہٖ فَلَبِسْتَھَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَیْکَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ ھٰذِہٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ
ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا حُلَلٌ فَاَعْطٰی عُمَرَ مِنْھَا حُلَّۃً فَقَالَ
عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَسَوْتَنِیْھَا وَقَدْ قُلْتَ فِیْ حُلَّۃِ عُطَارِدٍ
مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اَکْسُکَھَا لِتَلْبَسَھَا فَکَسَاھَا عُمَرُ
اَخًا لَہٗ مُشْرِکًا بِمَکَّۃَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر
نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول آپ اسکو خرید کر لیتے اور پہنتے جمعہ کے
دن لوگون مین اور جب باہر کے لوگ آتے ہین تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جس کا آخرت
مین کچھ حصہ نہین ہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے

آپنے ایک جوڑا اون مین سے حضرت عمر کو دیا اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھکو پہناتے ہین اور
آپ ہی نے عطارد کے جوڑے مین ایسا فرمایا تہا (عطارد اُس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تہا) آپنے فرمایا مینے تجھے پہننے کے
لیے نہین دیا ہے پہر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بہائی کو جو مشرک تہا مکہ مین دیدیا پہننے کو **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا نری ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس مین ریشم اور سوت ملا ہوا
ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اُسکا پہننا حرام نہین ہے البتہ عورتون کو نرا ریشم بہی پہننا درست ہے
اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتہہ بہی احسان کرنا ہدیہ دینا درست ہے **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال رای عمر رضی اللہ تعالی عنہ
عطارد التمیمی یقیم بالسوق حلۃ سیراء وکان رجلا یغشی الملوک ویصیب منہم
فقال عمر رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ انی رایت عطاردا فی السوق یقیم حلۃ
سیراء فلو اشتریتہا فلبستہا لوفود العرب اذا قدموا علیک واظنہ قال ولبستہا
یوم الجمعۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من
لا خلاق لہ فی الآخرۃ فلما کان بعد ذلک اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحلل
سیراء فبعث الی عمر رضی اللہ تعالی عنہ بحلۃ وبعث الی اسامۃ بن زید بحلۃ
واعطی علی بن ابی طالب حلۃ وقال شققہا خمرا بین نسائک قال فجاء عمر بحلتہ
یحملہا فقال یا رسول اللہ بعثت الی بہذہ وقد قلت بالامس فی حلۃ عطارد ما
قلت فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا الیک لتصیب بہا
واما اسامۃ فراح فی حلتہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرا عرف
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول اللہ ما تنظر الی
فانت بعثت الی بہا فقال انی لم ابعث الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا لتشققہا
خمرا بین نسائک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطارد
تمیمی کو دیکہا بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکہے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص
تہا جو بادشاہون کے پاس جایا کرتا اور اون سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عطارد کو دیکھا
اُس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اسکو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے ہیں
اُسوقت پہنا کریں تو مناسب ہے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں اونہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ
پہنا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جسکا آخرت میں حصہ
نہیں پھر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمر کو بھی
ایک جوڑا دیا اور اُسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی
سربندہیں بنا دو حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھے
بھیجا اور کل ہی آپ نے عطارد کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا
تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اسکو بیچکر
اور اُسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ
اُن کو معلوم ہو گیا آپ ناراض ہیں اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہیں آپ ہی
نے تو یہ جوڑا مجھکو بھیجا آپ نے فرمایا میں نے اسلیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر
اپنی عورتوں کے سربندہیں بنا دے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا
فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَلَبِثَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ اَوْ قُلْتَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ
اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار
میں بک رہا تھا اُنہوں نے اوسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض
کیا آپ اسکو خرید لیجیے عید میں پہننے کے لیے اور جبوقت باہر والوں کے گروہ آویں رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اوسکا لباس ہے جسکو آخرت میں حصہ نہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
کو منظور تھا پھرے رہے پھر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاس ایک جبہ بھیجا دیباج
کا (استبرق اور دیباج دونوں ریشمی کپڑے ہیں) حضرت عمر اوسکو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ اوسکا لباس ہے جسکا آخرت میں حصہ نہیں
پھر آپ نے مجھے کیسے بھیجا آپ نے فرمایا تو اوسکو بیچ ڈال اور اوسکی قیمت کام میں لا عن ابن شہاب
بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر ان عمر رأى على
رجل من آل عطارد قباء من ديباج او حرير فقال لرسول الله صلى الله عليه وسلم لو اشتريته
فقال انما يلبس هذا من لا خلاق له فاهدي الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
حلة سيراء فارسل بها الي قال قلت ارسلت بها الي وقد سمعتك قلت فيها ما قلت
قال انما بعثت بها اليك لتستمتع بها ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو عطارد کے اولاد میں سے قبا پہنے ہوئے دیکھا دیبا
کی یا حریر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اسکو خرید لیجیے آپ نے فرمایا یہ
وہ پہنے گا جسکو آخرت میں حصہ نہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ
آیا آپ نے اوسکو میرے پاس بھیج دیا میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجھے بھیجا اور میں آپ سے سن چکا
ہوں جو آپ نے اوس کے باب میں فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اوٹھاوے
(بیچکر) عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان عمر رضي الله تعالى
عنه رأى على رجل من آل عطارد بمثل حديث يحيى بن سعيد غير انه قال انما
بعثت بها اليك لتنتفع بها ولم ابعث بها اليك لتلبسها ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اوٹھاؤ اور اس لیے نہیں بھیجا کہ تم
پہنو عن يحيى بن ابي اسحاق قال قال لي سالم بن عبد الله رضي الله تعالى
عنهما في الاستبرق قال قلت ما غلظ من الديباج وخشن منه فقال سمعت عبد الله
بن عمر رضي الله تعالى عنهما يقول رأى عمر رضي الله تعالى عنه على رجل حلة
من استبرق فاتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديثهم غير انه

قَالَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا **ترجمہ** یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھسے
سالم بن عبداللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیبا ہے اور سخت اور سالم نے کہا
میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا
ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے
کہ میں نے تجھے اسلیے بھیجا تہا کہ تو اس سے مال حاصل کرے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ
اَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرْسَلَتْنِي اَسْمَاءُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً اَلْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيْثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ
وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهٖ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الْاَبَدَ
وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ
لَا خَلَاقَ لَهٗ فَخِفْتُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيْثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهٖ مِيْثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ
فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلَى اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ
جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا
لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تہا
اسماء بنت ابی بکر کا اور ماموں تہا عطا کے لڑکے کا اوس نے کہا مجکو اسماء نے عبداللہ بن عمر
کے پاس بہیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس
میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنی سرخ ڈہڈہا تا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے
میں روزے رکہنے کو تو عبداللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے کے روزوں کو کون حرام کہیگا جو شخص ہمیشہ
روزے رکہیگا (عبداللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور انکا مذہب
یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کی ریشمی نقشوں کا تو میں نے حضرت عمر رض سے سنا
وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنیگا

جسکو آخرت مین حصہ نہین تو مجہے ڈر ہوا انہین نقشی کپڑا بہی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش تو خود
عبد اللہ کا زین پوش ارجوانی ہے پس مین نے جاکر اسماء سے کہا اونہونے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پہر انہون نے ایک جبہ نکالا کالی چادرون کا اون کی کسروانی بنی
ہے طرف کسری کی یعنے بادشاہ فارس کی جسکا گریبان دیباکا تہا اور اوسکے دامنون پر سنجاف
تہے دیباج کے اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پاس تہا اون کی وفات تک جب وہ
مرگئین تو یہ جبہ مین نے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تہے اب ہم لوگ
دہو کر اسکا پانی بیمارون کو پلاتے ہین شفا کے لیے سنجاف حریر یعنے ریشم کی چار اونگل تک درست
ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث مین آتا ہے (نووی) **عن** عبد اللہ بن الزبیر
يخطب يقول الا لا تلبسوا نساءكم الحرير فاني سمعت عمر بن الخطاب يقول قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا الحرير فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه
في الآخرة **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر خطبہ پڑہتے تہے اور کہتے تہے خبردار ہو اے لوگو مت پہناؤ
اپنی عورتون کو ریشمی کپڑے کیونکہ مین نے سنا حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے وہ کہتے تہے مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنیگا
وہ آخرت مین نہین پہنے گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابن الزبیر کا مذہب ہے اوسکے بعد
اجماع ہوگیا کہ ریشمی کپڑا عورتون کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور مین ہے کہ سونا اور حریر
حرام ہے میری امت کے مردون پر اور حلال ہے عورتون کے لیے انتہے مختصرا **عن**
ابي عثمان قال كتب الينا عمر ونحن باذربيجان يا عتبة بن فرقد انه ليس من
كدك ولا من كد ابيك ولا من كد امك فاشبع المسلمين في رحالهم مما تشبع
منه في رحلك واياكم والتنعم وزي اهل الشرك ولبوس الحرير فان رسول الله
صلى الله عليه وسلم نهى عن لبوس الحرير قال الا هكذا ورفع لنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم اصبعيه الوسطى والسبابة وضمهما قال زهير قال عاصم
هو في الكتاب قال ورفع زهير اصبعيه **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے ہمکو لکہا ہم آذربیجان مین تہے (وہ ایک ملک ہے ایران مین) اے عتبہ بن فرقد

یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانون کو ان کے
ٹھکانون مین جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے مین (یعنے بغیر طلب کے اون کو پہنچا دے) اور بچو
تم عیش کرنے سے اور مشرکون کی وضع سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا اونکو (یعنے دو انگل حریر اگر حاشیہ میں
یا اور کہین لگا ہو تو درست ہے) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ
فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهٗ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ
اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ
ترجمہ ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر کا فرمان آیا اوس مین لکھا
تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہنے گا حریر مگر وہ شخص جسکو آخرت مین کچھ ملنے
والا نہین مگر اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونو انگلیون سے جو انگوٹھے کے پاس ہین
جتنے گھنڈیان ہوتی ہین طیالسہ کی پھر مین نے طیالسہ کو دیکھا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور
اور وہ سیاہ چادرین ہین عرب کی) عَنْ اَبِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا
مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي عُثْمَانَ
النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ
ابْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا
اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَمَا عَتَمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ ترجمہ ابو عثمان نہدی سے
روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمر کی کتاب آئی اور ہم آذربیجان مین تھے عتبہ بن فرقد کے
ساتھ یا شام مین تھے اوس مین یہ لکھا تھا اما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر تو ہم نے دیر نہین کی سمجھنے مین کہ مراد اس سے نقش ہین
عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِي عُثْمَانَ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ریشمی کپڑے پہننے سے

خَطَبَ بِالجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ
اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے
تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر **عَنْ**
قَتَادَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ
يَنْزِعَهُ فَاَرْسَلَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ فَقِيْلَ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِيْ
عَنْهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَا لِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَ تَبِيْعُهُ
فَبَاعَهُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیبا
کی قبا پہنی جو تحفہ آئی تھی آپ کے پاس پھر آپ نے اسی وقت اتار ڈالی اور حضرت عمر کو بھیج دی لوگوں نے کہا آپ نے
تو جلدی اتار ڈالی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجھکو منع کیا یہ سنکر حضرت عمر روتے ہوئے آپ کے
پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا وہ مجھکو دی میرا کیا حال ہوگا آپ نے
فرمایا میں نے تمکو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اوسکو بیچ ڈالو پھر حضرت عمر نے وہ دو ہزار
درم کو بیچی **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ
بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا
بَيْنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیجدیا میں نے اسکو پہنا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو غصہ پایا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اسلیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ
پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربند بنا دے **عَنْ** اَبِيْ عَوْنٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ
مُعَاذٍ فَاَمَرَنِيْ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَلَمْ
يَذْكُرْ فَاَمَرَنِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَاَعْطَاهُ عَلِيًّا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال شققتہ خمرا بین الفواطم قال ابو بکر و ابو کریب بین النسوۃ

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا آپ نے وہ مجکو دیدیا اور فرمایا اسکو پھاڑ کر سربندہین بنادے تینون فاطمہ کے (ایک فاطمہ زہرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالیشان صاحبزادی دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ ان سب سے اور ہمارا حشر ان کے غلامون مین کرے) ف دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہان کے حاکم کو اکیدر کہتے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہوکر اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر رہا اور خالد بن الولید نے اسکو قتل کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مین **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فخرجت فیھا فرأیت الغضب فی وجھہ قال فشققتھا بین نسائی ترجمہ امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا مین پہنکر نکلا تو آپ کو غصہ پایا پھر مین نے اسکو پھاڑ کر عورتونکو دے دیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمر بجبۃ سندس فقال عمر بعثت بھا الی وقد قلت فیھا ما قلت قال انی لم ابعث بھا الیک لتلبسھا وانما بعثت بھا الیک لتنتفع بثمنھا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر نے کہا آپ نے مجکو بھیجا اور آپ ایسا فرما چکے ہین اس کے باب مین آپ نے فرمایا مین نے تمکو پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اسلیے کہ تم اوسے بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا مین حریر پہنے گا وہ آخرت مین اسکو نہ پہنے گا **عن** ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عقبۃ بن

ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج
حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم
قال لا ینبغی ھذا للمتقین ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں آپ نے اسکو پہنا اور نماز پڑھی اس میں پھر نماز سے فارغ
ہوکر اسکو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اسکو پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں عن
یزید بن ابی حبیب بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب اباحۃ لبس الحریر للرجل اذا کان بہ حکۃ او نحوھا مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست
ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی
القمص الحریر فی السفر من حکۃ کانت بھما او وجع کان بھما ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام
کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اسوجہ سے کہ انکو خارش ہوگئی تھی یا اور کچھ مرض تھا عن سعید
بھذا الاسناد ولم یذکر فی السفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس قال
رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او رخص للزبیر بن العوام وعبد الرحمن
بن عوف فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف خارش
کا ذکر ہے عن شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس ان
عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما شکوا الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم القمل فرخص لھما فی قمص الحریر فی غزاۃ لھما ترجمہ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی آپ نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی
جہاد کے سفر میں ف نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست
ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث انپر حجت ہے

باب النھی عن لبس الرجل الثوب المعصفر کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے

عن

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ھذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافرون کے کپڑے ہین انکو مت پہن **عن** یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد وقال عن خالد بن معدان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال اامک امرتک بھذا قلت اغسلھما قال بل احرقھما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم مین رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری مان نے تجھے ایسا حکم دیا ہے مین نے کہا مین انکو دہو ڈالتا ہون آپ نے فرمایا جلا دے انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم مین رنگے ہوئے کپڑون مین تو جمہور علماء انکا پہننا مباح کہتے ہین اور شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضون نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثین شاید نہین پہونچین ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو انتہی مختصراً **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذھب وعن قراءۃ القران فی الرکوع **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع مین قرآن پڑھنے سے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن القراءۃ وانا راکع وعن لبس الذھب والمعصفر **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع مین قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم مین لگا ہوا کپڑا پہننے سے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم

بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبَاسِ الْمُعَصْفَرِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرارت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے پر

باب فَضْلِ لِبَاسِ الْحِبَرَةِ یمن کی چادر دن کی فضیلت **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَعْجَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ **ترجمہ** قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی ہمنے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا پسند تہا انہون نے کہا یمن کی چادر (جو کا رہی دار مخطط ہوتی ہے واقعہ مین یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيْظِ مِنْهُ موٹا جہوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس مین **عَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِيْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِيْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ **ترجمہ** ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاس گیا انہون نے ایک موٹا تہ بند لنگا جو یمن مین بنتا ہے اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتی ہین پہر قسم کہائی اسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دونو کپڑون مین ہوئی

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِيْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِزَارًا غَلِيْظًا **ترجمہ** ابو بردہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کمل پیوندار نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑون مین ہوئی

عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ اِزَارًا غَلِيْظًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین موٹا تہ بند مذکور ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمل اوڑہے تہے جس پر پالان کی تصویرین
بنی ہوئی تہین کالے بالون کا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تہا اوس کے اندر
کہجور کی چہال بہری تہی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچہونا جس پر آپ سوتے
تہے چمڑے کا تہا اوسکے اندر کہجور کی چہال بہری تہی **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا ضِجَاعُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **بَابُ** جَوَازِ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ قالین یا سوزنیون کا بیان **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا
قُلْتُ وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
جب مین نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا تو نے سوزنیان بنائین مین نے کہا
ہمارے پاس سوزنیان کہان آپنے فرمایا اب قریب ہونگی (جب ملک فتح ہونگے اور مسلمان مالدار ہو
جاوینگے پہر ایسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَ
اَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَاَتِيْ نَمَطٌ فَاَنَا اَقُوْلُ نَحِّيْهِ
عَنِّيْ وَتَقُوْلُ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے جب مین نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیان
ہین مین نے کہا ہمارے پاس سوزنیان کہان آپنے فرمایا اب ہو جاوینگی جابر نے کہا میری بی بی کے
پاس ایک سوزنی ہے مین کہتا ہون دور کر اوسکو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اب سوزنیان ہونگی (تو جابر اوسکو دور کرتے تہے مکروہ جانکر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی) **عَنْ** سُفْيَانَ

بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ فَادْعُھَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** کَرَاھِیَۃِ مَا زَادَ عَلَی الْحَاجَۃِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اوسکی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا **ف** یعنی بی ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان اونپر جلوس کرے گا مقصود حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بقصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے **باب** تَحْرِیْمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُیَلَاءَ غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ تعالی (قیامت کے دن) اوس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور سے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَجُرُّ ثِیَابَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمْ **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ ثِیَابَہٗ **ترجمہ** ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَجُرُّ اِزَارَہٗ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَہٗ فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ لَیْثٍ فَعَرَفَہُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَیَّ

شَاتَيْنِ يَقُوْلُ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اِلَّا الْمَخِيْلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں
نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اوس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر نے اوسکو پہچانا تو کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار
لٹکا دے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوس کی طرف نہ دیکھیگا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ يُوْنُسَ عَنْ
مُسْلِمٍ اَبِي الْحَسَنِ وَفِيْ رِوَايَتِهِمْ جَمِيْعًا مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ وَلَمْ يَقُوْلُوْا ثَوْبَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ اَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ
اَنْ يَّسْاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولیٰ
تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو اپنی تہبند غرور سے لٹکا دے
انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اوسکی طرف نہ دیکھیگا قیامت کے دن
عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِيْ اِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُّ
فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰى اَيْنَ فَقَالَ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ **ترجمہ** ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار
لٹک رہی تھی آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اوٹھا لی آپ نے فرمایا اور اونچی
کر میں نے اور اونچی کی پھر میں برابر اوٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اوٹھاوے
آپ نے فرمایا پنڈلی کے نصف تک **عن** مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهٗ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهٖ
وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ جَاءَ الْاَمِيْرُ جَاءَ الْاَمِيْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا ترجمہ محمد بن زیاد سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا اونہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنے تہ بند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تہا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر کان مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستخلف ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی حدیث ابن مثنی کان ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستخلف علی المدینۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا اسبال یعنے لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے باب تحریم التبختر فی المشی مع اعجابہ بثیابہ کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی قد اعجبتہ جمتہ وبرداہ انخسف بہ الارض فھو یتجلجل فی الارض حتی تقوم الساعۃ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تہا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اترایا آخر زمین میں دہنسایا گیا پہر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تہا) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ھذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یتبختر یمشی فی بردیہ قد اعجبتہ نفسہ فخسف اللہ بہ الارض فھو یتجلجل فیھا الی یوم القیامۃ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑتا تہا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اتراتا تہا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو زمین میں دہنسا دیا پہر وہ قیامت تک اوسی میں گہستا چلا جاتا ہے

عن ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یتبختر فی بردین ثم ذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان رجلا ممن کان قبلکم یتبختر فی حلۃ ثم ذکر مثل حدیثہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین چادرون کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے

باب تحریم خاتم الذھب علی الرجال سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن خاتم الذھب ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیث ابن مثنی قال سمعت النضر بن انس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای خاتما من ذھب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ وقال یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلھا فی یدہ فقیل للرجل بعد ما ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ قال لا واللہ لا آخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ مین آپ نے اوتار کر پھینک دی اور فرمایا تم مین سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اوسکو اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگون نے اوس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اوٹھا لے اور اوس سے نفع حاصل کر (یعنے اوس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی مین اوسکو ہاتھ نہین لگانے کا جبکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا (سبحان اللہ صحابہ کا تقوے اور اتباع اس درجہ کو پہونچا تہا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا) عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصطنع خاتما من ذھب فکان یجعل فصہ فی باطن کفہ اذا لبسہ فصنع الناس ثم انہ جلس علی المنبر فنزعہ

فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ ہٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّہٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِہٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ
لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَہُمْ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِیَحْیٰی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسکا نگ آپ ہتھیلی کیطرف
رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی
کو پہنتا تھا اور اسکا نگ اندر کیطرف رکھتا پھر پھینک دیا اوسکو اور فرمایا قسم خدا تعالی کی اب میں
اسکو کبھی نہیں پہنوں گا یہ دیکھکر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو
حرام ہے مگر ابن حزم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے
اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٰذَا
الْحَدِیْثِ فِیْ خَاتَمِ الذَّہَبِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ عُقْبَۃَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَہٗ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھہ میں تھی ٭
عن ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاتَمِ
الذَّہَبِ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ فَکَانَ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ
کَانَ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
ثُمَّ کَانَ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَتّٰی وَقَعَ مِنْہُ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَتّٰی وَقَعَ فِیْ بِئْرٍ وَلَمْ یَقُلْ مِنْہُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ
آپکے ہاتھہ میں تھی پھر ابو بکر کے ہاتھہ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہاتھہ میں
رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھہ میں رہی پھر اون کے ہاتھہ سے اریس کے کنوے
میں گر گئی اوس انگوٹھی کا نقش یہ تھا محمد رسول اللہ **ف** جس روز سے یہ انگوٹھی گر
گئی اوسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش
کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بعضوں نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

(الووی) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پھر اوسکو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اوس پر کندہ تھا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کرادے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اوسکا نگینہ اندر کیطرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے بیر اریس میں گرگئی عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰی نَقْشِهِ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی چاندی کی اور اسمین کہدوایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا کہ مین نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ کہدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر میں یہ نہ کہدوادے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَی الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰی بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اوس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں اوس پر نقش تھا محمد رسول اللہ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَی الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا

يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ
فِيْ يَدِهٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے
بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں
لیتے جب تک اوس پر مہر نہ ہو پھر آپ نے ایک مہر بنوالی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اوسکی سفیدی
دیکھ رہا ہوں **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ
اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ
فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسری (بادشاہ ایران)
اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی
خط نہیں لیتے جب تک اوس پر مہر نہ ہو آخر آپ نے انگشتری بنوالی جسکا چھلہ چاندی کا تھا اور اسمیں
نقش تھا محمد رسول اللہ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ
مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ
ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور
پہنیں پھر آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اوتار کر پھینک دیں (یعنے
سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى
فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ
اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ
فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا **ترجمہ** انس بن
مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی

اور اسکا نگینہ حبشی تہا (یعنے عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے اور بعضون نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنے سیاہ عقیق کا) **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس خاتم فضة فی یمینه فیه فص حبشی کان یجعل فصه مما یلی کفه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی - داہنے ہاتھ میں اور اسکا نگینہ آپ اندر کو ہتھیلی کیطرف رکھتے **عن** یونس ابن یزید بهذا الاسناد مثل حدیث طلحة بن یحیی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال کان خاتم النبی صلی الله علیه وسلم فی هذه و اشار الی الخنصر من یده الیسری **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس اونگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو تبلایا (یعنے چھنگلیا کو) **عن** علی رضی الله تعالی عنه قال نهانی یعنی النبی صلی الله علیه وسلم ان اجعل خاتمی فی هذه او التی تلیها لم یدر عاصم فی ای الثنتین ونهانی عن لبس القسی وعن جلوس علی المیاثر قال فاما القسی فثیاب مضلعة یؤتی بها من مصر والشام فیها شبه كذا واما المیاثر فشیء كانت تجعله النساء لبعولتهن علی الرحل كالقطائف الارجوان **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کونسی دو انگلی بتلائی) دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطی کو تبلایا یا وسطے اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجکو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشون پر بیٹھنے سے اونہون نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے زین پوش وہ ہے جو عورتین بچھا دون پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندون کے لیے جیسے ارغوانی چادرین **عن** علی رضی الله تعالی عنه فذکر هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بردة قال سمعت علی بن ابی طالب قال نهی او نهانی یعنی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بردة قال علی رضی الله تعالی عنه نهانی رسول الله صلی الله علیه

مسلم اَن اَتختم فِی اِصبعی ھٰذِہٖ اَوھٰذِہٖ قَال اَومیٰ اِلَی الوُسطیٰ وَالَّتِی تَلِیھَا **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی مین یا اس انگلی مین انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اوس کے پاس والی انگلی کیطرف کیونکہ یہ انگلیاں ہر کام مین شریک ہوتی ہین اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اوسی مین انگوٹھی پہننا بہتر ہے) **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی داہنی اور بائین دونون ہاتہہ مین پہننا جائز ہے اور کسی مین کراہت نہین لیکن افضل کیا ہے اوس مین خلاف ہی

باب اِستِحبَابِ لُبسِ النِّعَالِ جوتی پہننا مستحب ہی **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ سَمِعتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی غَزوَۃٍ غَزَونَاھَا یَقُولُ اِستَکثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انتَعَلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر مین جسمین ہم شریک تہے آپ فرماتے تہے جوتیان بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنے مثل سوار کے پاؤن کو تکلیف نہین پہنچتی)

باب اِستِحبَابِ لُبسِ النِّعَالِ فِی الیُمنٰی اَوَّلًا وَالخَلعِ مِنَ الیُسرٰی اَوَّلًا وَکَرَاھَۃِ المَشیِ فِی نَعلٍ وَّاحِدَۃٍ پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایان اتارے اور صرف ایک جوتا پہنکر چلنا مکروہ ہے **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انتَعَلَ اَحَدُکُم فَلیَبدَأ بِالیُمنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلیَبدَأ بِالشِّمَالِ وَلیُنعِلھُمَا جَمِیعًا اَو لِیَخلَعھُمَا جَمِیعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤن سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائین سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونون کو پہنے یا دونون اتار ڈالے **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمشِ اَحَدُکُم فِی نَعلٍ وَّاحِدَۃٍ لِیُنعِلھُمَا جَمِیعًا اَو لِیَخلَعھُمَا جَمِیعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے ایک جوتا پہنکر نہ چلے بلکہ دونون پہنے یا دونون اتار ڈالے (ورنہ پاؤن مین ہرج آجانے کا احتمال ہے اور بد نمائی ہے) **عن** اَبِی رَزِینٍ قَالَ خَرَجَ اِلَینَا اَبُو ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی جَبھَتِہٖ فَقَالَ اَلَا اِنَّکُم تُحَدِّثُونَ اَنِّی اَکذِبُ ھَل

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَھْتَدُوْا وَاَضِلُّ اَلَا وَاِنِّیْ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا
ترجمہ ابو رزین سے روایت ہو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی
پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ
اور میں گمراہ ہوں خبردار ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے
جبتک اوسکو درست نہ کرے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ الْمَعْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **باب** النَّھْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ
وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتبا کرنا منع ہے **عن**
جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ
بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفًا
عَنْ فَرْجِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہنکر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے
ف جسکو عرب میں اشتمال صما کہتے ہیں یعنے کسی طرف سے کپڑا اٹھا نہ ہو اور سارے بدن کو
ڈھانپ لیوے ایک ہی کپڑے سے اس سے منع کیا کیونکہ اس میں آدمی مثل قیدی کے ہو جاتا ہے اور
کپڑا اٹھانا اور اٹھانا یا ہاتھ نکالنا دشوار ہو جاتا ہے **ف** یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے
میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جسکو احتبا کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال
سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے) **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِہٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ حَتّٰی
یُصْلِحَ شِسْعَہٗ وَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ
وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اسکا

تسمہ درست نہ کرے اور ایک موزہ پہنکر نہ چلے اور بائین ہاتھ سے نہ کہاوے اور ایک کپڑے مین گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صمار نہ کرے (اسکے معنے اوپر بیان ہو چکے) **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّاَنْ یَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی وَھُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماسے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اور ایک پاون دوسرے پر رکہنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کہلنے کا ڈر ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما یُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّلَا تَحْتَبِ فِیْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَاْکُلْ بِشِمَالِکَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰی رِجْلَیْکَ عَلَی الْاُخْرٰی اِذَا اسْتَلْقَیْتَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چل ایک جوتی مین ورست گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند مین اور مت کہا بائین ہاتھ سے اور مت اشتمال صمار کر اور مت رکہہ اپنا ایک پاون دوسرے پر چت لیٹ کر (یہ اسی صورت مین ہے جب تہبند باندھی ہو کیونکہ اس حالت مین ستر کہلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کہلنے کا خوف نہ ہو یا پاجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاون دوسرے پر رکہنا درست ہے اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسْتَلْقِ اَحَدُکُمْ ثُمَّ یَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چت نہ لیٹے ایک پاون دوسرے پر رکہکر **عن** عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا چت لیٹے ہوئے مسجد مین ایک پاون دوسرے پر رکہے ہوئے **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب نَھْیِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران مین رنگا ہوا کپڑا پہننا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنے مردوں کو **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
منع کیا آپ نے مرد کو زعفران کے رنگ سے **باب** اِسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بڑھاپے میں
بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ
الْفَتْحِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهِ اِلٰى نِسَائِهِ قَالَ
غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ
فتح ہوا آئے انکا سر اور انکی ڈاڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ
نے انکی عورتوں کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ
بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری
خضاب نہیں کرتے تو تم انکا خلاف کرو **ف** اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ
کی عادات اور لباس اور وضع میں حتے المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک
قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہہ
نہایت ذلت اور بیغیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندھا دھند ان کی وضع
اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاری کی تقلید لباس اور
وضع میں جائز خیال کرتے ہیں **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ تھے انکا
نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب
عورت اور مرد دونوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک
مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہیں خضاب

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابوہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے اون مین سے ہین حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم انتہی مختصرا

باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان جانور کی صورت بنا نا حرام ہے

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت واعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ساعۃ یاتیہ فیہا فجاءت تلک الساعۃ ولم یاتہ وفی یدہ عصا فالقاہا من یدہ وقال ما یخلف اللہ وعدہ ولا رسلہ ثم التفت فاذا جرو کلب تحت سریرہ فقال یا عائشۃ متی دخل ہذا الکلب ہہنا فقالت واللہ ما دریت فامر بہ فاخرج فجاء جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدتنی فجلست لک فلم تات فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتک انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جبریل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنیکا ایک وقت مین پھر وہ وقت آگیا اور جبریل علیہ السلام نہ آئے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ مبارک مین ایک لکڑی تھی آپنے اوسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہین کرتا نہ اوس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہین پھر آپنے ادہر اودہر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھلائی دیا آپنے فرمایا اے عائشہ یہ پلہ کب آیا اسجگہہ انہون نے کہا قسم خدا کی مجھکو خبر نہین پھر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اوسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے مجھہ سے وعدہ کیا تہا اور مین تمہاری انتظار مین بیٹھا تہا لیکن تم نہین آئے اونہون نے کہا یہ کتا تمہارے گہر مین تہا اوسنے مجھکو روک رکھا تہا ہم اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا ہو یا مورت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے مین ہو یا فرش مین یا روپیہ یا اشرفی مین یا پیسہ مین یا برتن مین یا دیوار مین البتہ درخت یا پالان یا ان چیزون کی جنمین جان نہین صورت بنانا حرام نہین ہے اور جس چیز مین تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے مین پہنی جاوے یا عمامہ پر ہو جو

ذلیل نہین تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہہ پہ ہو جیسے بچہونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام
نہین ہے لیکن اس مین کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بہی فرشتے گہر مین آوین گے یا نہین اور ہمارے
نزدیک کوئی فرق نہین اوس صورت مین جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علمار صحابہ اور
تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب او یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابوحنیفہ کا اور بعض سلف
نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اوسکا رکہنا حرام نہین ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اوس پر بے سایہ تصویرین تہین اور احادیث مطلق ہین
اون مین کسی صورت کی تخصیص نہین ہے اور بعضون کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہون تصویرون
کے وہ درست ہین اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہی لیکن اجماع ہے اون تصویرون کی حرمت پر
جو سایہ دار ہون اور اونکا توڑنا واجب ہی قاضی نے کہا اون مین سے بچون کی گڑیان مستثنی ہین
اون کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڑیون کا بہی خرید کرنا اپنے بیچے کے لیے مکروہ رکہا ہے اور
بعضون نے کہا کہ گڑیون سے کہیلنے کی بہی اجازت اسحدیث سے منسوخ ہوگئی واللہ اعلم انتہے عن
ابن ابی حازم بہذا الاسناد ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام وعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یاتیہ فذکر الحدیث ولم یطولہ کتطویل ابن ابی حازم ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا عن میمونۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اصبح یوما واجما فقالت میمونۃ یا رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک
منذ الیوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام
کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی ام واللہ ما اخلفنی قال فظل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یومہ ذلک علی ذلک ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط
لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل
علیہ الصلوۃ والسلام فقال لہ قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل
ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ
فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر
ترجمہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن

الاوّل فقال عبيد الله الم تسمعه حين قال الا رقما في ثوب ترجمہ ابوطلحہ سے روایت
ہے جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر صورت ہو بسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم اون کی بیمار پرسی
کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہتا جسپر صورت تہی مین نے عبید اللہ خولانی سے
کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ربیب تہا خود زید ہی نے ہم سے صورت کی حدیث
بیان کی تہی (اور اب پردہ لٹکایا ہے صورت کا) عبید اللہ نے کہا تم نے اون سے نہین سنا انہون
نے یہ بہی کہا تہا مگر جو نقش ہو کپڑے مین عن ابی طلحة رضي الله تعالى عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة قال
بسر فمرض زيد بن خالد فعدناه فاذا نحن في بيته بستر فيه تصاوير فقلت
لعبيد الله الخولاني الم يحدثنا في التصاوير قال انه قال الا رقما في ثوب الم
تسمعه قلت لا قال بلى قد ذكر ذلك ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو۔ بسر نے کہا پہر زید بن
خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہین) ہم اون کے پوچہنے کو گئے اون کے گہر میں ایک
پردہ لٹکتا تہا جس مین تصویرین تہی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا انہون نے ہم سے حدیث
بیان کی تصویرون کے باب مین انہون نے کہا ہان یہ بہی تو کہا تہا تم نے نہین سنا مگر جو نقش
ہو کپڑے پر مین نے کہا مین نے نہین سنا انہون نے کہا زید نے یہ کہا تہا عن ابی طلحة
الانصاري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة
بيتا فيه كلب ولا تماثيل قال فاتيت عائشة رضي الله تعالى عنها فقلت ان
هذا يخبرني ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه
كلب ولا تماثيل فهل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر ذلك فقالت لا
ولكن ساحدثك ما رايته فعل رايته خرج في غزاته فاخذت نمطا فسترته
على الباب فلما قدم فرأى النمط عرفت الكراهية في وجهه فجذبه حتى
هتكه او قطعه وقال ان الله لم يامرنا ان نكسو الحجارة والطين قال فقطعنا منه

وِسَادَتَیْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِیْفًا فَلَمْ یَعِبْ ذٰلِكَ عَلَیَّ **ترجمہ** ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔ زید نے کہا میں یہ سنکر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے اونہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں ایکبار آپ جہاد کو تشریف لے گئے تو میں نے ایک چادر لیا اور اُسکو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھا آپ کو برا معلوم ہوا آپنے اُسکو کھینچا یہانتک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا اُسکو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا اپنا نے کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر ہمنے اوسکو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور اُن کے اندر کھجور کی چھال بھری آپنے اوسپر عیب نہیں کیا **ف** اُس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسرے روایت میں ہے **اس حدیث** سے یہی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا اچھا نا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابو الفتح نے کہا کہ حرام ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِیْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ اِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَیْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْیَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِیْفَةٌ كُنَّا نَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِیْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا۔

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اوس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نکال جب میں اندر آکر اوسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جسپر ریشمی بیل تھی ہم اوسکو پہنا کرتے **عن** ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ وَعَبْدِ الْاَعْلٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰی وَزَادَ فِیْهِ یُرِیْدُ عَبْدَ الْاَعْلٰی فَلَمْ یَاْمُرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلٰی بَابِیْ دُرْنُوْكًا فِیْهِ الْخَیْلُ ذَوَاتُ

الا جعلته فامرني فنزعته ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس
پر پردار گھوڑوں کی صورتیں بنی تہیں آپنے حکم دیا میں نے اوسکو توڑ ڈالا عن کیع
بهذا الاسناد وليس في حديث عبدة قدم من سفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
متسترة بقرام فيه صورة فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتكه ثم قال ان من
اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون بخلق الله عز وجل ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور
میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویردار آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اُس پردے کو لیکر
پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں اون لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالی کی مخلوق
کی صورت بناتے ہیں عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم دخل عليها بمثل حديث ابراهيم بن سعد غير انه قال ثم اهوى
الى القرام فهتكه بيده ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے پردے کیطرف
اور اسکو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا عن الزهري بهذا الاسناد وفي حديثهما ان اشد
الناس عذابا لم يذكرا من ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشة رضي الله تعالى
عنها تقول دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سترت سهوة لي بقرام
فيه تماثيل فلما راه هتكه وتلون وجهه وقال يا عائشة اشد الناس عذابا عند الله
يوم القيمة الذين يضاهون بخلق الله تعالى قالت عائشة رضي الله تعالى عنها
فقطعناه فجعلنا منه وسادة او وسادتين ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق
یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈہانکا تھا جس میں تصویریں تہیں جب آپنے یہ دیکھا تو اُسکو پھاڑ
ڈالا اور آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا ای عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت میں اون لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالے کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ رض

نے کہا مین نے اُسکو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
انّہ کان لہا ثوبٌ فیہ تصاویر ممدود الی سہوۃٍ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یصلّی الیہ فقال اخّریہ عنّی قالت فاخرتہ فجعلتہ وسائد ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا پاس ایک کپڑا تہا جس مین تصویرین تہین وہ ایک طاق پر لٹکا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اودہر نماز پڑہتے تہے تو فرمایا اسکو ہٹا دے میری سامنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے کہا مین نے اسکو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے عن شعبۃ بھذا الاسناد ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علیّ وقد سترت نمطاً فیہ تصاویر فنحّاہ فاتخذت منہ وسادتین ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے اور مین نے ایک پردہ لٹکایا تہا جس مین تصویرین تہین آپ نے اُسکو سرکا دیا مین نے
اوس کے دو تکیے بنا ڈالے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہا نصبت ستراً فیہ تصاویر فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزعہ
قالت فقطعتہ وسادتین فقال رجل فی المجلس حینئذٍ یقال لہ ربیعۃ بن عطاءٍ
مولی بنی زہرۃ افما سمعت ابا محمدٍ یذکر ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرتفق علیہما قال ابن القاسم لا قال
لکنی سمعتہ یرید القاسم بن محمدٍ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے انہون نے ایک پردہ لٹکایا جسمین تصویرین تہین تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُس پردے کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا
مین نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولا مجلس مین اُس وقت جسکا نام ربیعہ بن عطا تہا تم نے
نہین سنا ابو محمد سے وہ کہتے تہے حضرت عائشہ کہتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن تکیون
پر آرام کرتے تہے ابن قاسم نے کہا نہین لیکن مین نے قاسم بن محمد سے سنا عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما رآہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت او عرفت فی وجہہ

الکراھیۃ فقالت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذہ النمرقۃ فقالت اشتریتھا لک تقعد علیھا و توسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون ویقال لھم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملٰئکۃ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی اُنھون نے ایک توشک خریدی جس مین تصویرین تھین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے مین نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ تعالے اور اوس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا یہ توشک کیسی ہے مین نے کہا اسکو مین نے خریدا ہے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ نے فرمایا جنھون نے یہ تصویرین بنائین اونکو عذاب ہوگا اور اون سے کہا جاوے گا ان مین جان ڈالو پھر فرمایا جس گھر مین تصویرین ہون وہان فرشتے نہین آتے عن عائشۃ بھذا الحدیث وبعضھم اتم حدیثا لہ من بعض وزاد فی حدیث ابن اخی الماجشون قالت فاخذتہ فجعلتہ مرفقتین فکان یرتفق بھما فی البیت ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین نے اوس کے دو تکیے بناڈالے آپ اون پر تکیہ لگاتے گھر مین عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذین یصنعون الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مورتین بناتے ہین اونکو قیامت مین عذاب ہوگا اون سے کہا جاوے گا جلاؤ اونکو جنکو تمنے بنایا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون ولم یذکر الاشج ان ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت مین تصویر بنانیوالون کو ہوگا عن الاعمش بھذا الاسناد

وفی روایۃ یحیی وابی کریب عن ابی معاویۃ ان من اشد اھل النار یوم القیمۃ

عذابا المصورون وحدیث سفیان کحدیث وکیع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن

مسلم بن صبیح قال کنت مع مسروق فی بیت فیہ تماثیل مریم فقال مسروق ھذا

تماثیل کسری فقلت لا ھذہ تماثیل مریم فقال مسروق اما انی سمعت عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد

الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون ترجمہ مسلم بن صبیح سے روایت ہے مین مسروق کے

ساتھ ایک گھر مین تھا جس مین تصویرین تھین مسروق نے کہا یہ کسرے (بادشاہ ایران) کی تصویرین

مین مینے کہا نہین یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویرین ہین مسروق نے کہا مین نے عبد اللہ بن

مسعود سے سُنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب

قیامت کے دن تصویر بنانے والون کو ہوگا عن سعید بن ابی الحسن قال جاء رجل

الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما فقال انی رجل اصور ھذہ الصور فافتنی فیھا

فقال لہ ادن منی فدنا منہ ثم قال ادن منی فدنا حتی وضع یدہ علی راسہ وقال انبئک بما سمعت من رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور

فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فتعذبہ فی جھنم وقال ان کنت لا بد فاعلا

فاصنع الشجر وما لا نفس لہ فاقر بہ نصر بن علی ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے

روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور

کہنے لگا مین تصویر بنانے والا ہون تو اسکا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ

تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آوہ پاس گیا پھر اونھون نے کہا پاس آوہ اور پاس گیا یہانتک کہ

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنا ہاتھہ اوس کے سر پر رکھا اور کہا مین تجھہ سے کہتا ہون

وہ جو مین نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے ہر

ایک تصویر بنانیوالا جہنم مین جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاوے

گا جو تکلیف دیگا اوسکو جہنم مین اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی

بناتا ہے تو درخت کی یا اور کسی بیجان چیز کی تصویر بنا **عَنْ** النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَةَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اُدْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ **ترجمہ** نضر بن انس بن مالک سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ فتوی دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آوہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بناوے اوسکو قیامت میں تکلیف دیجاویگی اوس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان ڈال نہ سکیگا **عَنْ** النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَاٰى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً **ترجمہ** ابوزرعہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوس سے زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کیطرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنادیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا **عَنْ** اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً **ترجمہ** ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہ ایک گھر میں گئے

جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دیا ہی جیسا اوپر گزرا اسمیں جو کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْ تَصَاوِيْرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ سفر میں گھنٹا اور کتا رکھنے کی کراہت **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے اون مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنے رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے) **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِیْ رَقَبَةِ الْبَعِيْرِ تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت **ف** نووی نے کہا عرب کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال لیتے آپ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر بد اس ہار سے نہیں رکتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے **عَنْ** اَبِیْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِيْتِهِمْ لَا تُبْقَيَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ **ترجمہ** ابو بشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہونچانے والے کو بھیجا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا میں

سمجھتا ہون لوگ اوس وقت اپنی سونے کی مقامون مین تہے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کی گلے مین تانت کا ہار نرہے یا ہار اور اوس کو کاٹ ڈالین امام مالک نے کہا مین خیال کرتا ہون یہ نظر نہ لگنی کے خیال سے ڈالتے تہے **بَابُ** النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدہا گذرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تہا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جس نے اُسکو داغا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہا دیکہا جس کے منہ پر داغ تہا آپ نے اُسکو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی مین تو داغ نہین دیتا مگر اوس جگہہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹہا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدہے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹہون پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹہون پر داغا **بَابُ** جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم جنین تو مجہہ سے کہا اے انس اس بچہ

کو دیکہتا رویہ کچہ کہانے نہ پاوے جب تک تو اوسکو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤ
اور آپ کچہ چاب کر اوس کے منہ مین نہ ڈالین انس نے کہا پہر مین صبح کو آپ کی پاس گیا آپ باغ مین تہے
اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑہی تہی داغ دے رہی تہے اون اونٹون
پر جو فتح مین آپ پاس آئے تہے **ف** نووی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ مین
منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوۃ اور جزیے کے جانورون پر اور جائز ہے اور جانورون کو اور ابو حنیفہ
کے نزدیک مکروہ ہے: اور اون پر یہ حدیثین حجت ہین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهُ حِيْنَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَنِّكُهُ قَالَ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ
عِلْمِيْ اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اون کی ماں جب جنین تو انہون نے
کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اوس کے مونہہ مین کچہ ڈالینگے
مین نے دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریون کے تہان مین تہے داغ دے رہے تہے اون کے
کانون مین **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
تہان مین آپ داغ دے رہے تہے بکرین کے کانون پر **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ
فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيْسَمَ وَهُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ میں
مین داغ کا ہتیار دیکہا آپ صدقہ کے اونٹون پر داغ دے رہے تہے **باب**
كَرَاهَةِ الْقَزَعِ قزع کی ممانعت **ف** نووی نے کہا قزع کے معنے تہوڑا سر منڈانا
تہوڑا نہ منڈانا یا جگہہ جگہہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت مین جب علاج کے لیے ہو اور
کراہت تنزیہی ہے اور بعضون نے بچون کے لیے جائز کہا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ
مرد اور عورت دونون کے لیے مطلقا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے انتہے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن القزع قال قلت لنافع وما القزع قال یحلق بعض راس الصبی ویترک بعض **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے اونھوں نے کہا بچہ کا کچھ سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا **عن** عبید اللہ بھذا الاسناد وجعل التفسیر فی حدیث ابی اسامۃ من قول عبید اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبید اللہ مثلہ والحقا التفسیر فی الحدیث **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب النھی عن الجلوس فی الطرقات رستون مین بیٹھنے کی ممانعت **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والجلوس فی الطرقات قالوا یارسول اللہ ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فیھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حقہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے سے لوگون نے کہا یارسول اللہ ہمکو اپنی مجلسون مین بیٹھنا ضرور ہے باتین کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہین مانتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا (اور غیر محرم کیطرف بدنظر نہ کرنا) اور راہ مین ایذا نہ دینا (کسیکو چلنے مین) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا **عن** زید بن اسلم بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**

تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ والنامصۃ والمتنمصۃ والمتفلجات والمغیرات خلق اللہ بالون مین جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی رویئن نکالنا اور نکلوانا اور دانتون کا کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے **عن** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ ان لی ابنۃ عریسا اصابتھا حصبۃ فتمرق

شَعْرَهَا اَفَاَصِلُهٗ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی دولہن ہوئی ہے اور اُس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالی نے جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر ف ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضون نے جائز رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہین ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ وَكِيْعًا وَشُعْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَوَّجْتُ ابْنَتِيْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَهَاهَا ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی — اُس کے بال گر گئے ہین اور اُسکا خاوند بالون کو پسند کرتا ہے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اسکو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَّصِلُوْا فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے لوگون نے قصد کیا اون مین جوڑ لگانیکا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَّهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيْدُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قصد کرتا ہے اُسکا کیا مین جوڑ لگا دون اسکے بالون مین آپ نے فرمایا لعنت ہی جوڑ لگانیوالیون پر **عَنْ** اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ **ترجمہ** اسمین انکو اوپر لعنت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر **عَنْ** عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَمَا لِيَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنِّي اَرٰى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی لعنت کی اللہ نے گودنے والیون اور گدانے والیون پر اور منہ کے بال نکالنے والیون پر اور نکلوانے والیون پر اور دانتون کو کشادہ کرنے والیون پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہون) اللہ کی خلقت بدلنے والیون پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہونچی جسکا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آئی عبد اللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہونچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اُکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانتون کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنے والیون پر عبد اللہ نے کہا مین کیون لعنت نہ کرون اوسپر جسپر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں نے تو دونوں جلدوں میں جس قدر قرآن ہے پڑھا
مجھ کو نہیں ملا عبداللہ نے کہا اگر تو پڑھتی جیسا چاہیے پڑھنا غور کر کے تو تجکو ملتا اللہ فرماتا ہے جو رسول تمکو بتلاوے وہ لو اور
جس سے منع کرے اس سے باز رہو وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے عبداللہ نے کہا جا دیکھ تو
وہ گئی انکی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی نہیں ہے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبداللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی
تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُوْمَاتِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ اُمِّ يَعْقُوْبَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُوْلُ زَجَرَ النَّبِيُّ صلعم اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ
عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ
نِسَاؤُهُمْ ترجمہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں
کا جوڑا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا منع کرتے تھے اس سے
یعنی جوڑ لگانے سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و عشرت شہوت پرستی میں
پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِنَّمَا عُذِّبَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ
اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ
مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہمکو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا میں سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کریگا سوا یہود کے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے یعنی مکاری اور دغابازی عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ
مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ زِيَّ سُوْءٍ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلعم نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا
عَلٰى رَاْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَلَا وَهٰذَا الزُّوْرُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ اَشْعَارَهُنَّ مِنَ
الْخِرَقِ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع کیا زور سے ایک شخص آیا ایک لکڑی لیکر اوسکی نوک پر جھنڈا لگا تھا معاویہ نے کہا یہی زور ہے قتادہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتین جھنڈی لگا کر اپنے بال بہت کرتی ہین **باب** النِّسَاءُ الْكَاسِيَاتُ الْعَارِيَاتُ الْمَائِلَاتُ الْمُمِيلَاتُ اون عورتونکا بیان جو پہنتی ہین لیکن ننگی ہین یعنی آپ سیدہ راہ سے مڑ گئین خاوندکو بھی موڑ دیتی ہین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون کی جنکو مین نے نہین دیکھا ایک تو وہ لوگ جنکے پاس کوڑے ہین بیلون کی دُمونکیطرح لوگونکو اُس سے مارتے ہین دوسرے وہ عورتین جو پہنتی ہین مگر ننگی ہین (یعنی ستر کے لائق اعضا کہلے ہین جیسے حیدرآباد مین عورتونکا سر اور پیٹ اور پاؤن کہلے رہتے ہین یا کپڑا ایسا باریک پہنتی ہین جنمین سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہین) اسیدہی راہ سے بہکانیوالی خود بہکنے والی اونکے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کیطرح ایکطرف جہکی ہوئی وہ جنت مین نجاوینگی بلکہ اُسکی خوشبو بھی انکو نہ ملیگی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے **باب** النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اُسکو بھی کہنے کی ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ مین (سوت سے) کہون کہ خاوند نے مجھے وہ دیا ہے جو اوس نے نہین دیا آپ نے فرمایا جو کوئی فلان چیز میرے پاس ہے (لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرنیکو غرور سے) اور وہ اسکے پاس نہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے **عَنْ** أَسْمَاءَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجھکو گناہ ہوگا اگر مین (اوسکی دل جلانیکو) یہ کہون کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اوسنے نہین دیا آپ نے فرمایا جسکو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہوئی بیان کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہنے (اور اپنے تئین زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل مین دنیادار فریبی ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب الآداب

کتاب آداب کے بیان مین

باب النَّهْیِ عَنِ التَّکَنِّیْ بِاَبِی الْقَاسِمِ وَبَیَانِ مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ ابو القاسم کنیت رکہنے کی ممانعت اور اچہے نامون کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَادٰی رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَمْ اَعْنِکَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ **ترجمہ** انس رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا البقیع مین اے ابو القاسم رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے ادہر دیکہا وہ شخص بولا یا رسول اسہ مین نے آپ کو نہین پکارا تہا بلکہ فلان شخص کو (اس کی کنیت بہی ابو القاسم ہوگی) آپ نے فرمایا نام رکہو میرے نام سے اور مت کنیت رکہو میری کنیت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مسئلہ مین علماء کے بہت مذہب ہین ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکہنا کسی کو درست نہین خواہ اسکا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچہ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور یہ کنیت رکہنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تہی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بہی باقی ہے چوتہے یہ کہ ممانعت اُسکو ہے جسکا نام محمد یا احمد ہو پانچوین یہ کہ ابو القاسم کنیت رکہنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکہنا چہٹے یہ کہ محمد نام رکہنا منع ہے اور اس بارہ مین ایک حدیث بہی ہے کہ تم بچون کا نام محمد رکہتے ہو پہر اون پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اسہ تعالی عنہ نے منع کر دیا تہا محمد نام رکہنے سے (انتہے مختصراً) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** حضرت عبد اسہ بن عمر رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے اسہ کے نزدیک یہ ہین عبد اسہ اور عبد الرحمن

ف اسیطرح عبدالرحیم عبدالملک عبدالقدوس عبدالسلام وغیرہ جن سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے اور برے نام وہ ہین جن سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبدالحسین عبدالنبی عبدالحسن وغیرہ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقال لہ قومہ لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق بابنہ حاملہ علی ظہرہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ محمدا فقال لی قومی لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلعم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اوس نے اوسکا نام محمد رکہا اوس کی قوم نے کہا ہم تجہے یہ نام نہین رکہنے دین گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکہتا ہے پہر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لڑکا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام محمد رکہا میری قوم کے لوگ کہتے ہین ہم تجہے نہین چہوڑنے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکہتا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکہو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکہو کیونکہ قاسم مین ہون تقسیم کرتا ہون تم مین جو کچہ ملتا ہے (غنیمت یا زکوٰۃ کا مال اسلیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکہنا زیبا نہین) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقلنا لا نکنیک برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تستامرہ فاتاہ فقال انہ ولد لی غلام فسمیتہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قومی ابوا ان یکنونی بہ حتی تستاذن النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اوسکا نام محمد رکہا ہم لوگون نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہین رکہنے کے (یعنی تجہے ابو محمد نہین کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے وہ شخص آپ پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو مین نے اوسکا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکہا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہین اس نام کی کنیت مجہے دینے سے جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دین آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکہو لیکن میری کنیت نہ رکہو کیونکہ قاسم کر کے مین بہیجا گیا مین تقسیم کرتا ہون تمکو (اور اپنے لیے نہین رکہتا)

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوْا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اُس نے چاہا اُسکا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا آپنے فرمایا اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيْهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ سُلَيْمَانُ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اُس نے اُسکا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دینگے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ بیان کیا آپنے فرمایا تیرے بیٹے کا نام عبدالرحمن ہے عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ

قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو **عَنْ** الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ یَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَمُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِکَذَا وَکَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَائِهِمْ وَالصّٰلِحِیْنَ قَبْلَهُمْ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب نجران میں میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاری نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورہ مریم) میں پڑھتے ہو یا اُخْتَ هَارُوْنَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسی علیہ السلام کے بھائی تھے اور) حضرت موسی حضرت عیسی علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہو سکتی ہیں) جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تھوڑے ہیں جو موسی کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے

باب کَرَاهَةِ التَّسْمِیَةِ بِالْاَسْمَاءِ الْقَبِیْحَةِ

برے ناموں کا بیان

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّیَ رَقِیْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَیَسَارٍ وَنَافِعٍ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے افلح اور رباح اور یسار اور نافع **ف** نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسکی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنے فائدہ مند اور یسار کے معنے تونگر اور نافع کے معنے فائدہ دینے والا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا یَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ

إلى الله أربع سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر لا يضرك بأيهن بدأت ولا تسمين غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيحا ولا أفلح فإنك تقول أثم هو فلا يكون فيقول لا إنما هن أربع فلا تزيدن علي۔ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسند اللہ تعالی کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان میں سے جسکو تو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح اور نجیح (اس کے وہی معنے ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھیو اسلیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنے یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے **عن** منصور بإسناد زهير فأما حديث جرير وروح فكمثل حديث زهير بقصته وأما حديث شعبة فليس فيه إلا ذكر تسمية الغلام ولم يذكر الكلام الأربع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن ينهى عن أن يسمى بيعلى وبركة وبأفلح وبيسار وبنافع وبنحو ذلك ثم رأيته سكت بعد عنها فلم يقل شيئا ثم قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينه عن ذلك ثم أراد عمر رضي الله تعالى عنه أن ينهى عن ذلك ثم تركه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اس کے چھوڑ دیا اور منع نہیں کیا

باب استحباب تغيير الاسم القبيح برے نام کا بدلڈالنا مستحب ہے **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير اسم عاصية وقال أنت جميلة قال أحمد مكان أخبرني عن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدل دیا جسکا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنے نافرمان گنہ گار اور جمیلہ کے معنے نیک اور خوب صورت

عَنْ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ ابنۃً لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانت یُقال لھا عاصیۃ فسمّاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام جمیلہ رکھدیا عَنْ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت جویریۃ اسمھا برّۃ فحوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمھا جویریۃ وکان یکرہ ان یقال خرج من عند برّۃ وفی حدیث ابن ابی عمر عن کریب قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جویریہ رکھدیا آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلو رکیونکہ برہ کے معنے نیک اور صالح اور نیک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ زینب کان اسمھا برّۃ فقیل تزکّی نفسھا فسمّاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب ولفظ الحدیث لھؤلاء دون ابن بشار وقال ابن ابی شیبۃ حدّثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برّہ تہا لوگوں نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام زینب رکہا عَنْ زینب بنت امّ سلمۃ قالت کان اسمی برّۃ فسمّانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب قالت ودخلت علیہ زینب بنت جحش واسمھا برّۃ فسمّاھا زینب ترجمہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھدیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں اُنکا بہی نام برّہ تہا آپ نے زینب رکھدیا عَنْ محمد بن عمرو بن عطاء قال سمّیت ابنتی برّۃ فقالت لی زینب بنت ابی سلمۃ اِنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ھذا الاسم وسُمّیت برّۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکّوا انفسکم اللہ اعلم باھل البرّ منکم فقالوا بم نسمّیھا قال سمّوھا زینب ترجمہ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکہا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور اسکا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت تعریف
کرو اپنی اللہ تعالی جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اسکا آپ نے
فرمایا زینب رکھو **باب** تحريم التسمي بملك الاملاك شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا
بیان **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اخنع اسم عند الله رجل
يسمى ملك الاملاك زاد ابن ابي شيبة في روايته لا مالك الا الله قال الاشعثي قال
سفيان مثل شاهان شاه وقال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو عن اخنع فقال
اوضع **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالی کے پاس اس شخص کا ہے جسکو لوگ ملک الملوک کہیں
ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالی کے سفیان نے
کہا ملک الملوک کی مانند ہے شہنشاہ **ف** ملک الملوک یعنے بادشاہوں کا بادشاہ اور
شہنشاہ کے بھی یہی معنے ہیں یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں نووی
نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسیطرح اللہ کے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق
الخلق وغیرہ **مترجم** کہتا ہے مہاراج بھی اسم ہے اور اسکے معنے بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی
بندے کے لیے کہنا درست نہیں اسیطرح قاضی القضاۃ بھی **عن** همام بن منبه قال
هذا ما حدثنا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فذكر احاديث منها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغيظ رجل على الله يوم القيمة
واخبثه واغيظه عليه رجل كان يسمى ملك الاملاك لا ملك الا الله **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ
غصہ اللہ تعالی کو قیامت کے دن اور سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالے کے نزدیک وہ شخص ہوگا جسکو
بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالے کے **باب** استحباب
تحنيك المولود وغيره بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان **عن**
انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال ذهبت بعبد الله بن ابي طلحة الانصاري رضي
الله تعالى عنه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين ولد ورسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ
فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو جب وہ پیدا ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ اسوقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن
مل رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہے پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ
نے انکو منہ میں ڈال کر چبایا بعد اس کے بچے کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا بچہ اسکو چوسنے لگا
آپنے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اسکا نام عبداللہ رکھا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی
تحنیک یعنی چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا مستحب ہے جب وہ پیدا ہوا اور یہ بالاجماع سنت ہے اور بہتر
ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور ان
کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اور ایسے ہی عبداللہ
نام رکھنا انتہی مختصرا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ
يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ
مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ
أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا
فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ
عَبْدَ اللَّهِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہ کا ایک لڑکا بیمار رہتا تھا ابوطلحہ
باہر گئے وہ لڑکا مر گیا جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے ام سلیم
(جو ان کی بی بی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اسکو آرام ہے

یہ کہا یہ سچ موت ہے اور کچھ جہوٹ ہی نہین) پہر ام سلیم شام کا کہانا اون کے پاس لائین اونہون نے کہانا
بعد اوس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کرو دو پہر صبح
کو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپنے پوچہا کیا
تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابو طلحہ نے کہا ہان آپنے دعا کی یا اللہ برکت دے اندونو
کو پہر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجہ سے کہا اس بچہ کو اوٹہاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے جا اور ام سلیم نے بچہ کے ساتہہ تہوڑی کہجورین بہیجین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس بچہ کو لیا اور پوچہا اس کے ساتہہ کچہ ہے لوگون نے کہا کہجورین ہین آپ نے کہجور کو
لیکر چبایا پہر اپنے موںہہ سے نکالکر بچہ کے موںہہ مین ڈالا پہر اُسکا نام عبد اللہ رکہا **ف**
اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تہین انہون نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے ندی
اس خیال سے کہ وہ کہانا نہ کہاوینگے اور رات بہر رنج مین رہینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا اون دونون کے حق مین قبول ہوئی اور اُس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا روی
نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد مین اسحاق پیدا ہوئے اور اون کے نو بہائی اور سب کے سب علماء
اور صالحین تہے **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلے
میرا ایک ہی لڑکا تہا اشرف اُسکا نام تہا جب مین بار دوم ۱۲۹۴ھ ہجری مقدس مین مکہ معظمہ گیا
تو وہ لڑکا بعارضہ ہیضہ و بخار مکہ مین گذر گیا اور جسوقت اُسکا انتقال ہونے لگا مین تفسیر معالم
التنزیل کے مطالعہ مین مصروف تہا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقتعالی نے اُس سے
بہتر تین لڑکے متواتر رحمت فرمائے جنکا نام یہ ہین **اشرف۔ احسن۔ محسن۔**
حقتعالی انکی عمر مین برکت دیوے اور انکو عالم باعمل کرے آمین یا رب العالمین **عن**
انس بہذہ القصۃ نحو حدیث یزید **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی قال ولد
لی غلام فاتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسماہ ابراہیم وحنکہ بتمرۃ **ترجمہ**
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپنے اُسکا نام ابراہیم رکہا اور اُس کے موںہہ مین ایک کہجور چباکر ڈالی
عن عروۃ بن الزبیر و فاطمۃ بنت المنذر بن الزبیر انہما قالا خرجت اسماء

بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین ہاجرت وہی حبلیٰ بعبد اللہ بن الزبیر فقدمت قباء فنفست بعبد اللہ بقباء ثم خرجت حین نفست الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحنکہ فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فوضعہ فی حجرہ ثم دعا بتمرۃ قال قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فمکثنا ساعۃ نلتمسہا قبل ان نجدہا فمضغہا ثم بصقہا فی فیہ فان اول شیء دخل بطنہ لریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قالت اسماء ثم مسحہ وصلی علیہ وسماہ عبد اللہ ثم جاء وہو ابن سبع سنین او ثمان لیبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ بذلک الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راٰہ مقبلا الیہ ثم بایعہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسماء بنت ابی بکر حضرت زبیر کی بی بی جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیر تھے وہ قبا میں آئیں جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہے وہاں عبد اللہ کو جنیں پھر اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تاکہ آپ تحنیک کریں اوسکی (تحنیک اوسکو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے مونہہ میں ڈالنا) آپ نے عبد اللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈھتے رہے آخر آپ نے کھجور چبائی اور عبد اللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا اسماء نے کہا پھر آپ نے عبد اللہ پر ہاتھ پھیرا اور اون کے لیے دعا کی اور اونکا نام عبد اللہ رکھا جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لیے آپ نے جب اون کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر اون سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تھے) عن اسماء انہا حملت بعبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمکۃ قالت فخرجت وانا متم فاتیت المدینۃ فنزلت بقباء فولدتہ بقباء ثم اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ ثم دعا بتمرۃ فمضغہا ثم تفل فی فیہ فکان اول شیء دخل جوفہ ریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حنکہ

بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر میں مدینہ میں آئی اور قبا میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اسکو چبایا پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اون کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنے ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے آپ برکت کی دعا کرتے اون کے لیے اور تحنیک کرتے اون کی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہمنے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اسکا ملنا مشکل ہو گیا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِهِ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ

فقال ابو اسيد اقلبناه يا رسول الله قال ما اسمه قال فلان قال ولكن اسمه المنذر فسماه يومئذ المنذر ۔ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے منذر ابو اسید کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اسکو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید (اسکو باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپکے ران پر سے اٹھا لیا گیا تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ ہمنے اسکو اٹھا لیا آپ نے فرمایا اسکا نام کیا ہے ابو اسید نے کہا یہ نام ہے آپ نے فرمایا نہیں اسکا نام منذر ہے پھر اسدن سے انہوں نے اسکا نام منذر ہی رکھدیا

باب جواز تكنية من لم يولد له وتكنية الصغير جسکا بچہ نہ ہوا ہو اسکو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست ہے

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس خلقا وكان لي اخ يقال له ابو عمير قال احسبه قال كان فطيما قال فكان اذا جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فراه قال ابا عمير ما فعل النغير قال فكان يلعب به ۔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے میرا ایک بھائی تھا جسکو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جسکا بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انس نے کہا اسکا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اسکو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہاں ہے (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا

باب جواز قوله لغير ابنه يا بني واستحبابه للملاطفة غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کی طور پر مستحب ہونا ۔

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني ۔ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے

عن المغيرة بن شعبة قال ما سال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد عن الدجال اكثر مما سالته عنه فقال لي اي بني وما ينصبك منه انه لن يضرك قال قلت انهم يزعمون ان معه انهار الماء وجبال الخبز قال هو اهون على الله من ذلك ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا مین نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا
بیٹا تو کیون اس رنج مین ہے وہ تجھے نقصان نہ دیگا مین نے عرض کیا لوگ کہتے ہین اوس کے ساتھہ
پانی کی نہرین اور روٹی کے پہاڑ ہون گے آپ نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالی کے نزدیک ذلیل ہوگا
ف یعنی ان باتون کی وجہ سے جو مومن ہین وہ ہرگز گمراہ نہ ہون گے بلکہ اللہ تعالی کے
فضل وکرم سے مومنون کا ایمان بڑھ جاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہون گے عن اسمٰعیل
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُغِيْرَةِ
اَيْ بُنَيَّ اِلَّا فِي حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهٗ ۞ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین یہ نہیں ہے کہ مغیرہ
کو آپ نے بیٹا کہا باب الاستیذان باب اذن چاہنے کے بیان مین عن اَبِيْ
سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ
فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى فَزِعًا اَوْ مَذْعُوْرًا قُلْنَا مَا شَانُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ اٰتِيَهٗ
فَاَتَيْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ
اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُكَ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قُلْتُ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ
قَالَ فَاذْهَبْ بِهٖ ترجمہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے مین مدینہ کی مسجد مین بیٹھا تھا انصار
کی مجلس مین اتنے مین ابو موسی اشعری آئے ڈرے ہوئے گھبرائے ہوئے ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا
اونھون نے کہا مجکو حضرت عمر نے بلوا بھیجا جب مین اون کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام
کیا اونھون نے جواب نہ دیا مین لوٹ آیا پھر اونھون نے کہا تم میرے پاس کیون نہیں آئے مین
نے کہا مین تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تم نے جواب نہ دیا آخر
لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر
اوسکو اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء
نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہو کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے

اور پہر بار اجازت مانگے اندر آنیکی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پہر اجازت کا مثلاً یون کہے السلام علیکم ادخل یا ادخل فلان آپ اگر تینون بار کے بعد بہی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پہر اجازت مانگے (انتہے مختصرا) **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اسحدیث پر گواہ لا ورنہ مین تجہکو سزا دونگا۔ ابی بن کعب نے کہا ابوموسی کے ساتہہ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگون مین چہوٹا ہے ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین سبسے چہوٹا ہون ابی بن کعب نے کہا اچہا تم جاؤ ان کے ساتہہ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہوجاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم مین سے کم سن شخص کو بہی معلوم ہے۔ اسحدیث سے اُس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہین سمجہتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اوسپر عمل واجب ہونے پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابوموسی کی روایت کو رد نہین کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جہوٹے اور منافق لوگون کو حدیثین بنا کر بیان کرنے کی جرات نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابوموسی کے ساتہہ اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصون کی روایت بہی خبر واحد ہے یہانتک کہ تواتر کے درجے کو نہ پہنچے (انتہے مختصرا) **عن** يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابوسعید نے کہا مین ابوموسے کے ساتہہ کہڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ أُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ

وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغُلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ
يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا
أَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ قَدْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے
ہم ابی بن کعب کی مجلس مین بیٹھے تھے اتنے مین ابوموسی اشعری آئے غصے مین اور کھڑے
ہوکر کہنے لگے مین تمکو قسم دیتا ہون اسکی تم مین سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔ ابی رضی
اللہ تعالے عنہ نے کہا تم کیون پوچھتے ہو اسکو اونہون نے کہا مین نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجکو اجازت نہین ہوئی مین لوٹ آیا آج پھر مین اون کے پاس گیا اور
مین نے کہا کل مین تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر مین لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا مین نے سنا تھا اوس وقت ہم کام مین تھے تم نے پھر اجازت کیون نہین مانگی
جب تک تمکو اجازت ملتی مین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسطرح فرمایا ہے اوسطرح
مین نے اجازت مانگی اونہون نے کہا قسم خدا کی مین دکھ دونگا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہین تو گواہ
لا اس حدیث پر ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب مین کم سن ہو اوٹھ
اے ابوسعید پھر مین اوٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آیا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَى بَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ
اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَا وَإِلَّا لَأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ
أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي هٰذِهِ الْعُقُوبَةِ فَأَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا

أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ابوموسی رضی
اللہ تعالی عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پہر انہون
نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دو بار ہوئی پہر اونہون نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا
یہ تین بار ہوئی بعد اوسکے ابوموسی لوٹے حضرت عمر نے انکے پیچہے کسیکو بہیجا اور لوٹالیا حضرت عمر نے
کہا اے ابوموسی اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کی موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ
مین تمکو ایسی سزا دونگا جس سے اورون کو نصیحت ہو یہ سنکر ابوموسی ہمارے پاس آئے اور کہنے
لگے کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہو لوگ
ہنسنے لگے مین نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بہائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو مین نے کہا
اے ابوموسی چل مین تیرا شریک ہون اس تکلیف مین پہر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید گواہ موجود ہین عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بمعنی حدیث بشر
بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا
فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ
فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ لَتُقِيمَنَّ عَلَى هَذَا
بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا
إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ
خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ
ترجمہ عبید بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابوموسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے تین
بار اجازت مانگی انہون نے سمجہا کہ وہ کسی کام مین مصروف ہین وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے اپنے
لوگون سے کہا ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسی کا) کی آواز سنی تہی تو بلاؤ اون کو پہر وہ
بلائے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیون کیا اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ مین تمہارے ساتہہ کرونگا (یعنی سزا
دونگا) ابوموسی گئے اور انصار کی مجلس مین آئے انہون نے کہا تمہارے ساتہہ ہم مین سے ہی گواہی

درگاہ جو ہم مین کم سن ہے پہر ابو سعید اوٹہے اور انہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا حضرت عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھپر نہین کہلا اور اوسکی وجہ یہی ہے بازارون مین معاملہ کرنا یعنی مین تجارت
وغیرہ دنیا کے کامون مین مصروف رہا اور یہ حدیث سُن نسکا جب حضرت عمر کو سب حدیثین معلوم نہون تو
اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عن** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس
مین یہ نہین ہے کہ بازارون مین خرید و فروخت کرنے سے حدیث سننے سے غافل رہا **عن** اَبِي مُوْسَى
الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهٗ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا
عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغُلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثًا فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاْتِيَنِّي عَلٰى
هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنْ
وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ
وَجَدُوْهُ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ **ترجمہ** ابوموسیٰ اشعری سے
روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبداللہ بن قیس ہے
اونہون نے اجازت ندی انکو اندر آنے کی پہر انہون نے کہا السلام علیکم ابوموسیٰ ہے السلام علیکم
اشعری ہے پہلے نام بیان کیا پہر کنیت پہر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کوئی شبہہ
نرہے آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بلالاؤ ابوموسیٰ کو بلالاؤ پہر وہ آئے
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم کیون لوٹ گئے ہم کام مین تہے انہون نے کہا مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اجازت مانگنا تین بار ہے پہر اگر اجازت ہو

توبہتر نہین تو لوٹ جا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہین تو مین کرونگا اور کرونگا
(یعنے سزا دونگا) ابو موسی یہ سُنکر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر ابو موسی کو گواہ
ملیگا تو شام کو منبر کے پاس ہمکو ملین گے نہین تو نہین ملینگے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ شام کو
منبر کے پاس آئے تو ابو موسے موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے ابو موسی تم کیا کہتے
ہو تمکو گواہ ملا اونھون نے کہا ہان ابی بن کعب موجود ہین حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہین حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اُنسے ای ابو الطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابو موسی کیا کہتے ہین ابی
بن کعب نے کہا مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطاب کے بیٹے
تم عذاب مت بنو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر (یعنے اُنکو تکلیف مت دو)
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا واہ سُبحان اللہ مین نے تو ایک حدیث سُنی تو اچھا سمجھا مین اُسکو
زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب
کو تکلیف دون نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسی جھوٹے ہین **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
كَرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَاْذِنِ اَنَا اِذَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھین
کون ہے تو اوس کے جواب مین اپنا نام لیوے مین ہون کہنا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین
نے پکارا آپ نے پوچھا کون ہے مین نے کہا مین ہون آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے مین تو مین ہی
ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَنَا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچھا

کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں **عن** شعبة بهذا الاسناد وفی
حدیثهم کانه کره ذلك **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ کہ آپ نے برا جانا میں
ہوں کہنے کو کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے تو اپنا
نام یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے **باب** تحریم النظر فی بیت غیره غیر کے گھر
میں جھانکنا حرام ہے **عن** سهل بن سعد الساعدی ان رجلا اطلع فی جحر فی باب
رسول الله صلی الله علیه وسلم ومع رسول الله صلی الله علیه وسلم مدری یحك به
راسه فلما راه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو اعلم انك تنظرنی لطعنت به
فی عینك وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الاذن من اجل البصر **ترجمہ**
سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے
کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ اوس سے اپنا سر کھجا رہے تھے جب
آپ نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کونچتا اور آپ
نے فرمایا کہ اذن اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)
عن سهل بن سعد الانصاری رضی الله تعالی عنه ان رجلا اطلع من
جحر فی باب رسول الله صلی الله علیه وسلم ومع رسول الله صلی الله علیه وسلم
مدری یرجل به راسه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم لو اعلم انك
تنظر طعنت به فی عینك انما جعل الله الاذن من اجل البصر **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ اوس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں **عن** سهل بن سعد
رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث اللیث ویونس **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه ان رجلا اطلع من بعض
حجر النبی صلی الله علیه وسلم فقام الیه بمشقص او مشاقص فکانی انظر الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم یختله لیطعنه **ترجمہ** انس بن مالک رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں
سوراخ سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اوٹھے گویا دیکھ رہا ہوں آپ کو آپ چاہتے تھے

کو غفلت مین اوسکو کو نجاتا لگا دین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِہِمْ فَقَدْ حَلَّ لَہُمْ اَنْ یَّفْقَؤُا عَیْنَہٗ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر مین بغیر اون کی اجازت کے تو اونکو حلال ہے اوسکی آنکھہ پھوڑنا ۔ **ف** یعنے اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اوسکو مارین اور اوسکی آنکھہ پھوٹ جاوے تو گھروالون کو کچھہ سزا نہوگی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلَیْکَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَہٗ بِحَصَاۃٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَہٗ مَا کَانَ عَلَیْکَ مِنْ جُنَاحٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر مین بغیر تیری اجازت کے پھر اوسکو کنکری سے مارے اور اوسکی آنکھہ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچھہ گناہ نہوگا **باب** نَظْرِ الْفُجَاءَۃِ جو نظر دفعۃً پڑ جاوے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَۃِ الْفُجَاءَۃِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ نے حکم دیا مجکو نگاہ پھیر لینے کا **ف** یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعۃً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہوگا لیکن اوسیوقت واجب ہو نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ مین اپنا موہنہ چھپانا واجب نہین بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردون کو اپنی نگاہ جھکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہو جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت مین یا خریدنے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ زیادہ انتہے **عَنْ** یُوْنُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب السلام

کتاب سلام کے بیان مین

باب يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ سوار پیدل کو سلام کرے
اور تہوڑے آدمی بہت آدمیون کو سلام کرین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ
وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کرین تہوڑے لوگ
بہت لوگون پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہی اور اسکا جواب دینا واجب ہی لیکن یہ وجوب
بطریق کفایہ ہے یعنے اگر مجلس مین سے چند آدمیون نے جواب دیدیا تو سب کیطرف سے کافی ہو جاویگا
اور جو کسینے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہون گے اور بہتر یہ ہے کہ یون سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ پہر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہر السلام علیکم فقط اور سلام علیکم بہی درست ہے
اور شروع مین علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب مین بہی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا
بہتر ہے اور بحذف واو علیکم السلام بہی کہنا درست ہی اور صرف علیکم جائز نہین ہے البتہ وعلیکم
مین دو قول ہین اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنے السلام علیکم کے یہ ہین کہ تم اللہ تعالی کی حفاظت
مین ہو یا سلام معنون مین سلامتی کے ہے یعنے تم سلامت رہو انتہے مختصرا **باب**
مِنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَی الطَّرِیْقِ رَدُّ السَّلَامِ راہ مین بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوی
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ کُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِیَةِ نَتَحَدَّثُ
فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَقَالَ مَا لَکُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ
اِجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَیْرِ مَا بَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاکَرُ وَنَتَحَدَّثُ
فَقَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْکَلَامِ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی طلحہ
سے روایت ہی ہم بیٹھے تہے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس مین باتین کرتے ہوئے اتنے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے فرمایا تمکو راہ مین بیٹھنے سے کیا مطلب
ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی برے کام کے لیے نہین بیٹہے بلکہ ہم بیٹھے تہے چپ اور اللہ کی یاد
کے ذکر کرتے ہوئے اور باتین کرنے تہے آپنے فرمایا اچہا اگر نہین مانتے تو اسکا حق ادا کرو وہ
کیا ہے آنکہہ نیچے رکہنا (اور جنبی عورتون کیطرف بدنظر نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتین کرنا جن سے لوگ خوش ہون اور انکو فائدہ ہو **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے سے لوگون نے کہا یارسول اللہ ہم سے اپنی مجلسون مین بیٹھے بغیر نہین ہو سکتا باتین کرنے کو آپ نے فرمایا اگر تم نہین ملتے تو راہ کا حق ادا کرو اونہون نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسیکو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فِیْ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْہِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَاَسْنَدَہٗ مَرَّۃً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہین مسلمان کے اوس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور بیمار کی خبرگیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہین لوگون نے عرض کیا کیا یارسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے

ملے تو اسکو سلام کر اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھسے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دیکر (یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اسکو پوچھنے کو جا اور جب مر جاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ رہ **باب** النھی عن ابتداء اھل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیھم یہود اور نصاری کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمکو اہل کتاب سلام کریں تو تم اسکے جواب میں وعلیکم کہو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیھم قال قولوا وعلیکم **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اہل کتاب ہمکو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپ نے فرمایا وعلیکم کہو **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود اذا سلم علیکم یقول احدھم السام علیکم فقل علیک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تمکو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنے تم مر جاؤ سام کے معنے موت) تم کہو علیک (یعنی تم مرو) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال فقولوا وعلیکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت استاذن رھط من الیھود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بل علیکم السام واللعنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اللہ عز وجل یحب الرفق فی الامر کلہ قالت الم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے چند یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آنے کی اجازت مانگی آپنے اجازت دی وہ آئے انہوں نے کہا السام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا آپنے فرمایا میں نے تو اسکا جواب دیدیا اور وعلیکم کہدیا ریس اتنا ہی جواب کافی تہا اور تم نے جو جواب دیا وہ اُس سے زیادہ سخت تہا اور ایسی سختی اللہ تعالی کو پسند نہیں ہے

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِھِمَا جَمِیْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ وَلَمْ یَذْکُرُوا الْوَاوَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں علیکم ہے بغیر واو کے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَیْکُمْ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قُلْتُ بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ لَا تَکُوْنِیْ فَاحِشَۃً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوْا فَقَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ رَدَدْتُّ عَلَیْھِمُ الَّذِیْ قَالُوْا قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہوں نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا بل علیکم السام والذام یعنے تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بدزبان مت ہو انہوں نے کہا آپنے نہیں سنا یہود نے جو کہا آپ نے فرمایا میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کہا میں نے جواب نہیں دیا جو انہوں نے کہا تہا وہ اونہی پر پہیر دیا

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَفَطِنَتْ بِھِمْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَسَبَّتْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ یَا عَائِشَۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا جَآءُوْکَ حَیَّوْکَ بِمَا لَمْ یُحَیِّکَ بِہِ اللّٰہُ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اون کی بات کو سمجہ گئیں انہوں نے گالیاں دیں انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر اے عائشہ کیونکہ اللہ تعالی بدزبانی کو نہیں پسند کرتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری وَاِذَا جَآءُوْکَ حَیَّوْکَ بِمَا لَمْ یُحَیِّکَ

یہ اُنکا حیلہ ہے جب وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ ویسا اللہ نے نہیں سلام کیا تجھکو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَلَّمَ نَاسٌ مِّنْ يَهُوْدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَاِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ عَلَيْنَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہود کے چند لوگوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیک یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور اُنہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا اون کا کہنا آپنے فرمایا میں نے سنا اور اُسکا جواب بہی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں اونپر وہ قبول ہوتی ہے اور اُنکی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اولٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ ترجمہ ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اُسکو دبا دو تنگ راہ کیطرف فائدہ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر بیچ راستہ میں سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے میں تنگ راہ پہ چلے اگر مسلمان اُس راہ پر چلتے ہوں اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اسکو گڈہی میں گراوے یا دیوار کا دھکا پہونچاوے اور اختلاف کیا ہے علمائنے کافروں کو سلام کرنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتدا اُنکو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتدا سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ اور ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اُس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانوں کی انتہے مختصرا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ اِذَا لَقِيْتُمُ الْيَهُوْدَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ

وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ وہی جو گذرا۔

باب اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو **عَنْ** سَيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا ان پر ....

.... اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا آپ نے انکو **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں انکو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسیطرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اسکا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اسکو سلام نہ کرے بلکہ اسکا جواب دینا بھی مکروہ ہے انتہے مختصرا

باب جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تیرے پاس آنے کی اجازت یہی ہے کہ وہ پردہ اٹھا دے

اور میرے بہید کی بات سنی جبتک کہ مین تجہہ کو منع نہ کردن **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تہے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادن سے یہ حدیث فرمائی یعنے تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین ہرج ہوگا نیر اپردہ اٹہانا اور میرا منع نہ کرنا یہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کردینا درست ہے **وعن** الحسن بن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اباحۃ الخروج للنساء لقضاء حاجۃ الانسان عورتون کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجت سودۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعد ما ضرب علینا الحجاب لتقضی حاجتھا وکانت امرأۃ جسیمۃ تفرع النساء جسما لا تخفی علی من یعرفھا فرآھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا سودۃ واللہ ما تخفین علینا فانظری کیف تخرجین قالت فانکفات راجعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی وانہ لیتعشی وفی یدہ عرق فدخلت فقالت یا رسول اللہ انی خرجت فقال لی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذا وکذا قالت فاوحی اللہ الیہ ثم رفع عنہ وان العرق فی یدہ ما وضعہ فقال انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن وفی روایۃ ابی بکر یفرع النساء جسمھا زاد ابو بکر فی حدیثہ فقال ھشام یعنی البراز **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ہمکو پردہ کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجت کے لیے نکلین اور وہ ایک موٹی عورت تہین جو سب عورتون سے نکلی رہتین موٹاپے مین اور جو کوئی ادنکو پہچانتا تہا ادس سے چہپ نہ سکتی تہین (یعنے وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکو دیکہا اور کہا اے سودہ قسم خدا کی تم اپنے تئین ہم سے چہپا نہین سکتین اسلیے سمجہو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سودہ لوٹ آئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین رات کا کہانا کہا رہے تہے آپ کے ہاتہہ مین ایک ہڈی تہی استنے مین سودہ آئین اور انہون نے کہا یا رسول اللہ مین نکلی تہی تو عمر نے مجہسے ایسا ایسا کلام کیا اوسی وقت آپ پر وحی کی حالت ہوئی پہر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپکے ہاتہہ

ہی مین تہی آپ نے اسکو رکہا نہ تہا آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کیلیے نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت سے مراد پائخانہ کی حاجت ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کے جا سکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بی بیون سے خاص تہا جس مین مُنہ اور تہیلیاں بہی نہ کہلین اور انکو کپڑے کے اندر بہی اپنا جثہ دکہانا درست نہ تہا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو انکی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تہا تاکہ انکا جثہ معلوم نہ ہو **عَنْ** ہِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةً يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا وَقَالَ اِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ہِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَنْزَلَ الْحِجَابُ **ترجمہ** اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان رات کو نکلتی تہین جب پائخانہ کو جاتین ان مقامون کیطرف جو مدینہ کے باہر تہے اور وہ صاف کہلی جگہہ مین تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتون کو پردہ مین رکہیے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایکبار اُم المؤمنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلین عشا کے وقت وہ ایک لنبی عورت تہین حضرت عمر نے انکو آواز دی اور کہا ہمنے پہچان لیا تمکو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اسواسطے کیا کہ پردہ کا حکم اوترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اوترا **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا اجنبی عورت کے ساتہہ تنہائی کرنا اور اسکے پاس جانا حرام ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اوس عورت کا خاوند ہو یا اوسکا محرم ہو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اسواسطے لگائی کہ باکرہ تو مردون سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولی منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی چچا ماموں دادا وغیرہ **عن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَأَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتون کے پاس جانے سے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے **ف** کیونکہ دیور بہاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضرور ہے ۔ ہندوستان میں یہ بری رسم شائع ہے عورتیں اکثر اپنی دیورون اور جیٹھون کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے اون کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے **عن** یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ حَدَّثَہُمْ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ وَہْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّیْثَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ الْحَمْوُ اَخُو الزَّوْجِ وَمَا اَشْبَہَہٗ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِہٖ ترجمہ لیث بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اوس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے سب عزیزون سے عورت کو نکاح کرنا درست ہے) تو وہ سب حمو میں داخل ہیں اون سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اوس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں اون سے پردہ ضرور نہیں ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدَّثَہٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِیْ ہَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰی اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَہِیَ تَحْتَہٗ یَوْمَئِذٍ فَرَاٰہُمْ فَکَرِہَ ذٰلِکَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ

بِرُّ أُهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ
رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن
العاص سے روایت ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسمار بنت عمیس کے پاس گئے ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ بھی آئے اوس وقت اسمار اون کے نکاح مین تہین اونہون نے اونکو دیکہا اور برا جانا
اونکا آنا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو کوئی بری بات نہین
دیکہی آپ نے فرمایا اسمار کو خدا نے پاک کیا ہے بری فعل سے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر
پر کہڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اوس عورت کے گہر مین نہ جاوے جسکا خاوند غائب
ہو (یعنے گہر مین نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتہہ لیکر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر
حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کی ساتہہ خلوت کر سکتے ہین لیکن مشہور
قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بہی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یون ہو سکتی ہے
کہ مراد وہ لوگ ہین جو نیک اور صالح ہون **باب** بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ
خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُوْلَ هٰذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ
السُّوْءِ یعنے جو شخص کسی عورت کی ساتہہ خلوت مین ہو اور دوسرے شخص کو دیکہے تو اوس سے کہدے
کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اوسکو بدگمانی نہ ہو **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدٰى نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ
فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ
أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ
الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتہہ تہے اتنے مین ایک شخص سامنے سے گذرا
آپ نے اوسکو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلانی بی بی ہے وہ شخص بولا
یا رسول اللہ مین اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہین آپ نے فرمایا شیطان
انسان کے بدن مین ایسا پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے (تو شاید تیرے دل مین وسوسہ
ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کی ساتہہ جا رہے ہین) **عن** صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت لانقلب فقام معی یقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی فقال سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شرا او قال شیئا **ترجمہ** صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تہے مین آپ کی زیارت کو آئی رات مین مین نے آپ سے باتین کین پہر مین کہڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بہی میرے ساتہہ کہڑے ہوئے مجہے پہونچا دینے کو میرا گہر اسامہ بن زید کے مکان مین تہا راہ مین انصار کے دو آدمی ملے جب اونہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنبہل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونون بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے ہم بہلا آپ پر کوئی بدگمان کر سکتے ہین) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن مین خون کیطرح پہرتا ہے اور مین ڈرا کہین تمہارے دل مین برا خیال نہ ڈالے (اور اسکی وجہ سے تم تباہ ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پیغمبرون سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کیحالت مین رات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتہہ بہت بیٹہنا اور اوس کی باتون سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف مین انتہے مختصرا **عن** علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انہا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا ثم ذکر بمعنی حدیث معمر غیر انہ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم یقل یجری **ترجمہ** علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے اسکو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالت اعتکاف مین رمضان کے اخیر دہاکے مین مسجد مین زیارت کو آئین پہر کچہ مدت آپسے

باتین کین پہر کہڑی ہوئین لوٹ جانے کو اور آپ بہی اُنکے ساتہہ کہڑے ہوئے پہونچا وینے کو
پہر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن مین خون کی جگہ مین پہونچتا ہے اور اسمین پہرنے کا ذکر نہین

باب مَنْ اَتیٰ مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِیْهَا وَاِلَّا وَرَاءَهُمْ جو کوئی مجلس
مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹہہ جاوے نہین تو پیچہے بیٹہے **عن** اَبِیْ وَاقِدٍ
اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ
وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ
فَوَقَفَا عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ
فَجَلَسَ فِیْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ
فَاَوٰی اِلَی اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰی فَاسْتَحْیَی اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ
فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹہے تہے اور
لوگ آپکے ساتہہ تہے اتنے مین تین آدمی آئے دو تو سیدہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ پاس آئے اور ایک
چلا گیا وہ جو دو آئے اون مین سے ایک نے مجلس مین خالی جگہہ پائی وہ وہان بیٹہہ گیا اور دوسرا
لوگون کے پیچہے بیٹہا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
مین تم سے ان تینون آدمیون کا حال کہون ایک نے تو ٹہکانا لیا اللہ کے پاس اللہ نے اوسکو
جگہہ دی اور دوسرے نے شرم کی لوگون مین گہسنے سے اللہ نے بہی اوس سے شرم کی تیسرے
نے منہہ پہیرا اللہ نے بہی اوس سے منہہ پہیر لیا **عن** اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ
فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ فِی الْمَعْنیٰ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے کسی کو اوسکی جگہہ سے اوٹہا کر آپ وہان نہ بیٹہے
نووی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ مین جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی

جگہہ بیٹھہ جاوے وہی اوس جگہہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اوسکا اوٹھانا جائز نہین اسی حدیث سے کہ
ہمارے اصحاب نے آیین سے مستثنیٰ کیا ہے اوس صورت کو جب کسی کی مسجد مین کوئی جگہہ معین ہو کہ فتوی
دیتے کو یا قرآن پڑہنے کے لئے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اوسکا حقدار ہے اور دوسرے کو
اوس جگہہ بیٹھنا درست نہین انتہی مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہئے اور اگر مسجد مین
کسی کی جگہہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اوس جگہہ بیٹھہ جاوے تو اوسکا اوٹھانا درست
نہین اور یہی صحیح ہے **عن** ابن عمر رضی الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا يقيمن الرجل الرجل من مقعده ثم يجلس فيه ولكن تفسحوا وتوسعوا
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص
دوسرے کو نہ اٹھادے اوسکی جگہہ سے پھر آپ اوس جگہہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہہ دو **عن** ابن جريج
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث الليث ولم يذكر في الحديث
ولكن تفسحوا وتوسعوا وزاد في حديث ابن جريج قلت في يوم الجمعة قال في يوم
الجمعة وغيرها **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے
اونہون نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنه أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا يقيمن أحدكم أخاه ثم يجلس في مجلسه وكان
ابن عمر إذا قام له رجل عن مجلسه لم يجلس فيه **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو
اوسکی جگہہ سے نہ اوٹھادے پھر آپ اوس جگہہ بیٹھے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے
جب اپنی جگہ سے اوٹھتا تو وہ اوس جگہہ نہ بیٹھتے اگرچہ اوسکی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ
احتیاط تھی کہ شاید وہ دل مین ناراض ہوا **عن** معمر بهذا الإسناد مثله **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا يقيمن أحدكم أخاه يوم الجمعة ثم ليخالف إلى مقعده فيقعد
فيه ولكن يقول افسحوا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اوسکی جگہہ سے

اوٹھا کر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن یون کہے پہیل جاؤ **باب** اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ جب کوئی اپنی جگہہ سے کہڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اوسجگہہ کا زیادہ حقدار ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہڑا ہو اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹہا تہا (کسی حاجت کے لیے) پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَی النِّسَاءِ الْاَجَانِبِ زنانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّیْ اَدُلُّكَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَیْكُمْ **ترجمہ** اُم المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے ایک مخنث اون کے پاس تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبداللہ بن ابی اُمیہ اگر اللہ تعالی نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجہے غیلان کی بیٹی بتادونگا وہ سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار بٹین ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے یعنے موٹی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے تہے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپنے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہنب تہا یا ماتع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین اون لوگون ہین داخل کر کے جو کمبیر سے ہین اور عورتون سے غرض نہین رکھتے بعد اوس کے آپنے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اوسپر کوئی عذاب نہین کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کیطرح اپنے تئین بناوے یہ ملعون ہے انتہے مختصراً

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان یدخل علی ازواج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مخنث فکانوا یعدونہ من غیر اولی الاربۃ قال فدخل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوما وھو عند بعض نسائہ وھو ینعت امرأۃ قال اذا اقبلت
اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا
اری ھذا یعرف ما ھھنا لا یدخلن علیکن قالت فحجبوہ **ترجمہ** ام
المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے
پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اوس کو اون لوگون مین سے سمجھتین جنکو عورتون سے غرض
نہین ہوتی (اور قرآن مین انکا آنا عورتون کے سامنے جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تہا کہ جب سامنے
آتی ہے تو چار بٹین لیکر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹین نمودار ہوتی ہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجھتا ہون یہ یہان جو ہین انکو پہچانتا ہے (یعنے عورتون کے
حسن اور قبح کو سمجھتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آنے پاوے پھر اُس سے پردہ کرنے لگے **باب**
جواز ارداف المرأۃ الاجنبیۃ اذا عییت فی الطریق اگر اجنبی عورت راہ مین تہک
گئی ہو تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے **عن** عن اسماء بنت ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قالت تزوجنی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وما لہ فی الارض من مال
ولا مملوک ولا شیء غیر فرسہ قالت فکنت اعلف فرسہ واکفیہ مؤنتہ و
اسوسہ وادق النوی لناضحہ واعلفہ واستقی الماء واخرز غربہ واعجن ولم
اکن احسن اخبز فکان یخبز لی جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق قالت
وکنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
راسی وھو علی ثلثی فرسخ قالت فجئت یوما والنوی علی راسی فلقیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ نفر من اصحابہ فدعانی ثم قال اخ اخ
لیحملنی خلفہ قالت فاستحییت وعرفت غیرتک فقال واللہ لحملک النوی
علی راسک اشد من رکوبک معہ قالت حتی ارسل الی ابو بکر رضی اللہ عنہ

بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِيْ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپی زاد بھائی تھے) اور اون کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا مین ہی اون کے گھوڑے کو چرائی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیسی بھی کرتی اور گھٹلیاں بھی کوٹتی اون کے اونٹ کے لیے اور چراتی بھی اوسکو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی لیکن روٹی مین اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتین میری روٹیاں پکا دیتین اور وہ بڑی محبت کی عورتین تھین۔ اسماء نے کہا مین زبیر کی اوس زمین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پر دی تھی گھٹلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس اونگل کا اور اونگل چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن مین وہین سے گھٹلیاں لا رہی تھی راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور آپکے ساتھ کئی صحابہ تھے آپکے آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجکو سوار کرلین مجھے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گھٹلیون کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنے ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیون نہین جاتی) اسماء نے کہا پھر ابو بکر نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا اونھون نے مجھے آزاد کردیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانورون کی خدمت کرنا آٹا گوندھنا یہ کام ہین جو مروت اور حسن معاشرت مین داخل ہین اور عورتین قدیم سے لیے کام اپنے خاوندون کے کرتی آئین ہین لیکن یہ کام عورت پر واجب نہین ہین انکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو ہی کام ہین ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گھر مین رہے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کرسکتا ہے اور کبھی صرف منفعت دیجاتی ہے تو اوس کے فروخت کی اجازت نہین ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزین پھینک دی جاوین جیسے گھٹلیاں چند یا ان ومثل انکا چننا درست ہے اور وہ حلال ہین اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ مین ملے تھکی

ہو ئی تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً صاحب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہون اور
قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسمار ابو بکر کی بیٹی اور
عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تہین تو گویا آپ کے گہر والون کیطرح تہین اور اور کسیکو ایسا کرنا
درست نہین انتہے مختصراً **عن** اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کُنتُ اخدمُ الزُّبیرَ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمۃ البیتِ وکان لہ فرسٌ وکنتُ اسوسُہ فلم یکن من
الخدمۃ شیءٌ اشدّ علیّ من سیاسۃِ الفرسِ کنتُ احتشُّ لہ واقومُ علیہ واسوسُہ
قال ثم انہا اصابت خادماً جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاعطاھا خادمۃ
قالت کفتنی سیاسۃَ الفرسِ فالقت عنی مؤونتہ فجاءنی رجلٌ فقال یا ام عبدِ اللہ
انی رجلٌ فقیرٌ اردتُ ان ابیعَ فی ظلِّ دارِکِ قالت انی ان رخصتُ لک ابیٰ ذٰلک الزبیرُ
فتعال فاطلب الیّ والزبیر شاھدٌ فجاء فقال یا ام عبدِ اللہ انی رجلٌ فقیرٌ اردتُ
ان ابیعَ فی ظلِّ دارِکِ فقالت مالک بالمدینۃ الا داری فقال لھا الزبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مالکِ ان تمنعی رجلاً فقیراً یبیعُ فکان یبیعُ الی ان کسب فبعتُہ الجاریۃَ فدخل
علیّ الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وثمنُھا فی حجری فقال ھبیھا فقالت انی تصدقتُ بھا
ترجمہ اسمار سے روایت ہے مین زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گہر کے کام کرتی اور ان کا ایک گہوڑا
تہا اوسکی بہی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجہپر گہوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تہا اوسکے لیے
مین گہانس لاتی اوسکی خدمت کرتی سائیسی کرتی پہر مجہکو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس قیدی آئے آپ نے مجہکو بہی ایک لونڈی دی وہ گہوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور وہ
محنت میری اوپر سے اوسنے اوٹہا لی پہر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ مین ایک
محتاج آدمی ہون میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے سایہ مین دوکان لگاؤن مین نے کہا
اگر مین تجہکو اجازت دون ایسا نہو کہ زبیر خفا ہون تو ایسا کر جب زبیر موجود ہون اونکے سامنے مجہسے
کہو وہ آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ مین ایک محتاج آدمی ہون مین چاہتا ہون تمہاری دیوار کے
سایہ مین دوکان کرون مین نے کہا تجہے مدینہ بہر مین کوئی اور گہر نہین ملتا سوا میرے گہر کے
(یہ ایک تدبیر تہی اسمار کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوادینے کے لیے) زبیر نے کہا اسمار تمکو کیا

ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو مجھے سو پہر وہ دو دکان کرنے لگا یہان تک کہ اوس نے روپیہ کمایا یا
وہ لونڈی مین نے اسکو ہاتھ بیچڈالی جسوقت زبیر میرے پاس آئے تو اسکی قیمت کے پیسے میری
گود مین تھے زبیر نے کہا یہ پیسے مجھکو ہبہ کر دو مین نے کہا یہ مین صدقہ دے چکی ہون **باب**
تحریم مناجات الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ
تین آدمی ہون تو اون مین سے دو چپکے چپکے سرگوشی نکرین بغیر تیسرے کی رضامندی کے **عن**
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا کان
ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون واحد **ترجمہ** عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کانا پہوسی نکرین
تین آدمیون مین سے تیسرے کی مرضی کے بغیر **ف** یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی
اور رنج نہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر مین اور بعضون نے کہا کہ صرف سفر مین ممانعت ہے
اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدا اسلام مین منافق مسلمانون کو رنج دینے کے
لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہون اور دو اون مین سے کانا پہوسی کرین تو کچھ قباحت
نہین (نووی) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعنی حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الاخر
حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم مین سے دو کانا پہوسی کرین تیسرے کو جدا
کر کے یہانتک کہ اور لوگ ملین تم سے اس لیے کہ اسکو رنج ہوگا **عن** عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبہما فان ذلک
یحزنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الاعمش بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **باب** الطب والمرض والرقی علاج اور بیماری اور منتر کا بیان **عن**
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان اذا اشتکی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رقاہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام قال بسم اللہ یبریک ومن کل داء

يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ دعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ تعالےٰ کے نام سے مین مدد چاہتا ہون وہ تم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دیگا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والی کی برائی سے **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث مین ہے کہ بیحساب جنت مین وے جاوینگے جو منتر نہین کرتے اور دونون حدیثون مین کچہ مخالفت نہین ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والون کی تعریف مین وہ منتر مراد ہے جو کافرون کا کلام ہو یا جس کے معنے معلوم نہ ہون یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان مین ہو تو ایسا منتر برا ہے اس لیے کہ شاید اس مین کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث مین جو دعائین آئین ہین ان سے منتر کرنا منع نہین ہے بلکہ سنت ہو اور بعضون نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال مین لیکن یہ قول مختار نہین ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم بیمار ہو گئے آپ نے فرمایا ہان حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ تعالےٰ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہون ہر چیز سے جو تمکو ستاوے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تمکو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہون تمپر **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنے نظر مین تاثیر ہے اللہ تعالی کے حکم سے) اور جو کوئی
چیز تقدیر سے آگے بڑہ سکتی تو نظر ہی بڑہ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑہنے والی نہین)
جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جمہور علمار
کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہین نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا
ہے اسکا اور اُن کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہین ہے اور شریعت مین وارد
ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنے بد نظر جس
نے کی ہو اوسکے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاوین اور اسکو زمین پر نہ رکھین وہ شخص اوسمین سے ایک
چلو پانی لیکر کلی کرے اوسی پیالہ مین پھر مونہہ دہووے پھر بائین ہاتہہ مین پانی لیکر داہنا ہونچا
دہووے پھر داہنے ہاتہہ مین پانی لیکر بائین کہنی دہووے پھر داہنا پاؤن دہووے پھر بایان پاؤن
اسیطرح جیسے ہاتہہ دہوئے تہے اور کہنیون اور ٹخنون کے بیچ مین نہ دہووے یہ سب اوسی پیالہ
کے اندر دہووے پھر اپنی تہبند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا داہنی طرف کا دہووے اور بعضون نے
کہا اپنی شرمگاہ دہووے پھر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے
اسکی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اوسپر جبر
کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک جبر نہ ہوگا قاضی عیاض
علیہ الرحمہ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اوسکو حکم کرے اپنے گہر مین رہنے کا
اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گذر اوسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیاز کہا کر مسجد مین جانے سے زیادہ
ہے انتہے مختصرًا **باب** السحر باب جادو کے بیان مین **ف** نووی علیہ الرحمہ
نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علمار کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اوس کی
ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیا کی اور بعضون نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتین سحر سے پیدا
ہوتی ہین اونکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالے نے سحر کو اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے
اور یہ بہی فرمایا کہ وہ سیکہا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور
عورت مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثین اس باب مین مذکور
ہین اون سے بہی یہی نکلتا ہے اور عقلا جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہین ہے

پر اوس کے انکار کی کوئی وجہ نہین ہے اور سحر کی تاثیر مین علمار کا اختلاف ہے بعض کہتے ہین اوسکا اثر
اتنا ہی ہے کہ جورو مرد مین لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اوسکی بہت سی تاثیرات ہین
اللہ تعالی کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر مین یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہین چاہتا اور
پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہین اور ولی ساحر مین یہ ہے کہ ساحر فاسق
ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہین ہوتی اب سحر کا عمل کرنا حرام ہے اور اوسکا سیکھنا اور سکھانا
بھی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین اب
اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اوسکا اقرار کرے تو اوس پر قصاص واجب ہوگا اور گواہون
سے ثابت نہین ہو سکتا انتہی مختصرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدِيٌّ مِّنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ
قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهٗ
حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا
ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ
فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ لِلَّذِيْ
عِنْدَ رِجْلِيْ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ
قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ
طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ
وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ قَالَ لَا اَمَّا
اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق
کے ایک یہودی نے جادو کیا جسکو لبید بن اعصم کہتے تھے یہانتک کہ آپکو خیال آتا کہ مین یہ کام
کر رہا ہون اور نہ کرتے ہوتے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپنے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا
کی پھر فرمایا اے عائشہ تجھکو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھکو بتلادیا جو مین نے اوس سے پوچھا تھا

پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پانون کے پاس اور وہ دونون فرشتے تھے ا
جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس پر جادو
ہوا ہے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا لبید بن الاعصم نے پھر اوس نے کہا کاہے مین جادو کیا
ہے وہ بولا کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالی کے غلاف مین
اوس نے کہا یہ کہان رکھا ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوئے مین حضرت عایشہ نے کہا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوئے پر گئے آپ نے فرمایا اے عایشہ قسم خدا کی اوس
کنوئے کا پانی ایسا تھا جیسی مہندی کا زلال اور وہان کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسی شیطانون
کے سر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اوسکو جلا کیون نہین دیا یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلا
آپنے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھ برا معلوم ہوا لوگون مین فساد بھڑکانا مین نے حکم دیا
وہ گاڑ دیا گیا **ف** ایک روایت مین ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت
جانتے مین کرچکا اور بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیون سے صحبت
نہ کرسکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا
کی پھر یہ حدیث فرمائی ایک روایت مین ہے مین نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سنگسار کیجئے
اور شہر سے نکلوا دیجئے آپ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب مین کیون فساد کھڑا کرون اور شور وغل
مچاؤن حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر آپ کو جادوگر کہتے اور
مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو نہین چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے نزدیک بھی آپ کو
جادوگر کہنا صحیح نہوا (تحفۃ الاخیار) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سحر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق ابو کریب الحدیث بقصتہ نحو حدیث
ابن نمیر وقال فیہ فذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی البئر فنظر الیہا وعلیہا
نخل وقالت قلت یا رسول اللہ فاخرجتہ ولم یقل افلا احرقتہ ولم یذکر فامرت
بہا فدفنت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** السم زہر کا بیان **عن** انس
رضی اللہ تعالی عنہ ان امراۃ یہودیۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ
مسمومۃ فاکل منہا فجیئ بہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہا عن ذلک

قالت اردت لاقتلک قال ما کان اللہ لیسلطک علی ذاک قال او قال علی قال قالوا الا نقتلها قال لا قال فما زلت اعرفها فی لھوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لیکر آئے آپنے اس میں سے کہایا پہر وہ عورت آپکے پاس لائی گئی آپنے پوچہا یہ تونے کیا کیا وہ بولی میں چاہتی تہی آپ کا مارڈالنا آپنے فرمایا اللہ تعالے تجہے اتنی طاقت دینیوالا نہیں اکہ تو اوس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی نے کہا لوگوں نے کہا ہم اوسکو قتل کریں یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تہا اوس عورت پر اس سے بہی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تہے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا میں ہمیشہ اوس زہر کا اثر آپ کے کوے میں پایا **ف** یعنی نشان اوس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تہا اس میں آپ کے کئی معجزے ہیں ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپنے بتادیا کہ اس میں زہر ہے یہ بہی ایک معجزہ ایک روایت میں ہے کہ اُس گوشت نے کہدیا یہ بہی معجزہ ہے یہ عورت مردود زینب بنت حارث مرحب کی بہن تہی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اُس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کردیا وہ اسی زہر سے مرا تہا اونہوں نے اس خبیث عورت کو قتل کیا لعنۃ اللہ علیہا (نووی) **عن** انس بن مالک یحدث ان یھودیۃ جعلت سما فی لحم ثم اتت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث خالد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب استحباب رقیۃ المریض بیمار پر منتر پڑہنا

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثقل اخذت بیدہ لاصنع بہ نحو ما کان یصنع فانتزع یدہ من یدی ثم قال اللھم اغفر لی واجعلنی مع الرفیق الاعلی قالت فذھبت انظر فاذا ھو قد قضی **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتہہ اوسپر پہیرتے پہر فرماتے اذھب الباس اخیر تک یعنی دور کردے بیماری کو

اے مالک لوگون کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے
کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو
مین نے آپ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے یعنے مین نے ارادہ کیا کہ آپ
ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرون اور یہ دعا پڑھون) آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ مین سے چھڑا لیا پھر فرمایا
یا اللہ بخشدے مجھکو اور مجھکو بلند رفیق کے ساتھ کر دے یعنے فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر جو مین دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا یعنے وفات پائی
آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا) انا للہ وانا الیہ راجعون عَنِ
الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ فِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ
مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ وَقَالَ فِي عَقِبِ حَدِيْثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ
مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنَحْوِهِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ
الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے
تو فرماتے اذہب الباس اخیر تک عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْ لَهُ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَا
لَهُ وَقَالَ وَاَنْتَ الشَّافِيْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَجَرِيْرٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِيْ بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ
لَهُ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذہب الباس اخیر تک عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر مین کوئی بیمار ہوتا تو اوسپر معوذات (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) پڑھکر پہونکتے پہر جب آپ بیمار ہوئے اوس بیماری مین جس سے وفات پائی تو مین آپ پر پہونکتی اور آپ ہی کا ہاتہہ آپ پر پہیرتی کیونکہ آپ کے ہاتہہ مبارک مین میرے ہاتہہ سے زیادہ برکت تہی **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا دعا اور منتر پڑہکر پہونکنا آہستہ سو درست ہے اور پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضون نے پہونکنے اور تہوکنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن مراد وہی پہونکنا ہے جسمین کچہ تہوک بہی نکلے اور آہستہ پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑہتے اور پہونکتے جب بہت بیمار ہوئے تو مین پڑہتی اور آپ ہی کا ہاتہہ آپ پر پہیرتی برکت کی امید سے **عن** ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ

نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے

عن الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچہا منتر کو انہون نے کہا اجازت

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گہر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی رجیسے سانپ یا بچہو کے لیے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ يُشْفٰى سَقِيْمُنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب ہم مین سے کوئی بیمار ہوتا یا اُسکو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلمہ کی اونگلی کو زمین پر رکہتے اور فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا یعنے اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم مین سے کسی کی تہوک کے ساتہہ اوس سے شفا پاویگا ہمارا بیمار اللہ تعالے کے حکم سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے **عَنْ** مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الرُّقٰى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے منتر کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس مین پسلی مین زخم پڑجاتے ہین) اور نظر کے لیے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَارِثٍ **ترجمہ** رخصت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنک (زہر) اور نملہ کے لیے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً **ترجمہ** ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا ان
کے گھر میں جس کے منہ پر جھائیاں تھیں آپ نے فرمایا اسکو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو **عن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً
تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہے میں
اپنے بھائی کے بچوں کو یعنے جعفر بن ابی طالب کے لڑکوں کو دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے
ہیں اسماء نے کہا نہیں انکو نظر جلدی لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا کوئی منتر کر میں نے ایک منتر آپ
کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ
أَرْخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْقِي قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ
مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں
کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھونے کاٹا ہم اسوقت بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں منتر کروں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی
کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے **عن** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرْقِي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَأَنَا

اَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ حضرت جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کیا کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں
سے منع کر دیا وہ آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپنے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا
منتر کرتا ہوں آپنے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے عَنْ
الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا
رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى
بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ
عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں عَنْ
عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا
لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں
منتر کیا کرتے تھے ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپنے فرمایا اپنے منتروں
کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو باب
جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْاَذْكَارِ قرآن یا دعا سے منتر کرکے اوسپر
اجرت لینا درست ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنْ
اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ
فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ
لَدِيْغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ
فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهَا وَقَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ
مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مِنْهُمْ وَ

اضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمٍ مَّعَکُمْ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ کچہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے سفر مین تہے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گذرے اور اُن سے دعوت چاہی اُنہون نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم مین سے کسی کو منتر یاد ہے اون کے سردار کو بچہو یا سانپ نے کاٹا تہا صحابہ مین سے ایک شخص بولا ہان مجہکو منتر آتا ہے پہر اوس نے سورۂ فاتحہ پڑہی وہ اچہا ہو گیا اور ایک گلہ دیا بکریون کا اوس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہہ لون پہر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی یا رسول اللہ مین نے کچہ منتر نہین کیا سوا سورۂ فاتحہ کے آپ ہنسے اور فرمایا تجہے کیا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پہر فرمایا وہ گلہ بکریون کا لے لے اور ایک حصہ میرا بہی ساتہہ لگانا عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَجَعَلَ یَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَیَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَیَتْفُلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑہتا جاتا اور اپنا تہوک جمع کر کے تہوکتا جاتا یہانتک کہ وہ اچہا ہو گیا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ سَلِیْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِیْکُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا مَا کُنَّا نَظُنُّهٗ یُحْسِنُ رُقْیَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَبَرَاَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَّسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَکُنْتَ تُحْسِنُ رُقْیَةً فَقَالَ مَا رَقَیْتُهٗ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّکُوْهَا حَتّٰی نَاْتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ مَا کَانَ یُدْرِیْهِ اَنَّهَا رُقْیَةٌ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمِیْ مَعَکُمْ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم ایک منزل مین اوترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچہو نے) کاٹا ہے تو تم مین کوئی منتر جانتا ہے ایک شخص ہم مین سے اوٹہہ کہڑا ہوا جسکو ہم نہین سمجہتے تہے کہ وہ اچہی طرح منتر جانتا ہے پہر اوس نے منتر کیا سورۂ فاتحہ کا وہ اچہا ہو گیا اون لوگون نے اُسکو بکریان دین اور ہم کو دودہ پلایا ہم نے کہا کیا تم کوئی اچہا منتر جانتے تہے وہ بولا مین نے تو سورۂ فاتحہ کا منتر کیا مین نے کہا ان بکریون کو مت ہلاؤ یہان سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاوین پہر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریون کو اور اپنے ساتہہ ایک حصہ میرا بہی لگاؤ ف نووی

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس مین کوئی کراہت نہین اسیطرح قرآن سکہانے کے لیے اجرت لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بہی لگاؤ یہ اون کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث مین گذرا اور وہ بکریان سب منتر پڑہنے والے کا حق نہین لیکن آپ نے تبرعًا اور مروۃً سب ساتہیون کا حصہ اون مین کر دیا **عن** ہشام بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَقَامَ مَعَھَا رَجُلٌ مِّنَّا مَاکُنَّا نَابُنُہٗ بِرُقْیَۃٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اُس عورت کے ساتہہ ہم مین سے ایک شخص کہڑا ہوگیا جسکو ہم نہین خیال کرتے تہے کہ منتر آتا ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ یَدِہٖ عَلٰی مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ دعا کے وقت اپنا ہاتہہ درد کے مقام پر رکہنا **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ شَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعًا یَجِدُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہون نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن مین جو پیدا ہوگیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتہہ درد کی جگہہ پر رکہو اور کہو بسم اللہ تین بار اوس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی کی برائی سے اوس چیز کے جس کو پاتا ہون مین اور جس سے ڈرتا ہون مین **باب** التَّعَوُّذِ مِنْ شَیْطَانِ الْوَسْوَسَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز مین **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلَاتِیْ وَقِرَاءَتِیْ یَلْبِسُھَا عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَہٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَہٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلٰثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَہُ اللّٰہُ عَنِّیْ **ترجمہ** عثمان بن ابی

عاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز مین حائل ہوگیا اور
مجھکو قرآن بہلا دیتا ہے آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو
تو اللہ تعالی کی پناہ مانگ اوس سے اور بائین طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے
کہا مین نے ایسا ہی کیا پہر اللہ تعالی نے اس شیطان کو مجھ سے دور کردیا عن عثمان بن
ابی العاص انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ ولم یذکر فی
حدیث سالم بن نوح ثلاثا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عثمان بن ابی العاص
الثقفی قال قلت یا رسول اللہ ثم ذکر بمثل حدیثہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
لکل داء دواء واستحباب التداوی ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے عن
جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لکل داء دواء
فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ تعالی ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہونچتی ہے تو اللہ کے
حکم سے شفا ہوجاتی ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث مین اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب
ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل
ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس مین رد ہے ان متعصب صوفیون کا جو دوا
کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علماء کی
دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکہتے ہین کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بہی تقدیر سے ہے اور
یہ ایسا ہی جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافرون سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئین ہلاکت سے
بچانیکا حالانکہ اجل نہین بدلتی نہ مقادیر مین تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر ہین ہے وہ ضرور
ہونے والا ہے انتہی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ عاد المقنع ثم
قال لا ابرح حتی تحتجم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فیہ
شفاء ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے عیادت کی مقنع کی پہر کہا
مین نہین ٹہیرونگا جب تک تم پچہنے نہ لگاؤ کیونکہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اس مین شفا ہے عن عاصم بن عمر بن قتادۃ قال

جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی اَهْلِنَا وَرَجُلٌ یَشْتَکِیْ خُرَاجًا بِهٖ اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَکِیْ قَالَ خُرَاجٌ بِیْ
قَدْ شَقَّ عَلَیَّ فَقَالَ یَا غُلَامُ ائْتِنِیْ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهٗ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ
اُعَلِّقَ فِیْهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّ الذُّبَابَ لَیُصِیْبُنِیْ اَوْ یُصِیْبُنِی الثَّوْبُ فَیُؤْذِیْنِیْ وَیَشُقُّ
عَلَیَّ فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَهٗ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْ
کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِیَتِکُمْ خَیْرٌ فَفِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَکْتَوِیَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهٗ
فَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ **ترجمہ** عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ انصاری
ہمارے گہر مین آئے اور ایک شخص کو شکوہ تہا زخم کا (یعنے قرحہ پڑ گیا تہا) جابر نے پوچہا تجہ
کو کیا شکایت ہے وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے پہر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا اے غلام ایک پچہنے لگانے والے کو لیکر آؤ بولا پچہنے لگانے والے کا کیا کام ہے جابر
نے کہا مین اوس زخم پر پچہنا لگانا چاہتا ہون وہ بولا قسم خدا کی مکہیان مجہکو ستاوین گی اور کپڑا
لگیگا تو تکلیف ہوگی مجہکو اور سخت گذرے گا مجہپر جب جابر نے دیکہا کہ اسکو رنج ہوتا ہے پچہنے
لگانے سے تو کہا کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اگر تمہاری
دواؤن مین کوئی دوا بہتر ہے تو تین ہی دوائیان ہین ایک تو پچہنا دوسرے شہد کا ایک گہونٹ
تیسرے انگارے سے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین داغ لینا بہتر نہین جانتا
راوی نے کہا پہر پچہنے لگانیوالا آیا اور پچہنے لگائے اوسکو اوسکی بیماری جاتی رہی **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث مین نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی
ہین یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی اگر دموی ہین تو اُنکا علاج پچہنے سے بہتر نہین اور اگر اور قسم کے
مرض ہین تو انکا علاج مسہل سے ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے
جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو انتہیٰ مختصرًا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَیْبَةَ اَنْ یَّحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ اَخَاهَا مِنَ
الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ یَحْتَلِمْ **ترجمہ** اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

سے اونہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی آپ نے حکم دیا ابوطیبہ کو اُن کے پچھنے لگانے کا راوی نے کہا ابوطیبہ اُم سلمہ کے رضاعی بہائی تہے یا نابالغ لڑکے تہے جن سے پردہ ضرور نہیں اور ضرورت کیوقت دوا کے لیے اجنبی شخص بہی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بہیجا اوس نے ایک رگ کاٹی یعنے فصد کی پہر داغ دیا اوسپر عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهٖ قَالَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُبی بن کعب کو احزاب کے جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اون کے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي اَكْحَلِهٖ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اکحل (ایک رگ ہی) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اُسکو تیر کی پہل سے اپنے ہاتہہ سے اُسکا ہاتہہ سوج گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانیوالے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بہی دوا ڈالی یعنے ناس لی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهُ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ کسی کی مزدوری رکہتے نہ تہے یعنے دیتے تہے تو پچھنے لگانے والے کو بہی دی عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى

مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اوسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْ بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِيْ جَيْبِهَا وَتَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اوسکے گریبان مین ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو اوسکو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُسَامَةَ أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ بِهٰذَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰی مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَالْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ اَبُوْبَكْرٍ عَقِبَهُ وَقَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث پر بعضے ملحد اعتراض کرتے ہین کہ بخار مین ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہین دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤن دھونے سے اور اطبا متفق ہین اس امر پر کہ صفراوی بخار مین ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہی مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور مین تمام ڈاکٹر لکھتے ہین کہ سر پر برف رکھین اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلاوین ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہین کہ ایسے بخار مین برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنے کہ برف کے ٹکڑے جون جون بیمار کے حلق کے نیچے سے اوترتے ہین اوسکو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت مین ملحدون کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ فَاَشَارَ اَنْ لَا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقٰی مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالی آپ کی بیماری مین آپنے اشارہ سے فرمایا میرے منہ مین دوا مت ڈالو ہم لوگون نے آپس مین کہا آپ بیماری کیوجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہین (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہین) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے مونھ مین دوا ڈالی جاوے سوا عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ وہ یہان موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپنے اون لوگون کو جنہون نے آپ کا حکم نہ مانا) عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِيْ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ترجمہ اُم قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تہین انہون نے کہا مین اپنے ایک بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جس نے ابہی کہانا نہین کہایا تہا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اوس جگہہ پر چہڑک دیا اور مین ایک بچے کو آپ کے پاس لے گئی جس کے تالو کو مین نے دبایا تہا (اونگلی سے) عذرہ کی بیماری مین (عذرہ حلق کا ورم ہے) آپ نے فرمایا کیون تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گہانٹی سے تم لازم کرلو عود ہندی (کوٹ) کو اس مین سات بیماریون کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (ابانجر کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب مین اسکا منہ مین لگانا فائدہ دیتا ہے

ف عود ہندی کو عربی مین قسط کہتے ہین اور ہندی مین اگر یہ ایک نہایت مفید دوا ہے بحر الجواہر مین ہے کہ وہ تیسرے درجہ مین گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے جہڑنے سے اور سر دردون کو اسکا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے نووی نے کہا جن لوگون نے ذات الجنب مین قسط دینے سے انکار کیا ہے اون کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہین کہ بلغمی ذات الجنب مین قسط مفید ہے اور یہ بہی کہتے ہین کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑہاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بہی قاتل ہے جب شہد مین ملا کر استعمال کیا جاوے اور چہائین کو دور کردیتا ہے اور سوا اوس کے بہت سے فائدے ہین انتہے مختصرا

عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُوْنُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ بِهٖ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهْ تَغْرِزْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا

ذَالِكَ بَاكَ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ
مہاجرات پہلی عورتوں میں سے تہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور
عکاشہ کی بہن تہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لیکر جس نے اناج نہیں
کہایا تہا اور عذرہ کی بیماری سے اونہوں نے اوسکا حلق دبایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑہانے سے (اونگلی یا لکڑی سے
یا کپڑے سے چڑہا کے) تم عود ہندی یعنے کست کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے
ایک ان میں سے ذات الجنب بہی ہے عبید اللہ نے کہا ام قیس نے مجہ سے بیان کیا کہ اسی
بچے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے
کپڑے پر چہڑک دیا اور اسکو دہویا نہیں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ
اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا
موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہی ٹہیک
ہے اور بعضے کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بطم مراد ہے کلونجی کی تعریف
اطبا نے بہی بہت کی ہے اور بیشک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا
حکم رکہتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے - نووی نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں
سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَيُوْنُسَ الْحَبَّةُ
السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّوْنِيْزُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ ترجمہ
دونوں روایتوں کا وہی اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا
كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَ

خَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ان کے گھر میں کوئی مر جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم کرتیں ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ ہے بھوسی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا اس کے بعد ثرید طیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اس پر ڈالدیتیں پھر وہ کہتیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہیں آپ نے فرمایا اسکو شہد پلادے اس نے پلادیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہوگئے آپ نے پھر یہی فرمایا کہ شہد پلادے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہوگئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہوگیا

ف شہد میں بالخاصیت شفا ہے خود قرآن مجید میں اسکو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اسکا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہوگئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق

ہو بلکہ راے کے مسلک کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جہوٹا کہین تو ہم طبیبون کو
جہوٹا اور کافر کہین گے پہر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعوی ثابت کرین تو ہم حدیث کی تاویل کرین گے
اور اسکا مطلب صحیح بیان کرین گے (نووی مع زیادہ) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُہٗ
فَقَالَ لَہٗ اسْقِہٖ عَسَلًا بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابٌ**
الطَّاعُوْنِ وَالطِّیَرَۃِ وَالْکَہَانَۃِ طاعون اور بد فالی اور کہانت کا بیان عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَسْاَلُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ
وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْہُ **ترجمہ**
عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے اون کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب مین اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک
عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بہیجا گیا پہر جب تم سنو کسی ملک مین طاعون ہے تو وہان
مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی مین طاعون نمود ہو تو مت نکلو بہاگ کر اوس کے ڈر سے ٭
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک پہوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا اونگلیون
یا اور کہین بدن مین نمود ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور
قے لازم ہے خلیل نے کہا وبا ہی طاعون کو کہتے ہین اور وبا ہر ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ
ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک مین بکثرت نمود ہو اور دوسرے ملکون مین نہ ہو تو ہر
طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہے اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے
عنہ کے زمانہ مبارک مین شام مین نمود ہوئی تہی وہ طاعون تہی جسکو طاعون عمواس کہتے ہین
اور اسکا پورا قصہ کتاب مین گذرا اب طاعون اگلی امتون پر عذاب تہا لیکن وہ مسلمانون
کے لیے رحمت اور شہادت ہے صحیحین مین ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک

حدیث مین ہے جو کہ طاعون مین صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بہاگے اللہ کی تقدیر پر بہروسا کر کے
اوس کو شہید کا ثواب ہے اور طاعون کے ڈر سے بہاگنا منع ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ ایسا
ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے بہاگے اور بعض لوگون نے طاعون سے بہاگنا اور جہان
طاعون ہو وہان جانا دونون درست رکہا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر اور ابو موسی اشعری اور مسروق اور اسود بن
ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بہاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سے بہاگو پہاڑون کی گہاٹیون
اور چوٹیون پر معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے اور اُن لوگون نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ
ممانعت مصلحت سے ہے تا کہ لوگ یہ نہ سمجہین کہ آنے والا آنے کیوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والا
بہاگنے کیوجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے
کی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بہاگنے والے کے
لیے مقیم کے لیے تو اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین نہ بہاگا اسوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والے
کے لیے اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین بہاگا اسوجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون
کے ملک مین جانا اور وہان سے بہاگنا دونو منع ہین اور حدیث مین یہ امر صراحت موجود ہے
البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی) **مترجم** کہتا ہے
طاعون یا وبا سے بہاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچہ طاعون
مین منحصر نہین ہے بلکہ موت کے اسباب اسقدر بیشمار ہین کہ انسان اون سے بچ نہین سکتا
اور موت تو انسان کی ماہیت مین داخل ہے کیونکہ حکما نے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق
مائت پہر جو چیز ہماری ماہیت مین داخل ہے اُس سے بہاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالی
فرماتا ہے قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا
کہدو اے محمد موت یا قتل سے بہاگنا کچہ فائدہ نہ دیگا اگر بالفرض بچے بہی تو چند روز اور جیین گے
پہر آخر مرنا ہے عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بہی دنیا مین رہین پہر بہی دنیا سے سیری
نہ ہوگی اور موت اسیطرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضرور ہے
اور موت کے لیے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جالسين يتحدثان فقالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم عن
ابراهيم بن سعد بن مالك عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو
حديثهم **ترجمہ** ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله بن عباس
رضي الله تعالى عنهما ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه خرج الى الشام حتى
اذا كان بسرغ لقيه اهل الاجناد ابو عبيدة بن الجراح واصحابه رضي الله تعالى
عنهم فاخبروه ان الوباء وقع بالشام قال ابن عباس فقال عمر ادع لي المهاجرين
الاولين فدعوتهم فاستشارهم واخبرهم ان الوباء وقع بالشام فاختلفوا فقال
بعضهم قد خرجت لامر ولا نرى ان ترجع عنه وقال بعضهم معك بقية الناس و
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى ان تقدمهم على هذا الوباء
فقال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي الانصار فدعوتهم له فاستشارهم فسلكوا سبيل
المهاجرين واختلفوا كاختلافهم فقال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي من كان ههنا
من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم يختلف عليه رجلان فقالوا
نرى ان ترجع بالناس ولا تقدمهم على هذا الوباء قال فنادى عمر رضي الله تعالى
عنه في الناس اني مصبح على ظهر فاصبحوا عليه فقال ابو عبيدة بن الجراح رضي
الله تعالى عنه افرارا من قدر الله فقال عمر رضي الله تعالى عنه لو غيرك قالها
يا ابا عبيدة وكان عمر يكره خلافه نعم نفر من قدر الله الى قدر الله ارايت
لو كانت لك ابل فهبطت واديا له عدوتان احداهما خصيبة والاخرى جدبة
اليس ان رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله وان رعيت الجدبة رعيتها بقدر
الله تعالى فجاء عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه وكان متغيبا في بعض
حاجته فقال ان عندي من هذا علما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا
فرارا منه قال فحمد الله عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ثم انصرف +

ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام

کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) اون سے ملاقات
کی اجناد کے لوگون نے (اجناد مراد شام کے پانچ شہر ہین فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور
قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور اون کے ساتہیون نے اور اون سے بیان کیا کہ شام کے
ملک مین وبا نمود ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین
وہ لوگ ہین جنہون نے دونو قبلہ کیطرف نماز پڑہی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انکو
بلایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا
پہیلی ہے اونہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہین اور ہم مناسب
نہین سمجہتے کہ آپ لوٹ جاوین اور بعضون نے کہا تمہارے ساتہہ وہ لوگ ہین جو اگلون مین باقی رہ
گئے ہین اور اصحاب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہین سمجہتے اونکا وبائی ملک
مین لیجانا حضرت عمر نے کہا اچہا اب تم لوگ جاؤ پہر کہا انصار کے لوگون کو بلاؤ مین نے انکو بلایا
انہون نے مشورہ لیا اون سے انصار بہی مہاجرین کی چال چلے اور اونہی کیطرح اختلاف کیا حضرت
عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پہر کہا اب قریش کے بوڑہون کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتہ
ہی) مسلمان ہوئے ہین مین نے انکو بلایا اون مین سے دو نے بہی اختلاف نہین کیا اور سب نے یہی کہا
ہم مناسب سمجہتے ہین کہ آپ لوگون کو لیکر لوٹ جایے اور وبا کے سامنے انکو نہ کیجیے آخر حضرت عمر
نے منادی کروادی لوگون مین مین صبح کو اونٹ پر سوار ہونگا (اور مدینہ لوٹون گا) یہ سنکر صبح
لوگ بہی سوار ہوگئے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بہاگتے ہو حضرت عمر نے کہا
کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو مین اوسکو سزا دیتا) اور حضرت عمر برا جانتے
تہے انکا خلاف کرنے کو ہان ہم بہاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کیطرف کیا اگر تمہارے
پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جس کے دو کنارے ہون ایک کنارہ سرسبز اور شاداب
ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹون کو سرسبز اور شاداب کنارے مین
چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب مین چراؤ تب بہی اللہ کی تقدیر سے چرایا
(مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہین ہے بلکہ اسکا فعل قابل تعریف
کے ہے کہ جانورون کو آرام دیا ایسا ہی مین بہی اپنی رعیت کا چرانے والا ہون تو جو بلک

اچھا معلوم ہوتا ہے اور ہرے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر الٰہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر
الٰہی ہے) ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط کرنا توکل اور
تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجاوے اسوقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ
کہے کہ میں نے فلان کام کیا یا نہیں کیا اوسکی وجہ سے یہ بلا ہوئی ف اتنے میں عبد الرحمن
بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے اونہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی
دلیل موجود ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک
میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں یہ سنکر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اللہ کا شکر کیا (اونکی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے
عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ
لَهٗ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهٗ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَسِرْ اِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابو عبیدہ سے کہا کیا تو سمجھتا
ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ میں چراوے اور اچھا کنارہ چھوڑ دیوے تو تو اوسپر الزام دیگا
ابو عبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو پھر چلو پھر وہ چلے یہانتک کہ
مدینہ پہونچے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہے اگر خدا چاہے عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ وَلَمْ يَقُلْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ
اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ
فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا
فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّمَا انْصَرَفَ
بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ترجمہ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے

روایت ہی حضرت عمر شام کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے انکو خبر آئی شام مین وبا پہیلنے کی عبد الرحمن بن عوف نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک مین وبا پہیلی ہے تو وہان مت جاؤ اور جب کسی ملک مین وبا پہیلے اور تم وہین ہو تو مت نکلو وہا سے بہاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرغ سے لوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لوگون کے ساتہہ لوٹے عبد الرحمن بن عوف کی حدیث سنکر

باب لَاعَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ وَلَا یُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول یہ سب لغو ہین اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکہین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی سے وَلَاصَفَرَ وَلَاهَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ کَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیَجِیْءُ الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیَدْخُلُ فِیْهَا فَیُجْرِبُهَا کُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہین اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہین تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ اونٹون کا کیا حال ہے ریت مین ایسے صاف ہوتے ہین جیسے ہرن پہر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور ان مین جاتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پہر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت مین یہ ہے کہ بیمار اونٹون کو تندرست کے پاس نہ لیجاوین ان دونون حدیثون مین جمع یون کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث مین نفی کیا ہے اس سے مراد نفی ہے اس اعتقاد کی جو جاہلیت والون کا تہا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الہی کے اور جس مین بیمار کو تندرست کے ساتہہ رکہنے سے منع کیا ہے اس مین احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل مین اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الہی ہوتا ہے اوسکو نہ کرنا چاہیے اور بعضون نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لاعدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہو اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تہے یعنے نسی یہ غلط ہے یا صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجہتے تہے اور دونون اعتقاد غلط ہین یا صفر کو منحوس جانتے ہونگے

جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کہتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں
کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے
کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے انتہی مختصرا معہ زیادۃ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا
هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں
یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أُخْتِ
نَمِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا
هَامَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَيُحَدِّثُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ
كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَدْوَى وَأَقَامَ
عَلَى أَنْ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ
قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى فَأَبَى
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ
فَمَا رَآهُ الْحَارِثُ فِي ذٰلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ
فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي
قُلْتُ أَبَيْتُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ
الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بہی بیان کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس ف لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لاوے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنے تندرست اونٹون کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکہا گیا ف ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ ان دونو حدیثون کو رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے تہے پہر بعد اوسکے اونہون نے یہ حدیث کہ بیماری نہین لگتی اسکا چہوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ درست اونٹ پر تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہ کے چچا زاد بہائی تہے اون سے کہا ای ابو ہریرہ ہم سنا کرتے تہے تم اسحدیث کے ساتہہ دوسری ایک حدیث بہی بیان کرتے تہے اب تم اوسکو نہین بیان کرتے وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی ابو ہریرہ نے انکار کیا اور کہا مین اسحدیث کو نہین پہچانتا البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر حارث نے اونسے جہگڑا کیا اس مین ابو ہریرہ غصے ہو گئے انہون نے حبش کی زبان مین کچہ کہا پہر حارث سے پوچہا تم سمجہے مین نے کیا کہا حارث نے کہا نہین ابو ہریرہ نے کہا مین نے یہی کہا کہ مین انکار کرتا ہون اس حدیث کے بیان کرنیکا ابو سلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابو ہریرہ ہم سے اسحدیث کو بیان کیا کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہین پہر معلوم نہین ابو ہریرہ اسحدیث کو بہول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہون نے منسوخ سمجہا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث کو بہول جاوے تو اوس کی صحت مین خلل نہین ہوتا بلکہ اوسپر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابو ہریرہ کے سائب بن یزید اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہین ہے اور اوس کے ثبوت مین کیا شک ہے انتہی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَیُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِکَ لَا یُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوء نہ صفر ف نوء کہتے ہین ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تہے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچہتر سے بارش سمجہتے ہین اور بعضون نے کہا نوء سے چاند کی منزل مراد ہے غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ برسنا اللہ کی مرضی اور حکم

سے بیمارون کو اسمین دخل نہین اور اسکا بیان کتاب الصلوٰۃ مین گذر چکا **عن** جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا غول **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے **ف** جیسے عوام کہتے ہین کہ جنگل مین
شیطان ہوتے ہین انکو غول کہتے ہین رات کو چراغون کی طرح چمکتے ہین مسافر کو راہ بتلادیتے ہین مار ڈالتے ہین یہ
سب غلط ہے غول وول کچھ نہین نرا وہم ہی وہم ہے اور جنگل مین جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین
کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیون مین بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اسلیے قبرستان مین اس قسم کی
روشنی اکثر رات کو دکھلائی دیتی ہے اور بعضون نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہین ہے بلکہ غرض ابطال ہے
اوس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورتین بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی
کو بہکا نہین سکتا اور ایک حدیث مین ہے کہ جب غیلان کا زور ہو تو اذان دو اور ابو ایوب کی روایت مین ہے کہ میری
کھجور کو غول آنکر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم (نووی سے زیادہ) **عن** جابر
قال قال رسول اللہ صلعم لا عدوی ولا غول ولا صفر **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے **عن** ابی الزبیر انہ سمع
جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلعم یقول لا عدوی ولا صفر ولا غول وسمعت ابا الزبیر یذکر
ان جابرا فسر لہم قولہ ولا صفر فقال ابو الزبیر الصفر البطن فقیل لجابر کیف قال کان یقال دواب
البطن قال ولم یفسر الغول قال ابو الزبیر ھذہ الغول التی تغول **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے انہون نے
سنا جابر سے وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہین صفر کچھ نہین غول
کچھ نہین ابن جریج نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی ابو الزبیر نے کہا صفر پیٹ کو
کہتے ہین جابر سے کہا گیا کیونکر انہون نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہین اور غول کی تفسیر بیان نہین کی
ابو الزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے (مسافر کو)

باب الطیرۃ والفال وما یکون فیہ الشوم بدفالی
اور نیک فال کا بیان اور کن چیزون مین نحوست ہوتی ہے

عن ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرھا الفال قیل یا رسول اللہ وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ
یسمعھا احدکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہین
(یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم

مین بے سنی عن الزهري بهذا الاسناد مثله وفي حديث عقيل عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولم يقل سمعت وفي حديث شعيب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم كما قال معمر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ويعجبني
الفال الكلمة الحسنة الكلمة الطيبة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری
لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ عن انس بن مالك عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ويعجبني الفال قيل وما الفال قال الكلمة
الطيبة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا عدوى ولا طيرة واحب الفال الصالح ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا هامة ولا طيرة واحب الفال الصالح ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں ف شگون بد فالی طیرہ بری باتوں میں
بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس
سے نفع یا ضرر ہوگا اور اوسکی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں
سالم کی آواز آوے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاویگا یا کوئی کام ہو اور واجد کا لفظ سنے یا لڑائی
پر جاتا ہو اور فتح خان کوئی شخص ملے عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الشؤم في الدار والمرأة والفرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں عن عبد الله بن عمر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة وانما الشؤم في ثلاثة المرأة و
الفرس والدار ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور
شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں
عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم في الشؤم بمثل حديث مالك لا يذكر
احد منهم في حديث ابن عمر العدوى والطيرة غير يونس بن يزيد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان يك من الشؤم شيء حق ففي الفرس

وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہوگا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ فَفِي
الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ ترجمہ سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے عَنْ
جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین
اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی ف نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں
امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاک کا
اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان تین چیزوں میں ہو جاتی
ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی اور خطابی اور بہت
علما نے کہا کہ یہ بطور استثنا کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اوس میں رہنا پسند
نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اسکو نکال ڈالے بیچ اور طلاق سے
اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہمسائے خراب ہوں اور عورت کی نحوست یہ ہے
کہ بانجھ ہو زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اوس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق
نالائق ہو انتہی مختصرا باب تَحْرِيْمِ الْكِهَانَةِ وَاِتْيَانِ الْكُهَّانِ کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے
پاس جانیکی حرمت عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي
الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهٗ اَحَدُكُمْ
فِيْ نَفْسِهٖ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضے کام ہم جاہلیت
کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ میں نے کہا
ہم برا شگون لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گذرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی
کام اپنا نہ چھوڑو ف قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن شیطان

سے محبت ہوتی اور وہ اسکو آیندہ باتین آسمان کی خبرین اوڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے موقوف ہوگئی دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبرین جو دور دراز ہوتی ہین اور پوشیدہ ہوتی ہین بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہین لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونون قسمون کی نفی کی ہے اور اسکو محال قرار دیا ہے تیسرے نجوم کے زور سے آیندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند مین بھی بتلاتے ہین اور یہ قوت اللہ تعالے بعض لوگون مین پیدا کرتا ہے لیکن اکثر اونکی خبرین جھوٹ ہوتی ہین اسی قسم مین ایک عرافت بھی ہے جو عراف جانتا ہے اوسکو عراف کہتے ہین عراف اسباب اور علامات سے آیندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے ان سب قسمون کو کہانت کہتے ہین اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور انکی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے (نووی) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ الطِّيَرَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا بعضے لوگ لکیرین کھینچتے ہین آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیرین کرتے تھے پھر اگر کوئی اوسیطرح لکیرین کرے تو خیر

ف اسکی بات ایک آدھ سچ ہو جاویگی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اوس پیغمبر کیطرح لکیرین کرنا کسیکو معلوم نہین اسوجہ سے آیندہ کی بات بھی دریافت نہین ہو سکتی بعضون نے کہا یہ پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے رمل کہتے ہین ریت کو وہ ریت مین لکیرین کھینچتے مترجم نے رمالون کا امتحان لیا ہے اور انکی باتین سب غلط پائین اوسکی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کو تھا وہ باقی نرہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے مین مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلون پر اعتقاد رکھتے ہین اللہ قرآن اور حدیث پر التفات نہین کرتے حقتعالی کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہمکو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ حاجت نہین ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهٗ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ

يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهٖ وَيَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی باتیں جو نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتے ہیں آپ نے فرمایا
یہ سچ بات جن اسکو اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈالدیتا ہے اور سو جھوٹ اسمیں بڑھا دیتا ہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُوْنُ حَقًّا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهٖ
قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق
نہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بعضی بات انکی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن
اوڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈالدیتا ہے جیسے مرغ مرغ کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا
مرغ اسکی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسیطرح جن کی بات اسکا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے پھر وہ اسمیں
اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ
جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهٗ اِذَا
قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ
اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ
رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ
هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهٖ فَمَا جَاءُوْا
بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس

سے روایت ہی مجہسی ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
بیٹھے تھے اتنے مین ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے مین کیا کہتے تھے
جب ایسا واقعہ ہوتا اونہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے مین
یون کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہی یا مرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی
کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہین ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے
اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہین پہر اون کے آواز سنکر اون کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح
کہتے ہین یہانتک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والون تک پہونچتی ہے پہر جو لوگ عرش اوٹھانے والی
فرشتون سے قریب ہین وہ اون سے پوچھتے ہین کیا حکم دیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہین اسیطرح
آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہین یہانتک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والون تک آتی
ہے اون سے وہ خبر جن اوڑا لیتے ہین اور اپنے دوستون کو آکر سناتے ہین فرشتے جب اون جنون کو دیکھتے
ہین تو ان تارون سے مارتے ہین (تو یہ تارے اون کے کوڑے ہین) پھر جو خبر جن لاتے ہین اگر
اتنی ہی کہین تو سچ ہے لیکن وہ جہوٹ ملاتے ہین اوس مین اور زیادہ کرتے ہین **عن** عبد اللہ
بن عباس قال اخبرنی رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار وفی
حدیث الاوزاعی ولکن یقرفون فیہ ویزیدون وفی حدیث یونس ولکنہم یرقون و
یزیدون وزاد فی حدیث یونس وقال اللہ حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال
ربکم قالوا الحق وفی حدیث معقل کما قال الاوزاعی ولکنہم یقرفون فیہ و
یزیدون **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** صفیۃ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن النبی صلعم قال من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم یقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ **ترجمہ**
صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا وہ کہتی تہین آپنے فرمایا جو شخص عراف
کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گذری) اوس سے کوئی بات پوچھے تو اوسکی چالیس دن کی نماز قبول
نہوگی **ف** معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا
گناہ ہے پہر اوسکی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا ایک روایت مین ہی کہ وہ کافر ہو جاوے گا
ہمارے زمانے مین بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہین جو شرع کی پکی پکی باتون کا انکار کرتے ہین لیکن

ہجومی اور شدت پر اعتقاد رکھتی ہیں خدا کی بہشکا اُنکی عقل پر **باب** اجتناب المجذوم ونحوہ جذامی کو پرہیز کرنیکا بیان
عن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلعم انا قد بایعناک فارجع
ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے اُنہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلعم نے
اُس سے کہلا بھیجا کہ لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے **ف** اور جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کیساتھ
کھایا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسا ہے اور حضرت عمر نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور اُنکے نزدیک جذامی کو پرہیز
کرنیکی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر اور بعضے
علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا اسیطرح جذامی روکا جاویگا مسجد میں آنیسے اور
لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاویگا (نووی مختصراً) **کتاب** قتل الحیات وغیرہا
سانپوں کے مارنیکا بیان **عن** عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلعم بقتل ذی الطفیتین فانہ یلتمس البصر
ویصیب الحبل **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دو دھاری والے سانپ کے مار ڈالنیکا کیونکہ
وہ آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے **عن** ہشام بہذا الاسناد وقال الابتر وذو الطفیتین
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اسمیں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلعم قال اقتلوا الحیات
وذا الطفیتین والابتر فانہما یستسقطان الحبل ویلتمسان البصر قال فکان ابن عمر یقتل کل حیۃ وجدہا فابصرہ
ابو لبابۃ بن عبد المنذر او زید بن الخطاب وہو یطارد حیۃ فقال انہ قد نہی عن ذوات البیوت **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور
دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں راوی نے کہا ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے
اسکو مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے اُنکو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع
کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الکلاب
یقول اقتلوا الحیات والکلاب واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر ویستسقطان الحبالی
قال الزہری ونری ذلک من سمیہما واللہ اعلم قال سالم قال عبد اللہ بن عمر فلبثت لا اترک حیۃ
اراہا الا قتلتہا فبینا انا اطارد حیۃ یوما من ذوات البیوت مر بی زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ
وابو لبابۃ وانا اطاردہا فقال مہلا یا عبد اللہ فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتلہن قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نہی عن ذوات البیوت

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی میں نے سُنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتون کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو دہاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونون بینائی کہو دیتے ہین اور پیٹ والیون کا پیٹ گرا دیتے ہین۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر مین یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا مین تو جو سانپ دیکھتا اوسکو فوراً مار ڈالتا ایک بار مین گھر کے سانپون مین سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گذرے اور مین اُسکا پیچھا کر رہا تھا انہون نے کہا ٹھہر اے عبداللہ مین نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا حکم دیا ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ ترجمہ نافع سے روایت ہی ابولبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کہولنے کے لیے اون کے گھر مین تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاوین اتنے مین لڑکون نے سانپ کی ایک کینچلی پائی عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈہونڈہو اور مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپون کے مارنے سے جو گھر مین ہون عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ ترجمہ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی عبداللہ بن عمر سب سانپون کو مار ڈالتے یہانتک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے اوسدن سے عبداللہ

بن عمر نے موقوف کردیا عن نافع انه سمع ابا لبابة رضي الله تعالى عنه يخبر ابن
عمر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان
ترجمہ نافع نے سنا ابولبابہ سے وہ کہتے تہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپون کے مارنے سے عن ابي لبابة رضي الله تعالى
عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التي في البيوت ترجمہ
ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو گہر مین
ہون عن نافع ان ابا لبابة بن عبد المنذر الانصاري رضي الله تعالى
عنه وكان مسكنه بقباء فانتقل الى المدينة فبينما عبد الله بن عمر رضي الله
تعالى عنه جالس معه يفتح خوخة له اذا هم بحية من عوامر البيوت فارادوا
قتلها فقال ابو لبابة رضي الله تعالى عنه انه قد نهي عنهن يريد عوامر البيوت
وامر بقتل الابتر وذي الطفيتين وقيل هما اللذان يلتمعان البصر ويطرحان اولاد
النساء ترجمہ نافع سے روایت ہے ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری کا گہر قبا مین تہا وہ مدینہ چلے
آئے ایک بار عبد اللہ بن عمر اون کے ساتہہ بیٹہے تہے ایک روشندان کہول رہے تہے ایک
ہی ایکایک سانپ نظر آیا گہر کے بڑی عمر والے سانپون مین سے لوگون نے اسکو مارنا چاہا
ابولبابہ نے کہا اون کے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گہر کے سانپون کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ
اور دو لکیرون والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونون قسم کے سانپ بینائی کہو دیتے
ہین اور عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین عن نافع قال كان عبد الله بن عمر رضي
الله تعالى عنه يوما عند هدم له فرأى وبيص جان فقال اتبعوا هذا الجان
فاقتلوه فقال ابو لبابة الانصاري رضي الله تعالى عنه اني سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التي تكون في البيوت الا الابتر وذا الطفيتين
فانهما اللذان يخطفان البصر ويتبعان ما في بطون النساء ترجمہ نافع سے روایت ہے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تہے وہان سانپ کی
کینچلی دیکہی تو لوگون سے کہا اس سانپ کا پیچہا کرو اور اسکو مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مین نے سنا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اوچک لیتے ہیں جب نظر ملاتے ہیں اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اونکی نظر میں یہ تاثیر ہے) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَرْصُدُ حَيَّةً نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابو لبابہ عبد اللہ بن عمر کے پاس گذرے وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا آگے آویگا مارنا درست نہیں اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثنا کی یہ وجہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ گھروں کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھر کے سانپوں میں بھی دو دہاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے میں تجھکو قسم دیتا ہوں اوس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے لیا تھا کہ ہمکو ایذا مت دینا اور آیندہ مت نکلنا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَاْخُذُهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً اِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اُقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اوس وقت آپ پر سورہ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا اتری تھی ہم آپ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے استنے میں ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو ہم لپکے اوسکے مارنے کو وہ

نکلکر جلدی یا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے اسکو بچایا تمہارے شر سے جیسا تمکو بچایا اوس کے شر سے عن
الاعمش بھذا الاسناد بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر محرما بقتل حیۃ بمنی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندہے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ
کے مارنے کا منا میں عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غار بمثل حدیث جریر و ابی معاویۃ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن ابن السائب مولی ہشام بن زہرۃ انہ دخل علی ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالی عنہ فی بیتہ قال فوجدتہ یصلی فجلست انتظرہ حتی یقضی صلاتہ
فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیۃ البیت فالتفت فاذا حیۃ فوثبت لاقتلھا
فاشار الی ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال اتری ھذا البیت
فقلت نعم فقال کان فیہ فتی منا حدیث عہد بعرس قال فخرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فکان ذلک الفتی یستاذن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بانصاف النہار فیرجع الی اھلہ فاستاذنہ یوما فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک قریظۃ فاخذ الرجل
سلاحہ ثم رجع فاذا امراتہ بین البابین قائمۃ فاھوی الیھا بالرمح لیطعنھا بہ واصابتہ غیرۃ
فقالت لہ اکفف علیک رمحک وادخل البیت حتی تنظر ما الذی اخرجنی
فدخل فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاھوی الیھا بالرمح فانتظمھا
بہ ثم خرج فرکزہ فی الدار فاضطربت علیہ فما یدری ایھما کان اسرع
موتا الحیۃ ام الفتی قال فجئنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکرنا ذلک لہ
وقلنا لہ ادع اللہ یحییہ لنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان بالمدینۃ جنا
قد اسلموا فاذا رایتم منھم شیئا فاذنوہ ثلاثۃ ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ
فانما ھو شیطان ترجمہ ابو السائب سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ابو السائب نے کہا میں نے انکو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا

منتظر تہا نماز پڑہ چکنے کا اتنے مین کچہ حرکت کی آواز آئی اون لکڑیون مین جو گہر کے کونے مین رکہین تہین ہمنے
اودہر دیکہا تو ایک سانپ تہا مین دوڑا اوس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹہ جا مین
بیٹہ گیا جب نماز سے فارغ ہوے تو ایک کوٹہری مجہے بتائی اور پوچہا یہ کوٹہری دیکہتے ہو مینے
کہا ہان انہون نے کہا اسمین ایک جوان رہتا تہا ہم لوگون مین سے جس کی نئی شادی ہوئی تہی ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے خندق کیطرف وہ جوان دوپہر کو آپ سے اجازت مانگتا
اور گہر آیا کرتا ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجہے ڈر ہے بنی قریظہ کا
(جنہون نے دغابازی کی تہی اور موقع دیکہکر مشرکون کیطرف ہو گئے تہے) اوس شخص نے اپنے
ہتیار لیے جب اپنے گہر پر پہونچا تو اوس نے اپنی جورو کو دیکہا دونون پٹون کے بیچمین دروازہ پر
کہڑی ہوئی ہے اوس نے اپنا نیزہ اوٹہایا اوس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبہال
اور اندر جا دیکہہ تو معلوم ہوگا مین کیون نکلی ہون وہ جوان اندر گیا دیکہا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوئے بچہونے پر بیٹہا ہے جوان نے اوسپر نیزہ اوٹہایا اور اوسی نیزہ مین کونچ لیا پہر نکالا
اور نیزہ گہر مین گاڑا وہ سانپ اوسپر لوٹا بعد اوس کے ہم نہین جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے
مرا پہر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالی اوس جوان کو پہر جلا دیوے آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتہی کے
لیے بخشش کی پہر فرمایا مدینہ مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہو گئے ہین پہر اگر تم سانپون کو دیکہو تو
تین دن تک اونکو خبردار کردو (اوسیطرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بہی نکلا مین اونکو مار ڈالو
وہ شیطان ہین (یعنی کافر جن ہین یا شریر سانپ ہین) عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا
عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ
وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِ
ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمُ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ تخت کے تلے مین نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن گھروں میں رہنے والے سانپ کہ جو گھروں میں رہتے ہیں جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو تین روز تک یوں کو تنگ کرو یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہونچے گی اگر وہ اس کے بعد نکلے تو جانو تو اسکو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہوگئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اسکو تین بار خبردار کرے اگر وہ اسکے بعد نکلے تو اسکو مار ڈالے وہ شیطان ہے **بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ** گرگٹ کا مارنا مستحب ہے عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ **ترجمہ** اُم شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ **ترجمہ** اُم شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ نے حکم دیا اُن کو مارنے کا۔ اور اُم شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اسکا نام فویسق رکھا یعنے چھوٹا فاسق عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق کہا حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اسکو مار ڈالنے کا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ

وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا
وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰى فَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ
الثَّانِيَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص گرگٹ کو پہلی بار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو دوسری بار مین مارے اوسکو
اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن
دوسری بار سے کم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ اِلَّا جَرِيْرًا وَحْدَهُ فَاِنَّ فِيْ حَدِيْثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا
فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جو
شخص گرگٹ کو پہلی بار مین مار ڈالے اوسکو سو نیکیان لکھی جاوینگی اور دوسری بار مین اوس سے کم اور
تیسری بار مین اوس سے کم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہی مار مین جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اوسکی لیے ستر
نیکیان لکھی جاوینگی ف نووی نے کہا گرگٹ جسکو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہین
اوس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت مین سو نیکیون کا ذکر ہے دوسری مین ستر
کا تو ان مین تعارض نہین ہے کس لیے کہ غرض حصر نہین ہے یا یون ہو کہ پہلے ستر نیکیون کا حکم ہو
پھر اللہ تعالی نے بڑھا دیا یا یون کہو کہ بعضون کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضون کو سو کا باعتبار حسن نیت
اور اخلاص مراتب کے بخاری کی روایت مین ہے کہ جب حضرت ابرہیم علیہ السلام کو آگ مین
ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اسواسطے اس بد ذات کے
مارنے مین ثواب ہوا

باب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ
نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَفِيْ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ
اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے اونپر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے مین تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تہی **ف** پھر اگر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کیوجہ سے انکو تباہ کرے اور اون کی ذیل مین دو چار اچھے بہی تباہ ہو جاوین تو کیا بعید ہے **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ہماری مذہب مین چیونٹی کا قتل جائز نہین ہے اور اس مین ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑی کو مارنے سے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین سے ایک درخت کے تلے اترے انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا چھتہ نکالا گیا پھر اونہون نے حکم دیا وہ جلایا گیا تب اللہ تعالیٰ نے انکو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تہا) تو نے سزا دی ہوتی اور وں کا کیا قصور تہا) **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** تَحْرِیْمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ بلی کے مارنے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْهَا النَّارَ لَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اوس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہانتک کہ وہ مرگئی پھر اُسی بلی

کی وجہ سے وہ جہنم مین گئی قاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اوسکی اور
بڑھ گئی نووی علیہ الرحمت نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم مین گئی
اور یہ گناہ صغیرہ نہین ہے بلکہ اوس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ وہ
ہمیشہ جہنم مین رہیگی اوس نے بلی کو نہ کہانا دیا نہ پانی حبس اوسکو قید مین رکہا نہ اسکو چہوڑا
کہ وہ زمین کے جانور کہاتی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ترجمہ دونون روایتون کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ لَمْ
تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جسکو اوسنے کہانا دیا
نہ پانی نہ اسکو چہوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہاتی عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ
حَشَرَاتِ الْاَرْضِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ترجمہ وہی
جو گذر چکا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب فَضْلِ سَقْیِ الْبَهَائِمِ وَاِطْعَامِهَا جانورونکو
پلانے اور کہلانے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا
فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ یَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ
الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ
خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ
مین جا رہا تہا اوسکو بہت پیاس لگی ایک کنوان ملا وہ اوس مین اترا اور پانی پیا پہر نکلا تو ایک
کتے کو دیکہا اپنی زبان نکالی ہوئی ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کہا رہا ہے وہ شخص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو
کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تسموا العنب الکرم فان الکرم المسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم الکرم
فان الکرم قلب المؤمن ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے عن ہمام بن منبہ
قال ہذا ما حدثنا ابوہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم للعنب الکرم انما الکرم الرجل
المسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا الحبلۃ یعنی العنب
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو
(یعنے انگور کو) عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ ترجمہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو) باب
حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولی والسید عبد یا امہ یا مولی یا سید اور انکے
کے بولنے کا بیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ
ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلام کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی
میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور تمہ

تمہاری عورتین خدا کی بندیان ہین لیکن یون کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد
میری جوان عورت **ف** دوسری روایت مین ہے غلام بھی یون نہ کہے میرا رب بلکہ یون
کہے میرا سید۔ نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتین مقصود ہین ایک تو غلام کو ممانعت اپنے
آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنے مالک اور وہ اللہ ہے اور حدیث مین جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے
رب کو جنے گی اسکا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے
نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاذ نادر کہنے سے
قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کو کہنے سے ممانعت نہین ہے کیونکہ سید کا لفظ
اللہ سے خاص نہین ہے بلکہ بعضون نے سید کا اطلاق اللہ تعالی پر مکروہ رکھا ہے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اٹھو اپنے سید کے لیے یعنے سعد بن معاذ کے
واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے سولہ معنے ہین دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید
اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ مین
ایسی تعظیم ہے جو حقتعالی سے خاص ہے انتہے مختصراً اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا
عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکہنا مکروہ ہے گو نام رکہنیوالے کی نیت عبد سے عبودیت
حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنے ہون اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکہنے والا مشرک اور
کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکہنا اگرچہ درست ہین پر سنت کے
موافق نہین ہین اور ان نامون مین ایک طرح کا کذب بھی ہے کس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مرادف ہے
وہ پائی نہین جاتی البتہ غلام کے مجازی معنے خادم اور خدمت گذار کے بن سکتے ہین پس بہتر یہ
ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن مین اللہ تعالی کی عبودیت نکلے یہ نام رکہے یا
پیغمبرون کے نام رکہے جیسے موسے عیسی ابراہیم صالح لوط ہود وغیرہ حدثنا ابن ابی عمر (؟) ...

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ
عَبْدِيْ فَكُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم مین سے یون نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالے کے بندے ہو البتہ یون کہے میرا

جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بھا العرب کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہو لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) الا کل شیء ما خلا اللہ باطل اسکا ترجمہ اردو میں یہ ہے ما سوا حق کے ہر ایک شی لغو ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالھا شاعر کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت جو گذری اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا کیونکہ اوس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم رہا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اصدق بیت قالہ الشاعر الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق بیت قالتہ الشعراء الا کل شیء ما خلا اللہ باطل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اصدق کلمۃ قالھا شاعر کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ما زاد علی ذلک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف الرجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا قال ابو بکر الا ان حفصا لم یقل یریہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اوس کے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اوس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے **عن** سعد رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریہ خیر من

اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے ف نووی نے کہا اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن حدیث کے ساتھ تھوڑی سی شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قباحت نہیں اسلیے کہ اُسکا پیٹ شعر سے نہیں بھرا بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگرچہ اس میں فحش نہ ہو وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اوسکا عمدہ ہے اور برا برا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر سنے ہیں اور پڑھوائے ہیں اور حسان بن ثابت کو حکم دیا آپنے مشرکوں کی ہجو میں شعر کہنے کا اور آپکے اصحاب نے آپکے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور خلفا اور صحابہ اور فضلائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے انکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپنے شیطان کہا وہ اوس کے کفر کیوجہ سے ہوگا یا وہ رات دن شعر میں مصروف ہوگا یا اوسکی شعریں بری ہونگی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے ۷۸ میل پہ مدینہ سے) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسیکا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے

باب تَحْرِیْمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِیْرِ چوسر کھیلنا حرام ہے

عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَدَمِہٖ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلا اوس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا ف معاذ اللہ چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین

[illegible]

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا اونہون نے اسکو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہین مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے **مترجم** کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اوس صورت مین جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کامون مین خلل نہ پڑے اور نماز مین دیر نہ ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلون مین نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا مین کوئی نہین اسکو اچھے اور مفید کامون مین صرف کرے۔

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خواب کے بیان مین

عن اَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لَا اُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلُمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے مین خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہین اوڑھتا تھا یہانتک کہ مین ابوقتادہ سے ملا اون سے بیان کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے پھر جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکھے تو بائین طرف تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے (ریح تھوکے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اوس کے شر سے پھر وہ خواب اوسکو ضرر نہ کرے گا **عن** اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ اَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لَا اُزَمَّلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا اُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ حِينَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

اِبْن قَتَادَۃ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ
فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّلْیَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّھَا
فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ فَقَالَ اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا اَثْقَلَ عَلَیَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا ھُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ بِھٰذَا
الْحَدِیْثِ فَمَا اُبَالِیْھَا ترجمہ وہی جو گذرا ۔ ابو سلمہ نے کہا میں بعضا خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ
سے بھی زیادہ مجھپر بہاری ہوتا جب میں نے یہ حدیث سنی مجھکو کچھ پرواہ نہ رہی عن یحییٰ
بْنِ سَعِیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ فَاِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا
وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَابْنِ نُمَیْرٍ قَوْلُ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ
فِیْ رِوَایَۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ ترجمہ وہی جو گذرا
ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ تین بار تہوتہوکرے اور اسکی پناہ مانگے پہر اُس کروٹ
سے پہر جاوے عن اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الرُّؤْیَا
الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالرُّؤْیَا السَّوْءُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی رُؤْیَا فَکَرِہَ مِنْھَا شَیْئًا
فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ لَا تَضُرُّہٗ وَلَا یُخْبِرْ بِھَا اَحَدًا فَاِنْ رَاٰی
رُؤْیَا حَسَنَۃً فَلْیُبْشِرْ وَلَا یُخْبِرْ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور برا شیطان کیطرف سے پہر جو کوئی خواب دیکھے
اور اُسکو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تہوتہو کرے اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
کہے اب وہ خواب اُسکو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک
خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اُسی سے بیان کرے جو دوست ہو ف تاکہ عمدہ تعبیر
دیوے دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دیگا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع
ہو یا بیکار رنج ہو عن اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا تُمْرِضُنِیْ قَالَ فَلَقِیْتُ اَبَا
قَتَادَۃَ فَقَالَ وَاَنَا کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا فَتُمْرِضُنِیْ حَتّٰی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِھَا اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ
وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلَاثًا وَّلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّھَا وَلَا
یُحَدِّثْ بِھَا اَحَدًا فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ ترجمہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے مین بعضا خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہوجاتا اوس کے ڈر سے پہر مین ابوقتادہ سے ملا اونہون نے
کہا میرا بہی یہی حال تہا یہانتک کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اچہا
خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے سو جب کوئی تم مین سے اچہا خواب دیکہے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست
سے اور جب برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور
کسی سے بیان کرے تو اسکو نقصان نہ ہوگا **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلَاثًا وَّلْیَسْتَعِذْ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکہے جسکو برا
سمجہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر
لیٹا ہوا اوس سے پہر جاوے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ تَکْذِبُ وَاَصْدَقُکُمْ
رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا وَرُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَالرُّؤْیَا
ثَلَاثٌ فَرُؤْیَا الصَّالِحَۃِ بُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ وَرُؤْیَا تَحْزِیْنٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَرُؤْیَا مِمَّا یُحَدِّثُ
الْمَرْءُ نَفْسَہٗ فَاِنْ رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَہُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُحَدِّثْ بِھَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ
الْقَیْدَ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ فَلَا اَدْرِیْ ھُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَہُ ابْنُ
سِیْرِیْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب زمانہ یکسان ہو یعنے دن رات برابر ہون یا جب قیامت قریب آجاوے گی تو مسلمان
کا خواب جہوٹ نہ ہوگا اور تم مین سب سے سچا خواب اوسیکا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتون مین اور مسلمان
کا خواب نبوت کے پینتالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب
جو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کیطرف سے ہے تیسرے وہ خواب جو
اپنے دل کا خیال ہو پہر جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکہے تو کہڑا ہو اور نماز پڑہے اور لوگون
سے بیان نہ کرے اور مین خواب مین بیڑیان پڑی دیکہنا اچہا سمجہتا ہون اور گلہ مین طوق برا سمجہتا
ہون۔ ایوب نے کہا مین نہین جانتا یہ کلام حدیث مین داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے ✣

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض روایتون مین چھیالیس حصون کا ذکر ہے بعض مین ستر کا بعض مین چھیالیس کا بعض مین چالیس کا بعض مین ادنچاس کا بعض مین پچاس کا بعض مین چیبیس کا بعض مین چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کیحالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اُسکا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہو اور فاسق کا ستر حصون مین سے ایک ہے اور بعضون نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب مین وحی آئی تو خواب چھیالیس حصون مین کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب مین دیکھنا اسلیے بہتر ہے کہ اوس کی تعبیر گناہون سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جہنمیون کی صفت ہے انتہے مختصرا عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا مجکو بیڑی دیکھنا پسند ہو اور طوق کو مکروہ جانتا ہون اور بیڑی کی تعبیر دین مین مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المسلم اوتری لہ وفی حدیث ابن مسھر الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اوس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت میں نیک خواب ہے۔ ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبد اللہ بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من سبعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا مقرر اُس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا **ف** ابن باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُسکا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں نہ شیطان کے اغواسے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اسپر نہیں ہے کہ آپ کا

جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اوسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اسحالت پر
جب آپ کو مطابق آپکے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ
خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہیں کہ آپکی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت
ہوتی تو شیطان آپکی صورت بنکر جھوٹ کہدیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی
نے کہا اسیطرح اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ
فِی الْیَقْظَۃِ اَوْلَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ وَقَالَ فَقَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ قَالَ
اَبُوْقَتَادَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھکو
خواب میں دیکھے وہ قریب مجھکو جاگتے میں دیکھیگا ف مراد وہ لوگ ہیں جو آپکے زمانے میں
تھے یعنے جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھکو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا
اور مجھسے ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھکو دیکھے گا اور اپنے خواب کو سچا جانیگا اس لیے کہ آخرت
میں آپکو سب مسلمان دیکھیں گے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اوروں
کو نہ ہوگا مجھے دیکھیگا ف یا جو خواب میں مجھے دیکھے اوس نے گویا بیداری میں مجھکو
دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ابوسلمہ نے کہا ابوقتادہؓ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے دیکھا اوس نے سچ دیکھا عَنْ اِبْنِ اَخِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ فَذَکَرَ
الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا بِاِسْنَادَیْھِمَا سَوَاءً مِّثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ وَقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا
بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِہٖ فِی الْمَنَامِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اوس نے بیشک مجھکو دیکھا اس لیے
کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے
بیان نہ کرے شیطان خواب میں اوس سے کھیلتا ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی النوم فقد رآنی فانہ لا ینبغی للشیطان ان یتشبہ بی **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہین کہ میرے صورت بنے **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لاعرابی جاءہ فقال انی حلمت ان راسی قطع فانا اتبعہ فزجرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لاتخبر بتلعب الشیطان بک فی المنام **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا مین نے خواب مین دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور مین اوس کے پیچھے جا رہا ہون آپنے اسکو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھہ سے کھیل کرتا ہے خواب مین مت بیان کر کسی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپکو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور خیال اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یون کہتے ہین کہ اوسکی حکومت یا دولت مین خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا بیمار دیکھے تو شفا ہوگی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہوگا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی خوف زدہ دیکھے تو بیخوف ہوگا واللہ اعلم **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رأیت فی المنام کان راسی ضرب فتدحرج فاشتددت علی اثرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للاعرابی لاتحدث الناس بتلعب الشیطان بک فی منامک وقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد یخطب فقال لایحدثن احدکم بتلعب الشیطان بہ فی منامہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈہلکتا جا رہا ہے مین اوس کے پیچھے دوڑ رہا ہون آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگون سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب مین جابر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اوس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ مین کوئی تم مین سے بیان نکرے جو شیطان اوس سے کھیلے خواب مین **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال یارسول اللہ رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وقال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامہ فلا یحدث بہ الناس وفی روایۃ
ابی بکر اذا لعب باحدکم ولم یذکر الشیطان ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یارسول اللہ مین نے
خواب مین دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جب تم مین کسی کے ساتھ
شیطان کھیل کرے خواب مین تو کسی سے ذکر نہ کرے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اری اللیلۃ فی
المنام ظلۃ تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منہا بایدیہم فالمستکثر و
المستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک اخذت بہ فعلوت ثم
اخذ بہ رجل من بعدک فعلا ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا ثم اخذ بہ رجل فانقطع
بہ ثم وصل لہ فعلا قال ابو بکر یارسول اللہ بابی انت واللہ لتدعنی فلاعبرنہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبرہا قال ابو بکر اما الظلۃ فظلۃ الاسلام
واما الذی ینطف من السمن والعسل فالقرآن حلاوتہ ولینہ واما ما یتکفف الناس
من ذلک فالمستکثر من القرآن والمستقل واما السبب الواصل من السماء الی الارض
فالحق الذی انت علیہ تاخذ بہ فیعلیک اللہ بہ ثم یاخذ بہ رجل من بعدک
فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فینقطع بہ ثم
یوصل لہ فیعلو بہ فاخبرنی یارسول اللہ بابی انت وامی اصبت ام اخطأت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطأت بعضا قال فواللہ یارسول
اللہ لتحدثنی ما الذی اخطأت قال لا تقسم ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ
مین نے رات کو خواب مین دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ
اسکو اپنی لپون سے لیتے ہین کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور مین نے دیکھا آسمان سے زمین
تک ایک رسی لٹکی آپ اسکو پکڑکر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسکو تھاما

وہ بھی اوپر چڑہ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما وہ بہی چڑہ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما تو وہ رسی
ٹوٹ گئی پہر جڑ گئی اور وہ بہی اوپر چلا گیا۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجہے اسکی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا
اچہا کہہ۔ ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گہی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور
نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہین وہ بہی لعضون کو بہت قرآن یاد ہے لعضون
کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ وہین حق ہے جسپر آپ ہین پہر خدا آپکو اسی وہین
پر اپنے پاس بلا لیگا آپکے بعد ایک اور شخص اسکو تہامیگا (آپکا خلیفہ) وہ بہی اوسیطرح چڑہ
جاویگا پہر اور ایک شخص تہامیگا اوسکا بہی یہی حال ہوگا پہر ایک شخص تہامیگا تو کچہ خلل
پڑیگا لیکن آخر وہ خلل مٹ جاویگا اور وہ بہی چڑہ جاویگا اب مجہ سے بیان کیجیے یارسول
اللہ مین نے ٹہیک تعبیر کہی یا غلط آپنے فرمایا کچہ تو نے ٹہیک کہا کچہ غلط کہا ابوبکر نے عرض
کیا یارسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے مین نے کیا غلطی کی آپنے فرمایا قسم مت کہا ف
اور غلطی بیان نہین کی کسلیے کہ اللہ تعالی کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علماء نے کہا کہ ابوبکر نے تعبیر مین
غلطی نہین کی بلکہ اونکی غلطی یہی تہی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہین
کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہین ہے کسلیے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی
عنہ کو خود آپنے اجازت دی اس صورت مین تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گہی اور شہد سے انہون نے
قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد رکہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گہی سے مراد حدیث ہو
یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت مین انہون نے بیان کیا کہ خلل پڑکر مٹ جاویگا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کریگا حالانکہ ایسا نہین ہوا بلکہ حضرت عثمان جبرًا
خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے پہر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکو جوڑا۔ اور
ابوبکر نے قسم کہائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا
پورا کرنا اوسیوقت ضرور ہے جب اوس مین کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے مین
کوئی مفسدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا نامناسب تہی
(نووی مختصرا) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال جاء رجل الی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم منصرفہ من احد فقال یا رسول اللہ انی رأیت ہذہ اللیلۃ
فی المنام ظلۃ تنطف السمن والعسل بمعنی حدیث یونس **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ احد سے
لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے اس رات کو خواب مین ایک بدلی دیکھی جس سے گھی
اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک **عن** ابن عباس او ابی ہریرۃ قال عبد الرزاق
کان معمر احیانا یقول عن ابن عباس و احیانا یقول عن ابی ہریرۃ ان رجلا اتی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اری اللیلۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان مما یقول لاصحابہ
من رای منکم رؤیا فلیقصہا اعبرہا لہ قال فجاء رجل فقال یا رسول اللہ رایت
ظلۃ بنحو حدیثہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہو
وہ بیان کرے مین اوس کی تعبیر کہون گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے ایک
ابر کا ٹکڑا دیکھا پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** انس بن مالک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ذات لیلۃ فیما یری النائم کانا
فی دار عقبۃ بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت الرفعۃ لنا فی
الدنیا والعاقبۃ فی الآخرۃ وان دیننا قد طاب **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک رات کو دیکھا اس حالت
مین جس مین سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر کھجور
لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے مین نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ
دنیا مین بلند ہوگا اور آخرت مین نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے
ف آپ نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی بلندی یعنے رفعت رافع سے اور عاقبت کی
بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظ
سے بطور فال کے مطلب سمجھ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول

الله صلی الله علیہ وسلم قال اَرانی فی المنام اَتسوّک بِسواکٍ فجذبنی رجلان احدھما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منھما فقیل لی کبّر فدفعتہ الی الاکبر

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب مین ایسا معلوم ہوا مین مسواک کر رہا ہون اوسوقت دو شخصون نے مجکو کہینچا (یعنے ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان مین بڑا تھا تو مین نے چھوٹے کو مسواک دی مجھہ سے کہا گیا بڑے کو دے مین نے بڑے کو دیدی عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب ورأیت فی رؤیای ھذہ انی ھززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ھو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ھززتہ اخری فعاد احسن ما کان فاذا ھو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین ورأیت فیھا ایضا بقرا واللہ خیر فاذا ھم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء اللہ بہ من الخیر بعد وثواب الصدق الذی اتانا اللہ بعد یوم بدر ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے خواب مین دیکھا مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کیطرف جہان کہجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جسکا نام یثرب بہی ہے اور مین نے اپنی اوسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکی تعبیر مسلمانون کی شہادت نکلی احد کے دن پہر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی اوسکی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالے نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی (یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور مین نے اوسی خواب مین گائین دیکھین (جو کاٹی جاتی تہین) اور اللہ تعالی بہتر ہے (یعنے یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ وہ لوگ تہے مسلمانون کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تہی جو اللہ تعالے نے بہیجی اوس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ تعالے نے ہمکو عنایت فرمایا بعد کو بدر کے دن ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین

وہان کھجور کے درخت بہت ہین حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کی خواب سچ ہوتی ہے لیکن تعبیر مین کبھی
چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تہا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیا
اسکی بہی خواب اور کشف سچے ہوتے ہین لیکن اوس کے مطلب اور تعیین مین غلطی ہو جاتی ہے پر اولیا
کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہین ہین اور نہ اوس پر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَیْلِمَةُ الْکَذَّابُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِیْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ فَقَدِمَهَا فِیْ بَشَرٍ
کَثِیْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِیْ یَدِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِیْدٍ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مُسَیْلِمَةَ فِیْ اَصْحَابِهٖ قَالَ لَوْ سَاَلْتَنِیْ هٰذِهِ
الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَیْتُکَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰهُ وَاِنِّیْ لَاَرَاکَ
الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْکَ مَا اُرِیْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ یُّجِیْبُکَ عَنِّیْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ اُرَی الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْکَ مَا اُرِیْتُ فَاَخْبَرَنِیْ
اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ
ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِیْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ فِی الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا کَذَّابَیْنِ
یَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِیْ فَکَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَةُ صَاحِبُ
الْیَمَامَةِ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا
جہوٹا دعوی کرتا تہا اسیوجہ سے اسکا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
بعد ہم اپنے تابعین کیے مارا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مدینہ منورہ مین آیا اور
کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد خلافت مجکو دین تو مین اون کی پیروی کرتا ہون مسیلمہ اپنے ساتہہ بہت
سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ
کے ساتہہ ثابت بن قیس بن شماس تہے اور آپکے ہاتہہ مین ایک لکڑی کا ٹکڑا تہا آپ مسیلمہ کے
لوگون کے پاس ٹہرے اور فرمایا اے مسیلمہ اگر تو مجہ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجہہ کو نہ دون
اور مین خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب مین کرنے والا نہین اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ
تجکو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح ہو گیا) اور مقرر مین تجہے وہی جانتا ہون جو مجکو خواب

میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دیگا **فائدہ** مسیلمہ کذاب نے قرآن مجید کے
مقابلہ میں کچھ خرافات اور واہیات تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سننے کے
لائق نہیں اوسکی جواب دہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس بڑے
فصیح اور بلیغ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور سو وفد جو آتے انکی جواب دہی وہی کرتے
چنانچہ ثابت نے اوسکی خرافات کا ایسا جواب دیا کہ کچھ بات نہ رکہا **ف** پھر آپ وہاں سے چلے گئے ابن
عباس نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو یہی ہے جو خواب میں مجھے
دکھلایا گیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے وہ مجھکو برے معلوم ہوئے خواب
ہی میں مجھکو حکم ہوا انکو پھونک مار میں نے پھونکا وہ دونوں اڑ گئے میں نے انکی تعبیر یہ کہی کہ
وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں کا عنسی صنعاء والا اور دوسرا
مسیلمہ یمامہ والا **ف** صنعا یمن میں ایک شہر ہے وہاں حضرت کے وقت مبارک میں ایک
شخص پیدا ہوا تھا یعنے ابو الاسود عنسی جو پیغمبری کا دعوے کرتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بھی پیغمبری کا منکر نہ تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے
مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسیلمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شراکت کا دعوے
کرتا تھا لیکن صدیق اکبر کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں خدا تعالے
نے فتح اسلام دکھادی صرف ان دو جھوٹوں کا تردد ہوا تھا سو خدا تعالی نے انکو بھی برباد کیا معلوم
ہوا کہ مرد اگر خواب میں ہاتھ میں کنگن دیکھے تو اوس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے
لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں پہنے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل
ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخبار)

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ
مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا

اَلْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبُ صَنْعَآءَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَۃِ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوتا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھ پر بھاری لگے اور رنج ہوا تب اللہ تعالی نے مجھکو حکم بھیجا اون کو پھونکنے کا میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے اوس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ ھَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِّنْکُمُ الْبَارِحَۃَ رُؤْیَا ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو لوگوں کیطرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا

ہے فقط

تمت

اللہ تعالے کا شکر اور احسان ہے کہ پانچویں جلد کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم شیخ صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۱۰ محرم سنہ ۱۳۱۰ ہجری میں بہت خوشنمائی کے ساتھ لباس طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر شائقین احادیث نبویہ و پیروان طریق مصطفویہ کے لیے ذخیرہ کونین و توشہ دارین ہوئی اللہ جل جلالہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چھٹی جلد جو چھپنی شروع ہوگئی ہے اوسکے تمام کرنے کی توفیق بخشے اور سب مسلمان بھائیوں کو اوسکے پڑھنے پڑھانے اور اسپر عمل کرنیکی دلمیں محبت دے۔ آمین